مرحوم نگرانِ مرکزی مجلسِ شُوریٰ، ثناخوانِ رسولِ مقبول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مُبلّغِ دعوتِ اسلامی
الحاج قاری ابوعُبید محمد مشتاق عطّاری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی کی سیرت پر مشتمل کتاب

عطّار کا پیارا

(مع 80 حکایات)

(دعوتِ اسلامی)
فیضانِ اولیاء وعلما

مرحوم نگرانِ مرکزی مجلسِ شُوریٰ،

ثناخوانِ رسولِ مقبول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول،

مُبلّغِ دعوتِ اسلامی الحاج قاری ابو عُبید محمد مشتاق عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی

کی سیرت پر مشتمل کتاب

عطّار کا پیارا

مع 80 حکایات

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ: فیضانِ اولیاء وعلما

ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصّلوة والسّلام علیک یارسول اللہ　　　　وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب : عطّار کا پیارا

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ فیضانِ اولیاء وعُلما)

پہلی بار : جمادی الآخرہ ۱۴۳۷ھ، مارچ 2016ء　تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

کل صفحات : 166

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

❁…… **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی　فون : 021-32203311

❁…… **لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ　فون : 042-37311679

❁…… **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار　فون : 041-2632625

❁…… **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور　فون : 058274-37212

❁…… **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن　فون : 022-2620122

❁…… **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ　فون : 061-4511192

❁…… **اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال　فون : 044-2550767

❁…… **راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ　فون : 051-5553765

❁…… **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ　فون : 068-5571686

❁…… **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB　فون : 0244-4362145

❁…… **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ　فون : 071-5619195

❁…… **گوجرانوالہ**: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ　فون : 055-4225653

❁…… **پشاور**: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

WWW.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم“ کے ۱۹ حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ”نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الکبیر للطَّبَراني، ۲/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول

{۱} بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

{۲} جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ {۶} حتی الوسع اس کا باوُضو اور {۷} قِبلہ رُو مطالعہ کروں گا {۸} قرآنی آیات اور {۹} احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ {۱۰} اس روایت ”عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی

ہے۔" (حلیۃ الاولیاء، ج۷، ص۳۳۵، رقم:۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔{۱۱} جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۱۲} جہاں جہاں "سرکار" کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ {۱۳} کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا اور نہ ہی اس پر ٹیک لگاؤں گا۔{۱۴} جو بات سمجھ میں نہیں آئے گی اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ترجمہ کنزالایمان: "تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں" (پ۱۴، النّحل:۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا{۱۵} اس حدیثِ پاک "تَہَادَوۡا تَحَابُّوۡا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔" (مؤطاامام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲عدد یاحسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسرں کو تحفۃً دوں گا۔{۱۶} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔{۱۷}(اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات انڈرلائن کروں گا۔ {۱۸} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پَر مُطَّلع کروں گا(مصنّف یاناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتاناخاص مفید نہیں ہوتا){۱۹} اس کتاب کے مُطالَعہ کاثواب ساری امّت کواِیصال کروں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لیے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "المدینۃ العلمیۃ" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیحضرت
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب
(٤) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجم کُتُب
(٦) شعبۂ تخریج [1]

---

[1] . . . تادمِ تحریر (ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ) 10 شعبے مزید قائم ہوچکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہل بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیرِ اہلسنّت (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا و علما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱٦) عربی تراجم۔ (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

"المدینۃ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "المدینۃ العلمیۃ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب ، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرُّب نِشان ہے، ''بے شک بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تَر وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔'' (1)

وِلادت باسعادت

ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبلِ روضۂ رسول ،مَدّاحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی الحاج قاری ابوعُبید محمد مشتاق اَحمد عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بن مولانا اَخلاق اَحمد کی وِلادت غالِباً بروز اتوار ۱۸ رَمضانُ المبارک ۱۳۸۶ھ مطابِق 67-1-1 کو بنُّوں (خیبر پختونخواہ، پاکستان) میں ہوئی۔ کچھ عرصہ سردار آباد (فیصل آباد، پاکستان) میں بھی قِیام رہا اور بعد میں بابُ المدینہ کراچی میں مُستَقِل بُودوباش اِختیار کرلی۔ (2)

---

1 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴
2 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۲۹

والد ماجد

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد مولانا اَخلاق اَحْمَد خان بن عبد الرحیم خان ایک باشرع، صوفی، نہایت شریف اور نیک طبیعت ہونے کے ساتھ ساتھ صبر و تَحَمُّل اور تَوَکُّل عَلَی اللّٰہ کی دولت سے مالا مال تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تُرک پٹھان تھے۔ آپ کی شرافت کی جھلک اور تربیت کا اثر حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی ذات میں عیاں تھا۔ آپ علمِ دین کی بہاریں لوٹنے کے لیے ہند میں صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے مدرسے میں حاضر ہوئے مگر کچھ مجبوریوں کی وجہ سے باقاعدہ سلسلۂ تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور قیامِ پاکستان کے بعد ہجرت کرکے پاکستان آ گئے۔

والدہ ماجدہ

بلبلِ مدینہ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی والدہ محترمہ بھی بہت نیک، خوش اَخلاق اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود پردے کا بے حد اہتمام فرمایا کرتیں۔ چھوٹی عمر کے وہ بچے جو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پڑھنے آیا کرتے تھے ان کے بڑے ہو جانے پر ان سے بھی سخت پردہ فرمایا کرتی تھیں اور اگر کبھی ضرورتاً کوئی بات کرنی پڑتی تو پردے میں رہ کر کیا کرتی تھیں۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس مسجد کے امام تھے اس کے موذن اسلامی بھائی کا بیان ہے: ایک بار جب میں نے عمرہ شریف کی سعادت کے

لیے مکہ و مدینہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کا قصد کیا تو میں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے پردے میں رہ کر فرمایا: بیٹا! ممکن ہے کہ تمہاری واپسی تک میں نہ رہوں لیکن چونکہ تم مدینہ شریف جارہے ہو،اس لیے ایک ایسا تحفہ دیتی ہوں، جو میرے بیٹے (حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی) کی ایک خاص نشانی ہے،میں نے اسے بہت سنبھال کر رکھا ہے۔ یہ فرما کر آپ نے ایک شیلڈ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: یہ میرے بیٹے مشتاق کو اسکول کے نعتیہ مقابلے میں انعام کے طور پر ملی تھی۔ اسلامی بھائی کا بیان ہے : میں جب مدینہ شریف کی حاضری کے بعد واپس لوٹا تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ محترمہ اپنے کہنے کے مطابق اس دارِ فانی سے پردہ فرما چکی تھیں۔

ابتدائی تعلیم

واقعی اچھے ماحول اور والدین کی نیک تربیت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بھی بچپن ہی سے نیک ماحول میں زیرِ تربیت رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوش اَخلاق ،مِلَنْسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوش اِلحان قاری اور نعت خواں بھی تھے۔ محافل میں جاتے تو خود ہی تلاوت، نعت ، بیان اور دعا کی ذمّہ داری نبھا لیتے۔ حصولِ علمِ دین کے لیے باقاعدہ جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیا لیکن بہت زیادہ تنظیمی مصروفیات کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی

حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

"آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قرآنِ پاک کے 8 پارے حِفظ تھے ☆ بہت اچّھے قاری تھے ☆ درسِ نظامی کے چار دَرَجے پڑھے تھے مگر دِینی مَعلومات کسی اچّھے خاصے عالِم سے کم نہیں تھیں۔"(1)

مدنی ماحول کیسے میسر آیا؟

گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْبَارِی کے مدنی ماحول میں آنے کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں تشریف لانے سے قَبل بھی حاجی مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الرَّزَّاق کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مذہبی ذہن تھا، بارِیش نوجوان اور خوش اِلحان نعت خواں تھے۔ دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمُولیّت کا واقعہ اُنہوں نے مجھے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) کچھ اِس طرح بتایا تھا کہ میں جب پہلی بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کیلئے دعوتِ اسلامی کے اوّلین مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب آیا، اجتماع کے بعد سب لوگ مُنتَشر ہونے لگے تو میں بھی چل پڑا، اتنے میں ایک بارِیش باعمامہ اسلامی بھائی نے خود آگے بڑھ کر مجھ سے مُصافحہ کیا، اُن کے ملنے کا انداز مجھے بَہُت بھلا لگا۔ بڑی مَحبَّت کے ساتھ انفِرادی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے

---

1 ... فیضانِ سنّت، ١/ ٦٣٠

آپ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) سے میری ملاقات کروائی۔ میں بہت مُتأثر ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ "[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انفرادی کوشش کی برکتوں کے کیا کہنے! اس کی برکت سے غیر محسوس انداز میں اِصلاح کا سامان ہو جاتا ہے۔ دِینی معاملہ ہو یا دُنیوی، اِنفرادی کوشش کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کا مدنی ماحول میں آنا بھی "انفرادی کوشش" کی برکات سے ہے۔

انفرادی کوشش کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اجتماعی کوشش کے مقابلے میں انفرادی کوشش کے نتائج عام طور پر جلدی ظاہر ہوتے ہیں کیوں کہ بارہا دیکھا گیا کہ سالہا سال سے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے والے بہت سارے نیکیوں کی ترغیب سننے کے باوجود عملی قدم اٹھانے سے ہچکچاتے ہیں، یوں ان کے جذبات کا لوہا گرم تو ہو جاتا ہے لیکن وہ مطلوبہ ہدف میں ڈھل نہیں پاتے، جیسے ہی ان پر انفرادی کوشش کی ضرب پڑتی ہے تو طبیعت خود نیکیوں سے بھرپور اعمال کی جانب مائل ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ "دعوتِ

---

[1] ... فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۳۰

اسلامی کا 99 فی صد مدنی کام "انفرادی کوشش"[1] کے ذریعے ممکن ہے۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی انفرادی کوشش، اجتماعی کوشش سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے، کیونکہ بارہا دیکھا گیا کہ وہ اسلامی بھائی جو برسہا برس سے اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر رہا تھا، اس نے دورانِ بیان دی جانے والی مختلف ترغیبات مثلاً پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھنے، رمضان المبارک کے روزے رکھنے، سر پر عمامہ سجانے، چہرے پر داڑھی رکھنے، سنّت کے مطابق سفید لباس پہننے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ پر لبَّیک کہتے ہوئے ان کی نیت بھی کی مگر اس کے باوجود عملی قدم اٹھانے میں ناکام رہا۔ لیکن جب کسی نے اس سے ملاقات کرکے انفرادی کوشش کرتے ہوئے رفتہ رفتہ مذکورہ بالا امور کی ترغیب دی تو وہ ان کا عامل بنتا چلا گیا۔ گویا اجتماعی کوشش کے ذریعہ لوہا گرم ہوا اور انفرادی کوشش کے ذریعے اس گرم لوہے پر چوٹ لگائی گئی۔ اسی طرح اجتماعی کوشش کے مقابلے میں ایک یا دو اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنا بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، جبکہ انفرادی کوشش ہر ایک کر سکتا ہے خواہ اسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔[2]

---

1 ... انفرادی کوشش کی برکتیں اور اس کا طریقہ جاننے کے لیے کتاب "انفرادی کوشش" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور مفید و دلچسپ معلومات حاصل کیجئے۔

2 ... انفرادی کوشش، ص ٢٢

امیرِ اہلسنّت کے مرید کیسے ہوئے؟

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے بیعت ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے بتایا: حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی دِلی خواہش تھی کہ وہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ مرادیوں پوری ہوئی کہ ایک مرتبہ بابُ المدینہ کراچی کے علاقے ڈرِگ کالونی میں واقع ایک مسجد میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بیان کے بعد ملاقات فرما رہے تھے اور حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نعت شریف پڑھ رہے تھے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس دوران بار بار حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ ملاقات کے بعد ایک اسلامی بھائی کے گھر پر خیر خواہی (کھانے) کی ترکیب تھی۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بھی وہاں ساتھ تھے۔ وہاں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مشتاق بھائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خواہش پر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ کر بیعت فرمایا۔ مشتاق بھائی بیعت کیا ہوئے اورنگی ٹاؤن میں مدنی کاموں کو مدینے کے چار چاند لگ گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام خوب بڑھنے لگا۔

شوقِ علم

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حصولِ علم کا بہت شوق تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے جذبۂ حصولِ علم کی تسکین کی خاطر لوگوں کے گھروں کا پانی

بھرتے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے تعلیمی اَخراجات پورے کرتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شوق اور آگے بڑھنے کا جذبہ ہو تو راہیں خود ہی نکل آتی ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت یوں برستی ہے کہ کسی بھی مشکل کا مقابلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ترقی کا راز یہی شوق اور آگے بڑھنے کا جذبہ تھا، جس کی وجہ سے زندگی میں آنے والی مشکلات کا مقابلہ نہایت بہادری اور دلیری سے کیا، یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے مصیبتیں بھی ٹلیں اور مشکلات بھی آسان ہو گئیں۔

نگرانِ شوریٰ بھی، طالبِ علم بھی

حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ میں علمِ دین کا شوق و ذوق اس قدر تھا کہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران بننے کے بعد بھی مفتیٔ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے درسِ نظامی کی کتب پڑھا کرتے تھے۔ آخری وقت تک آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے جذبات یہ تھے: ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میں شفایاب ہو گیا تو مزید علم حاصل کروں گا۔'' آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے بے حد محبت تھی، بعض اوقات اپنے بچوں کو یوں بتاتے: ''جس طرح قرآنِ کریم پڑھانے والے قاری صاحب آپ کے استاد ہیں، ایسے ہی مفتی فاروق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بھی میرے اُستاد ہیں۔''

شوقِ مُطالَعہ

بلبلِ مدینہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مُطالَعہ اور طلبِ علمِ دین سے بہت شَغَف تھا۔ حصولِ علمِ دین کا کوئی موقع ضائع نہ کرتے۔ یہاں تک کہ اَذان و اِقامت کے درمیانی وقت میں بھی مُطالَعہ میں مصروف رہتے۔ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُبَاب ہے: مجھے اکثر جامع مسجد کنزُالایمان میں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی اِقتداء میں نماز کی سعادت ملتی رہتی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دین کے بہت شیدائی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر خود اذان دیتے سنّتِ قبلیہ ادا فرماتے اور کتاب اٹھا کر مُطالَعہ میں مصروف ہو جاتے۔

عَلالَت کے باوجود طلبِ علمِ دین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مُطالَعہ کا کس قدر شوق تھا، اس کا اندازہ اس واقعے سے لگائیے چنانچہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کینسر کے باعث ہسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال سے دو دن قبل عِیادت کے لیے حاضر ہوا تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے: فُلاں بزرگ کا کہیں تذکرہ ملتا ہے تو بتائیے۔ میں نے عرض کی: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے متعلق کل عرض کروں گا۔ چنانچہ جب دوسرے دن حاضر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی گویا ہوئے: ”میں نے آپ سے جو سوال کیا تھا، اس کے متعلق ایک اسلامی بھائی سے ایک کتاب مل گئی تھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ میں نے اس کا مُطالَعہ کر لیا ہے۔" سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُطالَعہ کا یہ شوق اس وقت کا ہے، جب کینسر جیسے موذی مرض میں بسترِ عَلالَت پر ہیں؟ کون جانتا تھا کہ علمِ دین کی اس قدر چاہت اور دُھن رکھنے والا صرف آج کے دن کا مہمان ہے اور کل ہمیشہ کے لیے جُدا ہو جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کا شوقِ علمِ دین کہ بیماری اور تکلیف بھی آپ کے شوق کو کم نہ کر سکی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علم دوستی سے اَسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ

حالتِ نزع میں بھی علمِ دین

حضرت ابراہیم بن جراح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ (امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شاگرد رشید) امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شدید عَلیل تھے۔ میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا تو دیکھا کہ شدتِ مرض کی وجہ سے ان پر بے ہوشی طاری ہے۔ تھوڑی دیر بعد کچھ افاقہ ہوا تو مجھے فرمایا: اے ابراہیم! رَمیِ جِمار (یعنی شیطان کو کنکریاں مارنا) سواری پر افضل ہے یا پیدل؟ میں نے جواب دیا "پیدل" تو فرمایا: نہیں آپ نے خطا کی۔ میں نے عرض کیا: "سوار ہو کر" فرمایا: نہیں یہ بھی غلط ہے۔ پھر خود ہی جواب ارشاد فرمایا کہ "جو شخص وہاں

رُک کر دعا کرنا چاہے اس کے لیے پیدل رَمی کرنا افضل ہے اور جسے نہ رکنا ہو اس کے لیے سواری کی حالت میں رمی کرنا افضل ہے۔" حضرت ابراہیم بن جراح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ (جب تھوڑی دیر بعد) میں رخصت ہوا تو ابھی دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ رونے کی آواز آئی، واپس پلٹ کر دیکھا تو امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

حاجی مُشتاق نگرانِ شوریٰ بن گئے

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی مدنی ترقی بیان فرماتے ہوئے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت تحریر فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حاجی محمد مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّزَّاق کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آواز بہت ہی سُریلی بخشی تھی، بڑے بڑے اجتِماعاتِ ذکر و نعت میں آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں سنانے اور عاشِقانِ رسول کو تڑپانے لگے، مُبلّغ بھی بہت اچّھے تھے، مَدَنی کام کا جذبہ بھی خوب تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو بہت ترقّی عطا فرمائی، جنوری 2000 میں شہر بھر کے نگرانوں کی منظوری سے بابُ المدینہ کراچی کے نگران بنے اور اِسی برس اکتوبر میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر مُتَمَکِّن ہوگئے۔ (2)

---

1 ... الجواهر المضیه في طبقات الحنفیه، حرف الالف، باب من اسمه ابراہیم، ۱/۳۶

2 ... فیضانِ سنّت، ۱/۶۳۱

مَنصب کی طلب نہ تھی

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو منصب کی طلب نہ تھی۔ موجودہ نگرانِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ جب حاجی مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو پہلی بار مرکزی مجلسِ شوریٰ کا نگران بنایا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زار و قطار رو رہے تھے۔ پھر دوسرے سال بھی اراکینِ شوریٰ نے باہمی مشورے سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کو اپنا نگران منتخب کر لیا اور جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ مرکزی مجلسِ شوریٰ نے یہ طے کیا ہے کہ آئندہ بارہ ماہ کے لیے بھی آپ ہی نگرانِ شوریٰ ہیں تو بہت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اگر آج حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے درمیان ہوتے تو یقیناً وہی نگرانِ شوریٰ ہوتے۔

اَسلاف کی یاد تازہ ہو گئی

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں مَنصب کی تمنا نہ ہونا اَسلاف کی یاد دلاتی ہے چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 590 صفحات پر مشتمل کتاب "حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات"[1] کے صفحہ 118 پر ہے کہ "حضرت

---

[1] ... پہلی صدی کے مجدّد، حضرتِ سیدنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ کے متعلق مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "حضرتِ سیدنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی 425 حکایات" کا مُطالعہ بہت مفید ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

سیِّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدنا رجا بن حَیْوَۃ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وصیَّتِ خلافت لکھے جانے سے قبل بھی قسم دے کر کہا تھا کہ اگر سلیمان بن عبد الملک "ولی عہدی" کے لیے میرا نام لے تو منع کر دیجئے گا اور اگر میرا نام نہ لے تو آپ بھی نہ لیجئے گا۔" (1)

احساس ذمہ داری کی وجہ سے رونے لگے

حضرت سیِّدنا حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ مقرر ہوئے تو رونے لگے۔ جب میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: "حماد! مجھے اس ذمّہ داری سے بڑا خوف آتا ہے۔" (2)

امام ہو تو ایسا!

نماز کی امامت سعادت اور اس میں امام کے لیے بروزِ قیامت گھبراہٹ سے حفاظت کی بشارت ہے جیسا کہ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہونگے جنہیں بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) دہشت زدہ نہ کرسکے گی اور حساب ان تک نہ پہنچے گا، وہ مُشْک کے ٹیلے پر ہونگے یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فارغ ہو جائے۔

---

1 ... سیرت ابن عبد الحکم، باب استخلاف عمر و کراہتہ ذالک الخ، ص ۳۰

2 ... تاریخ الخلفاء، عمر بن عبد العزیز، ص ۱۸۵

(پہلا:)وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن پڑھے اور اس کے ذریعے قوم کی امامت کرائے اور قوم بھی اس سے راضی ہو۔ (دوسرا:) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے نمازوں کی طرف بلانے والا (یعنی مؤذِن)۔(تیسرا:) وہ غلام جس نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ اور اپنے دُنیوی آقا کا معاملہ خوش اُسلوبی سے نبھایا۔"[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے امامت کی سعادت بھی پائی اور کئی سال تک اس مَنْصَب پر فائز رہے۔امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:"مدینہ مسجِد (اورنگی ٹاؤن بابُ المدینہ) میں کئی سال تک اِمامت فرماتے رہے۔ 1995ء تاوفات جامِع مسجِد کنزُالایمان (بابری چوک بابُ المدینہ کراچی) میں امامت وخِطابت کے مَنصب پر فائِز رہے۔"[2] کچھ عرصہ صدیقیہ مسجد اور عمرِ فاروق مسجد اور نگی ٹاؤن میں بھی امامت فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی امامت کا تذکرہ آتے ہی دل پکار اُٹھتا ہے کہ "امام ہو تو ایسا" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مقبولیت، حُسنِ اخلاق اور خوش الحانی کا اندازہ یوں لگایئے کہ ہمارے ہاں عموماً جمعہ کے دن لوگوں کی ایک بھاری اکثریت عین جماعت کے وقت داخلِ مسجد ہوتی ہے۔ بیان سے پہلے ہی مسجد کا بھر جانا تو آج بہت ہی مشکل ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ ولید، ۶/ ۴۲۵، حدیث: ۹۲۸۰

2 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۳۰

کروڑوں رحمتیں ہوں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کہ جمعہ کے دن ان کے بیان سے پہلے ہی ان کی مسجد بھر جاتی تھی۔ یہاں تک کہ اگر کسی کو ان کا بیان مسجد کے اندر بیٹھ کر سننا ہوتا تو بہت جلدی آنا پڑتا۔ ہمارے یہاں تو یہ حالت ہے کہ ادھر امام صاحب نے سلام پھیرا اور ادھر مسجد خالی مگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہی جانے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں کیا کشش تھی کہ نماز کے بعد ملاقات کرنے والوں کی لائنیں لگ جاتی تھیں۔

اپنی تمام صلاحیتیں مدنی کاموں میں صَرف فرماتے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اردو، سندھی، پنجابی، پشتو، میمنی، سرائیکی اور انگلش چھ زبانیں جانتے تھے اور ضرورت پڑنے پر ان زبانوں میں گفتگو بھی فرمایا کرتے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کو یہ صلاحیت عطا فرمائی تھی کہ جس علاقے میں کچھ عرصہ قیام فرماتے، وہاں کی زبان سیکھ جایا کرتے تھے۔ مختلف زبانوں سے آگاہی کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خطاطی اور شارٹ ہینڈ(Short Hand) پر بھی مَہارت حاصل تھی لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے وقف کر دیا تھا۔

جامعۃ المدینہ میں خدمات

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی دنیاوی اعتبار سے بھی تعلیم یافتہ تھے اور اکاؤنٹ ڈپارٹمنٹ میں سینئر آڈیٹر کی حیثیت سے سالہا سال گورنمنٹ جاب

بھی کرتے رہے۔ اور جب مدنی ماحول کی پر بہار فضاؤں میں قدم رکھا تو جامِعۃُ المدینہ (سبزمارکیٹ بابُ المدینہ کراچی) میں اپنی خدمات سر انجام دیتے ہوئے انگلش کا دَرَجہ بھی پڑھاتے رہے۔[1]

عشقِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت ایمان کی جان ہے یہی وجہ ہے کہ جس کا دل عشقِ مصطفٰے کی چمک دمک سے جس قدر روشن ہوگا، اس کی ایمانی قوت بھی اسی قدر مضبوط ہوگی اور یہی خصوصیت اس کے نیکیوں میں اضافے کا سبب بھی بنتی ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہرت باعمل عاشقِ رسول نعت خواں کی حیثیت سے تھی۔ عشقِ مصطفٰے کا جو چراغ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں فروزاں تھا، اس کی روشنی دوسروں تک بھی پہنچا کرتی تھی جیسا کہ بابُ المدینہ کراچی کے ایک مشہور نعت خواں الحاج صدیق اسماعیل صاحب کا بیان ہے: حاجی مشتاق قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک عظیم ثناخواں بھی تھے اور باعمل عاشقِ رسول بھی نعت پڑھتے وقت ان کی کیفیت دیدنی ہوتی تھی۔ وہ عشقِ رسول میں ڈوب کر کلام پڑھتے تھے۔ وہ اپنے پڑھے ہوئے بہت سارے کلام ہمیں تحفے میں دے گئے اور ان کی آواز اسی طرح گونجتی رہے گی اور عاشقانِ مصطفٰے کو ان سے فیض ملتا رہے گا۔ حرمِ الٰہی و حرمِ نبوی کی

---

1 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۳۰ ملخصًا

زیارت کی بہت تمنا رکھتے تھے اور اکثر مجھ سے اس خواہش کا اظہار یوں فرماتے: ”مجھے حج پر جانے کی بڑی خواہش ہے اور مدینہ مُنَوَّرہ زَادَهَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی حاضری کی بڑی تمنّا ہے“ مدینہ طیبہ کا ذکر کیا آتا آنکھوں سے چھما چھم شبنمِ عشق ٹپکنے لگتی۔ بالآخر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ باذنِ پروردگار اپنے غلاموں کے احوال سے خبردار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عاشقِ زار کو حاضرِ دربار ہونے کی اجازت عطا فرمادی اور حج کے اسباب بن گئے۔“

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں چار مرتبہ حج وزیارتِ مدینہ منوّرہ کی سعادتیں نصیب ہوئیں۔“ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج وزیارت کا ذکر آیا تو حج اور زیارتِ مدینہ کے شوق میں اضافے کے لیے ایک ایک روایت ملاحظہ کیجیے:

(۱) حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔“(2)

(۲) حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری

---

1 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۳۰

2 ... مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ۔۔۔ الخ، ص ۷۴، حدیث: ۱۲۱ ملتقطا

قبر کی زیارت کی تو گویا اُس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔[1]

سوزِ نعت

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عشقِ رسول کی دولت سے مالا مال کیا تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں کبھی تَصَنُّع اور بناوٹ محسوس نہ ہوئی چنانچہ اورنگی ٹاؤن، باب المدینہ کراچی کے رہائشی ایک سیّد صاحب کے بیان کا خلاصہ ہے: میں نے حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشقِ رسول میں مدینہ طیبہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کی حاضری کے لیے بہت تڑپتے تھے۔ نعت شریف پڑھتے اور سنتے وقت ان کی کیفیت جُدا ہوتی تھی۔ بالخصوص جب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا یہ کلام پڑھا جاتا:

اب بلالیجئے نا مدینہ، آرہا ہے یہ حج کا مہینہ
ٹوٹ جائے نہ دل کا نگینہ، المدد تاجدارِ مدینہ[2]

تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حالت غیر ہو جاتی۔ یہ 1990ء کی بات ہے جب صدّیقیہ مسجد اورنگی ٹاؤن میں حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں پڑھا کرتے تھے۔ ہمارا معمول تھا کہ مدرسۃ المدینہ برائے بالغان کے بعد مسجد میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نعت شریف

---

1 ... شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ۳/۴۸۹، حدیث: ۴۱۵۴

2 ... وسائلِ بخشش، ص۱۸۸

سنتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر مجھے بھی فرماتے: شاہ صاحب! نعت سنائیے۔ کئی اسلامی بھائی اس بات کے عینی گواہ ہیں کہ جب مدرسۃ المدینہ برائے بالغان کے بعد مسجد میں لائٹیں بند کرکے محفلِ نعت سجاتے اور حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے نعت شریف پڑھنے کا فرماتے تو دورانِ نعت کئی بار ایسا ہوتا کہ حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موجود نہ ہوتے۔ ادھر اُدھر دیکھتے تو حیرت کے مارے ہماری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتیں کہ حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشقِ مصطفٰے اور حاضریٔ مدینہ میں بے تاب ہوکر دیوانہ وار تڑپ رہے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ مجھے مدینہ منورہ کی محبت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کی صحبت سے ملی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دولت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اِس نعمتِ عُظمٰی ہی کے صدقے عاشقوں کو مدینہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے محبّت اور اُس سے جُدائی کے غم میں آنسو بہانے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ واقعی درد بھرا دِل رکھنے والے عاشقِ رسول کے لئے دیارِ رسول سے دوری جاں سوز ہے۔ عاشقانِ رسول صرف مدینہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی حاضری ہی کے لیے نہیں مچلتے بلکہ ان کی خواہش ہوا کرتی ہے کہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا ہی ہمارا آخری ٹھکانا ہو کیوں کہ اس پر شفاعتِ مصطفٰے کی بشارت ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا یعنی

جو مدینے میں مر سکے وہ وَہیں مرے کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔“[1]

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ بِشارت اور ہِدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صِرف مُہاجِرین کو یعنی جس مسلمان کی نیّت مدینۂ پاک میں مرنے کی ہو وہ کوشِش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا (عَزَّوَجَلَّ) نصیب کرے تو وہاں ہی قِیام کرے خُصُوصاً بڑھاپے میں اور بِلاضَرورت مدینۂ پاک سے باہَر نہ جائے کہ موت و دفن وہاں کا ہی نصیب ہو، حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دعا کرتے تھے کہ ”مولا! مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے۔“ آپ کی دعا ایسی قَبول ہوئی کہ سُبْحَانَ اللہ فجر کی نماز، مسجدِ نَبَوی، مِحرابُ النَّبی، مُصَلّٰیِ نبی اور وہاں شہادت۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہیں، حُدودِ مدینہ بلکہ شہر مدینہ سے کبھی باہَر نہیں جاتے اِسی خطرے سے کہ موت باہَر نہ آجائے، حضرت امام مالِک (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق) کا بھی یہ ہی دستور رہا۔[2]

غم ایسا مدینے کا عطا کر دے الٰہی!
جو کہ میرے خوشیوں کے گلستان کو جلا دے

---

1 ... ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، حدیث ۳۹۴۳
2 ... مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۲۲

چل مدینہ کا قافلہ

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی جب **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ چل مدینہ کی سعادت سے سرفراز ہوئے تو وہ منظر قابلِ دید تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدینہ مسجد اور نگی ٹاؤن سے ایک قافلے کی صورت میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قافلے سے ملنا تھا۔ چنانچہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قافلہ مسجد سے روانہ ہوا تو دل موہ لینے والا منظر تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک اسلامی بھائی سے نعت شریف پڑھنے کا فرمایا۔ جب اس نے نعت شریف پڑھنا شروع کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشقِ رسول و حاضریٔ طیبہ کے سوز میں بے خود ہوگئے، آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہونے لگی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دائیں بائیں کھڑے لوگوں سے بے پرواہ ہو کر یادِ مدینہ میں روتے ہوئے جارہے تھے۔

آپ میں تکبر نہ تھا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نعت خواں ہونے اور خوش اِلْحان ہونے پر کبھی تکبّر نہ کیا۔ کوئی وقت لینے آتا تو یہ نہیں کہ فلاں وقت آؤں گا اور اتنے بجے چلا جاؤں گا، نہیں بلکہ بارہا دیکھا گیا اوّل وقت میں ہی تشریف لے آتے اور آخر درود و سلام تک بیٹھے رہتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پھل دار درخت کی ٹہنی کتنی جھکی ہوئی ہوتی ہے اور اس کے جھکنے کی وجہ اس پر لگے ہوئے پھل ہوتے ہیں یہ ہی معاملہ انسان کا

بھی ہے اگر اس میں قابلیت اور صلاحیت کے پھل لگ جائیں تو اسے رحمتِ الٰہی سمجھ کر جھک جانا چاہیے ورنہ ان صلاحیتوں کے رس دار پھلوں کو تکبر کے نوکیلے کانٹے بے پناہ نقصان پہنچائیں گے لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر عاجزی اپنانے ہی میں عافیت ہے، تکبر کی ہلاکت کے بارے میں یہ روایت ملاحظہ فرمایئے چنانچہ نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مُتَکَبِّرِیْن کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذِلّت طاری ہو گی، انہیں جہنم کے بُولَس نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے کر ان پر غالب آجائے گی، انہیں طِيْنَةُ الْخَبَال یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔“(1)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

دُرود پاک لکھنے کی عادت

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی عادت تھی کہ جب بھی آقائے دوجہاں صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ واٰلہٖ وسلَّم کا اسمِ گرامی لکھتے تو درودِ پاک ضرور لکھا کرتے تھے بلکہ اگر کسی نعت کی کتاب میں اسمِ پاک کے ساتھ دُرود شریف نہ لکھا ہوتا تو اپنے قلم سے اپنی کتاب پر لکھ لیا کرتے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی ایک ایسی ڈائری کی بھی زیارت نصیب ہوئی، جس کے ہر صفحے کی پیشانی پر حاجی مشتاق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی

---

(1) ... ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ماجاء في اواني الحوض۔۔الخ، ۲۲۱/۴، حدیث: ۲۵۰۰

عَلَیْہ نے دُرودِ پاک لکھا ہوا تھا۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی کے ساتھ دُرودِ پاک لکھنے کی بھی کیا شان ہے چنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لیے اِستِغفار کرتے رہیں گے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاجی مُشتاق کے کردار کی جھلکیاں

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”ایک اسلامی بھائی نے تجربات و مُشاہدات کی روشنی میں الحاج قاری ابو عُبید محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی کے بارے میں تَأَثُّرات لکھ کر دیئے تھے، جو کچھ یوں ہیں: جن دِنوں حاجی مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّزَّاق اورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) میں مقیم اور دعوتِ اسلامی کے عَلاقائی نگران تھے، میرا بھی تقریباً 6 برس وَہیں قیام رہا۔ میں نے اُنہیں غیبت کرتے یا غصّے میں آکر کسی کو جھاڑتے لتاڑتے کبھی نہیں دیکھا۔ بڑے سے بڑا آپَسی تَنَازُعہ یا تنظیمی مَسئلہ درپیش آتا حکمتِ عملی کے ساتھ ہنس بول کر حل فرما دیتے۔ کوئی کتنی ہی دل آزار بات کہہ گزرتا سُن کر غضب ناک ہونا تو ایک طرف کبھی ان کے

---

1 . . . معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵

ماتھے پر شِکن تک نہیں دیکھی ۔ جب کسی کو وَقت دیتے تو حتَّی الامکان اس کی پابندی فرماتے۔ بارہا دیکھا کہ جب اجتماعِ ذکر و نعت میں نعت شریف پڑھنے کیلئے شرکت کیلئے یا نکاح پڑھانے کیلئے سُواری کی آفر کی جاتی تو یہ کہہ کر انکار فرما دیتے کہ میرے پاس بائک (bike) ہے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِسی پر حاضِر ہو جاؤں گا بس مجھے پتا بتا دیجئے۔ آنے جانے کا کِرایہ وغیرہ مانگنا تو ایک طرف رہا کوئی از خود پیش کرتا تب بھی اکثر مُسکرا کر ٹال دیتے۔ 19.12.1996 کو میرا نکاح تھا میری درخواست پر بارات کے ساتھ لانڈھی قائد آباد تشریف لے آئے، نکاح بھی پڑھایا اور سہرا بھی پڑھا۔ واپَسی پر گھر والوں نے کافی اصرار کیا کہ آپ کو دولھا کی گاڑی میں گھر پہنچا دیتے ہیں یا ٹیکسی کروا دیتے ہیں مگر نہ مانے اور بکمالِ انکِسار لانڈھی قائد آباد تا اورنگی ٹاؤن کا طویل سفر عام روٹ کی بس میں اِختیار فرمایا۔"[1]

حضرتِ مشتاق عطّاری سے ہم کو پیار ہے
اِنْ شَآءَاللہ دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی سیرت و کردار کے اس مختصر سے خاکہ سے ہمیں درج ذیل مدنی پھول ملتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ غیبت، غصّہ، حوصلہ شکنی، دل آزاری، جلدبازی اور غُرورو

---

1 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ص ٦۳٦

تکبّر سے کامل پرہیز فرماتے تھے اور عاجزی و انکساری، صبر و تحمل اور ماتحتوں کی حوصلہ افزائی جیسی صفاتِ عظیمہ آپ کی فطرتِ ثانیہ بن چکی تھیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی صفاتِ رذیلہ سے نجات اور صفاتِ حَسَنہ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو اخلاق اچھا ہو کردار ستھرا

مجھے متقی تو بنا یاالٰہی

سادہ غذا پسند فرماتے

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانے میں چٹ پٹی مُرَغّن اشیاء پسند نہ فرماتے بلکہ سادہ غذا کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ گھر کے بنے ہوئے کڑھی چاول شوق سے تناول فرمایا کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سادہ غذا کا استعمال دنیا و آخرت دونوں ہی کے لیے مفید ہے چنانچہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں "نَفس کو جس قَدَر آسائشوں کی عادت ڈالی جائے وہ اُسی قَدَر ڈھیٹ اور عیش پرست ہو جاتا ہے۔ دیکھئے! جب پنکھا اِیجاد نہیں ہوا تھا اُس وَقت بھی لوگ گُزارہ کر ہی لیتے تھے اور آج بہت سوں کی ائیر کنڈیشنڈ روم میں سونے کی عادت پڑ گئی ہے ان کو اب گرمیوں میں A.C کے بِغیر نیند آنا دشوار ہوتا ہو گا۔ اِسی طرح جو عُمدہ و لذیذ اور گرما گرم کھانوں کے عادی ہیں، سادہ کھانا دیکھ کر اُن کا "مُوڈ آف" ہو جاتا ہو گا۔ بلکہ کبھی

اِتفاق سے گھر میں اِن کی مرضی کے خلاف کھانا پیش کیا جائے تو بک بک کرتے، لڑتے جھگڑتے، اپنے بچّوں کی امّی جان بلکہ خود اپنی ماں سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُلجھ پڑتے اور یوں دل آزاریوں وغیرہ کے کبیرہ گناہوں میں جا پڑتے ہوں گے[1] لیکن جس کا نفس سادہ غذا کھانے کا عادی ہو وہ صحت مند بھی رہتا ہے اور عموماً طنز و دل آزاری کی آفت سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مشتاق بھائی کہو!

مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر ایک سے نہایت ملنساری اور اپنائیت سے پیش آتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں اس قدر عاجزی تھی کہ اتنا بڑا منصب ہونے کے باوجود اپنے عمل سے کبھی یہ محسوس بھی نہ ہونے دیتے کہ آپ "نگرانِ شوریٰ" ہیں۔ نگران پاکستان انتظامی کابینہ مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی سے "حاجی صاحب، حاجی صاحب" کہہ کر بات کر رہا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میٹھی میٹھی ناراضی کے ساتھ فرمایا: "کیا حاجی صاحب، حاجی صاحب کر رہے ہو، مشتاق بھائی کہو۔"

---

1 ... فیضان سنت، ۱/ ۳۷۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُہدہ یا منصب رکھنے والے ہر شخص کے لیے حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے اس عمل میں یہ مدنی پھول ہے کہ منصب کا خُمار جب ذہن پر چڑھ جاتا ہے تو شاہراہِ زندگی میں کئی حادثات رونما ہو جاتے ہیں، کبھی تو یہ حادثہ تکبر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کبھی یہ ظلم پر اُبھارتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان کئی باطنی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان باطنی بیماریوں میں سے ایک خوشامد پسندی بھی ہے، جو انسان کی صلاحیتوں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے لٰہذا خوشامد پسندی سے بچنے میں ہی عافیت ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے کردار و عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ان برائیوں سے محفوظ تھے۔

محفل میں جوتوں کی جگہ بیٹھ گئے

مجلس کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائے اس سے انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے اور تکبر کا خاتمہ ہوتا ہے، حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بہت ساری خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مجلس کے آداب کا خیال فرماتے ہوئے جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ حالانکہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کو بہت شہرت سے نوازا تھا لیکن آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ خصوصی نشست وغیرہ کا مطالبہ نہ فرماتے چنانچہ مدینہ مسجد اورنگی ٹاؤن کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: حاجی مشتاق عطاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ

اللہِ الْبَارِی ایک اسلامی بھائی کے گھر افطار اجتماع میں مدعو تھے۔ اس اجتماع میں صاحبِ ثَروَت حضرات بھی موجود تھے جب حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی پہنچے تو اجتماع گاہ کھچاکھچ بھر چکی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی شہرت و حیثیت کی وجہ سے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کی بجائے وہیں جوتوں کی جگہ پر بیٹھ گئے بعد میں جب اہلِ خانہ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آنے کی اطلاع ملی تو انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو باصرار اٹھاکر آگے منچ پر بٹھایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی سے اہلِ خانہ اس قدر متاثر ہوئے کہ گھر کے کئی افراد نے عمامہ شریف سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

اپنی ذات کے لیے نذرانے نہ لیتے

اپنی ذات کو ترجیح دینا اور تنظیمی مَفادات کو پسِ پُشت ڈال دینا حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فطرت میں شامل نہیں تھا بلکہ اگر کوئی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آپ کی ذات کے لیے نذرانے پیش کرتا تو اسے اپنی ذات پر خرچ کرنے کے بجائے مدنی کاموں میں صَرف فرماتے جیسا کہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ایک مرتبہ ہم نے اپنے حلقے میں اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا اور حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی بارگاہ میں دعوت پیش کی، جسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شرفِ قبولیت بخشا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آنے کی کوئی تشہیر نہ ہوئی تھی۔ بس لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دلنشین آواز سن کر جمع ہوگئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے نعتِ رسولِ مقبول سے عاشقانِ رسول کے دل موہ لیے۔ آخر میں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بے حد اِصرار کر کے جو رقم بطورِ نذرانہ پیش کی گئی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ ساری کی ساری ہمارے حلقے کے قافلہ ذمہ دار اسلامی بھائی کو دیتے ہوئے فرمایا: یہ رقم دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں خرچ فرما دیجئے۔

اسی طرح ایک اور اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب کبھی نعت پڑھنے کے لیے وقت مانگا گیا کبھی انکار نہ فرمایا اور نہ ہی نعت خوانی کو ذریعۂ معاش بنایا بلکہ خالصتاً رِضائے الٰہی کے لیے ثنائے مصطفٰے بیان کرتے، لوگ اکثر لفافے پیش کرتے مگر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کھول کر نہ دیکھتے بلکہ جوں کے توں مدنی مرکز میں مدنی عطیات میں جمع کروا دیتے۔

نعت خوانوں کو امیرِ اہلسنّت کی نصیحت

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے نعت خواں اور نذرانہ میں تحریر فرماتے ہیں: نعت شریف شروع کرنے سے قبل یا دورانِ نعت لوگ جب نذرانہ لے کر آنا شروع ہوں اُس وقت مناسِب خیال فرمائیں تو اس طرح اعلان فرما دیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے نعت خواں کیلئے ''مَدَنی مرکز'' کی طرف سے ہِدایت ہے کہ وہ کسی قِسم کا نذرانہ، لفافہ یا تحفہ خواہ وہ پہلے یا آخر میں یا دَورانِ نعت ملے قَبول نہ کرے۔ ہم اللہ تعالٰی کے عاجز و ناتواں بندے ہیں۔ برائے کرم! نذرانہ دیکر نعت خواں کو اِمتحان میں مت ڈالئے، رقم آتی دیکھ کر

اپنے دل کو قابو میں رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ نعت خواں کو اِخلاص کے ساتھ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کی طلب میں نعت شریف پڑھنے دیں لہٰذا نوٹوں کی برسات میں نہیں بلکہ بارشِ انوار و تجلیات میں نہاتے ہوئے نعت شریف پڑھنے دیں اور آپ بھی ادب کے ساتھ بیٹھ کر نعت پاک سنیں۔

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(نعت خواں یہ اِعلان اپنی ڈائری میں محفوظ فرمالیں تو سہولت رہے گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ) [1] مزید معلومات کے لیے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''نعت خواں اور نذرانہ'' کا ضرور مطالعہ کیجیے۔

مالِ دنیا سے بے رغبتی

مال کی سب سے بڑی آفت یہ ہے کہ اس سے حرص میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان کئی نعمتوں سے محروم ہو کر باطنی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت میں دنیوی مال سے بے رغبتی کس حد تک تھی؟ اس سے اندازہ لگائیے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ نعت خوانی کے

---

1 ... نعت خواں اور نذرانہ، ص ۳

لیے تشریف لے جاتے تو گاڑی کا مطالبہ نہ فرماتے بلکہ اگر کوئی پیشکش بھی کرتا تو فرماتے: ”میرے پاس موٹر سائیکل ہے۔“

ایک بار کسی نے اجتماعِ ذکر و نعت کی دعوت دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغیر سواری کا انتظار کیے، اپنی ذاتی موٹر سائیکل پر تشریف لے گئے۔ واپسی پر انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کچھ رقم پیش کرتے ہوئے اصرار کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ارے حضرت! لوگوں کی جیبیں خالی کرانا ہمارے لیے کوئی مشکل کام نہیں، ہماری عادتیں خراب نہ کریں۔ اس نے اپنے ولیمہ کی دعوت دی اور دعوت نامے کے لفافے میں رقم رکھ کر بھیج دی مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولیمے میں تو تشریف نہ لے جاسکے البتہ جب بعد میں اُن سے ملاقات ہوئی تو ان کے اِستِفسار پر فرمایا: ”آپ نے کیا کیا جس چیز سے ہم دور رہتے ہیں، آپ اس چیز کو قریب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔“

نہ مجھ کو آزما دُنیا کا مال و زَر عطا کر کے
عَطا کر اپنا غم اور چَشمِ گِریاں یارسولَ اللّٰہ[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی حیاتِ طیّبہ کا ایک ایک گوشہ نصیحت کے مدنی پھول عطا کر رہا ہے۔ ابھی آپ نے

---

1 ... وسائلِ بخشش، ص ۳۴۰

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی مالِ دنیا سے نفرت اور بے رغبتی ملاحظہ فرمائی۔ آیئے اسی ضمن میں حُبِّ مال کی مذمت پر فرمانِ مصطفٰے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ عبرت نشان ہے:** ”دو خون خوار بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اس قدر نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان مسلمان آدمی کے دین میں مال اور مَنْصَب کی محبت سے ہوتا ہے۔“[1]

وسائل کی کمی مدنی کام میں رکاوٹ نہ بنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُتَوَسِّط طبقے سے تعلق رکھنے والے گھر کے واحد کفیل تھے۔ ظاہری وسائل اگرچہ محدود تھے لیکن اس کے باوجود انہیں کبھی مالی کمی یا تنگی کا شکوہ کرتے ہوئے نہیں سُنا گیا بلکہ ہر وقت مسکراتے، لوگوں کا غم بانٹتے، دوسروں کی ڈھارس بندھاتے ہی نظر آتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا اور نہ ہی کبھی کسی سے اپنی ذات کے لیے پیسوں کا مطالبہ کیا بلکہ شہرت کے سبب آنے والی دولت کو بھی شکریہ کے ساتھ توکّل اور اِخلاص کے دروازے سے رخصت فرما دیتے۔ یہاں وہ اسلامی بھائی خصوصی توجہ فرمائیں کہ جن کے دل میں شیطان کم

---

1 . . . ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اخذ المال، ۴/۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳

آمدنی کا وسوسہ ڈال کر مدنی کام سے روک کر ثواب جاریہ سے محروم کر دیتا ہے لہٰذا جب کبھی شیطان یہ وسوسہ ڈالے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے توکّل کو یاد کر کے شیطان کے حملے کو ناکام بنائیے۔

نعت صرف اخلاص کے ساتھ

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اخلاص کے اس قدر پیکر تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیوی مفاد کو پیشِ نظر نہ رکھتے بلکہ آپ کی اولین ترجیح اخروی فائدہ ہی ہوتا۔ ایک دفعہ ایک اسلامی بھائی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو محفلِ نعت کی دعوت دی اور کہا کہ وہاں بڑے بڑے وزیر وغیرہ آرہے ہیں۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے مزاح فرماتے ہوئے کہا: چلو وہاں جو کچھ نذرانہ ملے گا اس کو ہم آدھا آدھا کرلیں گے۔ مگر جب وہاں گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختصر سی نعت پڑھ کر مائیک چھوڑ دیا اور فرمایا: ”میں خلوص کے ساتھ پڑھنا چاہتا ہوں میرے ذہن میں کوئی دنیا کا لالچ نہ آئے اس لیے میں نے چند منٹ پر ہی اِکتِفاء کیا۔“

اِخلاص عطا کر دو اور خُلق بھلا کر دو!
بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں[1]

---

[1] ... وسائلِ بخشش، ص۲۷۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کا مقصدِ حیات نیک اعمال کے ذریعے اپنے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا حصول ہے جسے یہ نعمت نصیب ہوگئی وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عمل سے راضی ہوتا ہے جو خالص اسی کے لئے ہو اور جو عمل اُس کے غیر کے لئے کیا جائے وہ نامقبول ہے۔

اخلاص میرے رازوں میں سے ایک راز ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اخلاص میرے رازوں میں سے ایک راز ہے، جو میں نے اپنے اُن بندوں کے دلوں میں بطورِ امانت رکھا ہے، جن سے مجھے محبت ہے۔"(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں اخلاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے وہیں ریاکاری جہنم کی حقداری کا باعث بنتی ہے چنانچہ

ریاکار پر جنت حرام ہے

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ریاکار پر جنت کو حرام کردیا ہے۔"(2)

---

(1) ... فردوس الاخبار، باب القاف، ۲/۱۴۵، حدیث: ۴۵۳۹

(2) ... جامع الاحادیث، الھمزۃ مع النون، ۲/۴۷۲، حدیث: ۶۷۲۵

حضرتِ علامہ محمد عبد الرءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس حدیث کے تحت ”فَیْضُ الْقَدِیْر“ میں فرماتے ہیں: ”یعنی ریاکار پہلے پہل جنت میں داخل ہونے والے خوش نصیبوں کے ساتھ دُخُولِ جنت کا شرف نہیں پاسکتا کیونکہ اُس نے ایسے شخص جو حقیقتاً اُس کے کسی نَفْع و نقصان کا مالک ہی نہیں کی رعایت کر کے اپنا عمل ضائع کر دیا اور اپنے دین کو نقصان پہنچایا۔ پس ہمیشہ ریاکار اس (ریاکاری کی) گندگی کے سبب لَت پَت رہتے ہیں تو ان کو بھٹی میں ڈال دیا جائے گا، یہاں تک کہ ان کی گندگیاں اور ناپاکیاں مٹادی جائیں۔ اِسی لیے ہمارے اَسلاف نیک اعمال کرتے تھے اور رد کیے جانے کے خوف سے اپنی نِیَّتوں کے اِخلاص کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہتے تھے۔“[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معذرت اور دلجوئی کا انداز

ندامت وہ احساس ہے جو انسان کو بہت سارے گناہوں سے بھی بچالیتا ہے اور اس طرح انسان کی طبیعت میں حساسیت پیدا ہو جاتی ہے، خاص طور پر حقوق العباد کے معاملے میں یہ خوبی بے حد مُعاوِن ہوتی ہے۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے بھی حساس طبیعت پائی تھی، یہی وجہ تھی کہ اگر آپ کو اندیشہ بھی ہوتا کہ

1 . . . فیض القدیر، حرف الهمزة، ۲/۲۸۶، تحت الحدیث: ۱۴۲۵

آپ کے عمل سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوئی ہے تو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ خود بڑھ کر اس سے مَعذرت فرمالیا کرتے۔ چنانچہ رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابورضا محمد علی عطاری کا بیان ہے کہ جن دنوں حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران تھے اور جامع مسجد کنزُالایمان میں امامت فرمایا کرتے تھے، انہی دنوں زم زم نگر (حیدرآباد) بابُ الاسلام سندھ سے ایک اسلامی بھائی بغیر اطلاع دیئے حاجی محمد مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے ملنے جامع مسجد کنزالایمان پہنچے۔ نماز کے بعد آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ان سے سلام و مصافحہ کیا۔ جلدی میں ان کی بات سُنی اور پہلے سے طے شُدہ مدنی مشورے یا کسی مدنی کام کے لیے تشریف لے گئے۔ مدنی کام سے فارغ ہو کر حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے مجھے فون کرکے فرمایا: آپ کے علاقے کے فُلاں نام کے اسلامی بھائی ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے، میں انہیں زیادہ وقت نہیں دے پایا، کہیں ان کا دل نہ ٹوٹ گیا ہو، انہیں تکلیف نہ پہنچی ہو، ان کی دل آزاری نہ ہوگئی ہو، مجھے اس بات کا بہت دکھ ہے، آپ ان سے ملاقات کرکے میری طرف سے معافی مانگ لیجئے گا، ان کی دل جوئی فرمایئے گا اور ممکن ہو تو انہیں کوئی تحفہ بھی پیش کیجئے گا۔ اور ان کا جو بھی کام یا مشکل و پریشانی ہو، آپ سُن لیجئے گا اگر آپ سے ممکن ہو تو حل فرما دیجئے گا، میرے لائق کوئی کام ہو تو مجھے ارشاد فرمایئے گا۔ میں حیران ہو گیا کہ یہ اسلامی بھائی کوئی تنظیمی ذمہ دار بھی نہ تھے، اس کے باوجود حاجی

مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کا نام بھی جانتے ہیں۔ چند روز بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فون کر کے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے اُن اسلامی بھائی سے معذرت کر لی تھی یا نہیں؟ وہ ناراض تو نہیں تھے۔

رات بھر سو نہ سکے

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق کے کیا کہنے! چنانچہ اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے مدنی اسلامی بھائی سیّد محمد عقیل عطاری کا بیان ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بار کسی محفل میں شرکت فرما کر پیدل ہی گھر تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ کا گزر اورنگی ٹاؤن میں واقع جامع مسجد عمرِ فاروق کے قریب سے ہوا تو دیکھا، یہاں بھی ایک محفل جاری تھی جبکہ رات کا آخری پہر تھا۔ آپ کو دیکھتے ہی ایک شخص آگے بڑھا اور آپ کا راستہ روک کر نعت سنانے کی ضد کرنے لگا۔ عموماً حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نعت کے لیے منع نہیں فرماتے تھے لیکن رات کافی ہو چکی تھی اور فجر تک تازہ دم ہونے کے لیے کچھ نہ کچھ آرام ضروری تھا، اس لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے معذرت فرمالی اور آگے بڑھ گئے۔ اتنے میں ایک اور اسلامی بھائی آپ کے راستے میں کھڑا ہو گیا تا کہ آپ کو روک سکے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے ہاتھ سے ایک طرف کیا اور گھر تشریف لے گئے۔ انھی مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں فجر سے پہلے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جگانے پہنچا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے چینی کے عالم میں باہر

تشریف لائے، میں نے پریشانی کی وجہ دریافت کی تورات کا واقعہ سنایا اور فرمایا جس اسلامی بھائی کو میں نے راستے سے ہٹایا تھا، کہیں اس کی دل آزاری نہ ہو گئی ہو، بس یہی سوچ سوچ کر میں سو نہیں سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا شاید ابھی محفل جاری ہو اور وہ اسلامی بھائی مجھے مل جائیں تاکہ میں ان سے معافی مانگ سکوں یہ فرما کر فوراً اسی جگہ پہنچے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اسلامی بھائی سے ملاقات ہو گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے معافی مانگی اور پھر مسجد تشریف لا کر نمازِ فجر باجماعت ادا فرمائی۔

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یارسولَ اللہ[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا واقعات سے ہمیں نصیحتوں کے بے شمار مدنی پھول ملتے ہیں۔ڈھیروں مصروفیات کے باوجود ایک عام اسلامی بھائی کی دلجوئی کا اہتمام کرنا آپ ہی کا حصہ تھا۔عام طور پر لوگ اپنے ماتحتوں سے اچھا سُلوک نہیں کرتے جس کے نتیجے میں ایذائے مسلِم جیسا گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ ایذائے مسلِم کی مَذَمَّت پر ایک فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ فرمایئے چنانچہ

---

(1) ... وسائلِ بخشش ص ٣٣٢

ایذائے مسلم کی سزا

سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ عبرت نشان ہے:** مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ (یعنی) جس نے (بلاوجہِ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی، اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی، اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دکھ درد کے ساتھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دکھ درد میں کسی کے کام آنا اور دوسروں کی پریشانیوں کو اپنا سمجھنا اور ان کے حل کے لیے مدد کرنا مؤمن کی امتیازی شان ہے، مسلمان باہم ایک جسم کی مانند ہیں کہ ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن محسوس کرتا ہے چنانچہ

پیارے آقا، رحمتوں والے **مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ عالیشان ہے:** باہم مَحبّت ورَحم اور نرمی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضْو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔[2]

---

1 . . . معجم اوسط، من اسمه سعید، ۲/۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷

2 . . . مسلم، کتاب البر والصلة، باب تراحم المؤمنين...الخ، ص ۱۳۹۶، حدیث: ۲۵۸۶

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اس حدیث مبارکہ کی عملی تصویر تھے چنانچہ ایک اسلامی بھائی محمد شفیق عطاری کے بیان کا خلاصہ ہے کہ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی میرے استاد محترم ہیں، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مدرسۃ المدینہ بالغان میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے درست تلفظ و مخارج کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سیکھا ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں دیگر صفاتِ عظیمہ سے مُزَیَّن تھے انہیں میں ایک یہ بھی تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دوسروں کی پریشانیوں اور دکھ درد کو اپنا درد سمجھتے تھے، دل میں کوئی پریشانی ہو اگر ان کو بتادی جاتی تو وہ اپنا دکھ سمجھ کر اتنا پیارا مشورہ عنایت فرمایا کرتے کہ غمزدہ کو تسلّی ہو جاتی جبکہ خود کبھی کسی سے اپنی پریشانی بیان نہ کرتے اور ہر دم دامنِ صبر و شکر تھامے رکھتے۔

زباں پر شِکوہ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے دکھ درد کو اپنا سمجھنا اور مسلمان بھائی کی پریشانی حل کر دینا دنیا و آخرت دونوں میں حصولِ برکات کا ذریعہ ہے چنانچہ

مسلمان کی پریشانی دور کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیّدنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے قید کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری

کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی کو کوئی مَنْصَب مل جاتا ہے تو بسا اوقات اُسے چھوٹے چھوٹے کام کرنے میں ہچکچاہٹ ہوتی ہے بلکہ بعض لوگ تو اسے اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں یاد رہے کہ ہمارے نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محبوبِ خدا اور امامُ الانبیاء ہونے کے باوجود اپنے کام اپنے مبارک ہاتھوں سے کیا کرتے تھے جیسا کہ

حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے کپڑوں کو خود پیوند لگاتے نعلین شریف سی لیتے اور جیسے تم اپنے گھر میں کام کرتے ہو اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم بھی گھر کا کام کرتے تھے۔[2]

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۰

2 ... مصنف عبدالرزاق، باب عمل النبی، ۱۰/ ۲۴۲، حدیث: ۴۸۹۹

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کئی اسلامی بھائیوں نے دیکھا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں کسی قسم کی شرم و عار محسوس نہ کرتے چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: ایک بار میں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی سے ملنے آپ کے مکتب میں حاضر ہوا تو دیکھا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سیڑھی پر بیٹھے اپنے مکتب کے ٹیلی فون کی تار صحیح کر رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان دنوں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران تھے۔

گھر کے کام خود کرتے

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر کے کام اپنے ہاتھ سے فرمایا کرتے تھے۔ بعض اوقات گھر میں پانی نہ آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود ہی گیلن بھر لاتے، جب مدنی کاموں کی مَصروفیات میں کئی گُنا اضافہ ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی نہ کسی اسلامی بھائی سے فرما دیتے کہ میرے گھر پانی پہنچا دینا لیکن یاد رہے! جو پیسے بنتے ہوں، لازمی لینا ہوں گے۔

مجھے پانی بھرنا ہے

باب المدینہ کراچی کی ایک کابینہ کے نگران اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی مدنی کاموں میں شب و روز مَصروف رہا کرتے لیکن اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھریلو کام بھی خود انجام دیا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ اجتماعِ ذکر و نعت میں کافی تاخیر ہو گئی۔

آپ کو گھر چھوڑنے کی ذمہ داری ایک اسلامی بھائی نے لے رکھی تھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے ارشاد فرمایا: ”جلدی چلیے مجھے فجر سے پہلے گھر پہنچ کر پانی بھرنا ہے۔“

امیر غریب کا فرق نہ تھا

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت نمود و نمائش اور حُبِّ جاہ سے چنداں لگاؤ نہ رکھتی تھی۔ حالانکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی کو کوئی بڑی شخصیت دعوت دے تو ہر طرح کی مصروفیات سے وقت نکال لیا جاتا ہے جبکہ اگر کوئی غریب اسلامی بھائی مدعو کرے تو مصروفیات کے پہاڑ نظر آنے لگتے ہیں۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی شخصیت اس معاملے میں بھی انفرادی حیثیت کی مالک تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں دعوت میں شرکت کا معیار نہ تو شخصیت کا بڑا یا چھوٹا ہونا تھا اور نہ ہی محفل کا بڑا چھوٹا ہونا۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں نے اپنی شادی کے سلسلے میں اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا تو حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کو دعوت پیش کر دی۔ میں آپ کی مصروفیات سے واقف تھا اس لیے اِصرار بھی نہ کیا اور یونہی سرِ راہ چلتے ہوئے باتوں باتوں میں دعوت دیتے ہوئے رخصت ہو گیا۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی چونکہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ مصروف تھے، اس لیے میں نے خاص انتظار بھی نہ کیا۔ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مصروفیات سے اس چھوٹی سی محفل کے لیے وقت نکال پائیں گے۔ مقررہ دن میرے گھر محفل جاری تھی۔ دورانِ محفل گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔ جب دروازہ کھولا گیا تو ہماری خوشی کی کوئی حد نہ رہی کہ دروازے پر حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی جلوہ گر تھے۔ اس دن ہم خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ ہماری چھوٹی سی محفل میں اتنی بڑی ہستی تشریف لے آئی۔

کہیں دل نہ ٹوٹ جائے

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی جمیل عطاری نے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اخلاق کے بارے میں یوں بتایا: ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ میرے مدنی مُنّے کی "رسمِ **بسم اللہ**" تھی۔ میں نے حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی سے عرض کی: حضور! میرے مدنی مُنّے کی "رسمِ **بسم اللہ**" ہے اگر آپ پڑھائیں تو یقیناً ہمارے لیے سعادت مندی ہو گی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعوت قبول فرمالی اور فرمایا کہ مجھے یاد دلا دیجئے گا۔

مقررہ دن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دولت خانے پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ گھر کے کسی کام سے باہر جارہے تھے اور گھر میں کچھ مہمان بھی آئے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگے: بھائی! گھر پر مہمان آئے ہیں، اب میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی: حضور! میرے یہاں بھی مہمان آئے ہوئے ہیں اور **بسم اللہ** آپ ہی کو پڑھانی ہے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے ساتھ

چل دیے اور پوچھا کتنا وقت لگ جائے گا؟

میں نے عرض کیا: مشتاق بھائی! بس پانچ دس منٹ لگیں گے، آپ نے بس **بسم اللہ** پڑھانی ہے۔ جب گھر پہنچے تو دیکھا کہ کوئی پھول لینے گیا ہوا تھا تو کوئی مٹھائی، غرضیکہ سبھی مصروف تھے **بسم اللہ** خوانی کا ابھی کچھ انتظام نہ تھا۔ انہی تیاریوں میں تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس دوران کسی قسم کے غُصّے کا اظہار نہیں فرمایا۔ جب تمام انتظامات مکمل ہوگئے اور حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے مدنی مُنّے کو **بسم اللہ** پڑھا کر واپس تشریف لے جانے لگے اتنی تاخیر ہو جانے باوجود اتنا بھی نہ کہا کہ "آپ نے بہت دیر کر دی۔" یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اخلاق کا بہترین نمونہ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کسی کا دل نہ توڑتے تھے۔

میں مبلغ بنوں سنّتوں کا، خوب چرچا کروں سنّتوں کا
یاخدا! درس دوں سنّتوں کا، ہو کرم! بہر خاک مدینہ [1]

حقوق العباد کا خیال

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی حقوقُ العباد کے معاملے میں بہت احتیاط فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ بابُ المدینہ میں بہت بڑی محفلِ نعت ہو رہی تھی

---

1 ... وسائلِ بخشش، ص۱۸۹

اور ملک بھر سے مشہور و معروف نعت خواں حضرات اس میں مدعو تھے۔ حاجی مشتاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کسی اور جگہ اجتماعِ ذکر و نعت میں شریک تھے۔ وہاں سے واپسی پر رات کے تقریباً 2 بجے اس محفل کے پاس سے گزرے تو اہلِ محفل نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی دعوت دی۔ اتنی رات ہونے کے باوجود آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی دلجوئی کرتے ہوئے دعوت قبول کرلی اور مَنْچ (سٹیج) پر تشریف لے آئے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَنْچ پر آنا تھا کہ سارا پنڈال اور مَنْچ پر موجود تمام مہمان آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آمد کی خوشی میں کھڑے ہوگئے اور ساتھ ہی مائیک میں آواز گونجی: ''ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ مشتاق بھائی نعتِ رسولِ مقبول پڑھیں گے۔'' اہلِ محفل کے کافی اِصْرار پر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مائیک پر تشریف لائے اور حقوقُ العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: ''میں ابھی ابھی حاضر ہوا ہوں جب کہ یہاں پر موجود نعت خواں اسلامی بھائی پہلے سے مدْعو ہیں۔ ان سے پہلے میرا نعت پڑھنا ان کا حق ضائع کرنے کے مُترادف ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہوگی۔ لہٰذا پہلے یہ نعت خواں اسلامی بھائی بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گلہائے عقیدت پیش فرمالیں ان کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ میں بھی شرفِ ثناخوانی پاؤں گا۔''

لب پر نعتِ پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پیارے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

مَسْحور کُن آواز

اسی محفل کا واقعہ ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نعت شریف پڑھنا شروع کی تو تقریباً رات کے 3 بج رہے تھے مگر حاضرین حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَسْحُور کُن آواز کے اس قدر دلدادہ تھے کہ مجال ہے کوئی اٹھ کر گیا ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جونہی کلام پڑھنا شروع کیا تو رحمتِ الٰہی بارش کی صورت میں چھما چھم برسنے لگی۔ قربان جایئے حاجی مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کی خوش الحانی اور سامعین کی آپ سے محبت پر کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارش کے باوجود نعت شریف پڑھتے رہے اور سامعین وہیں بارش میں کھڑے نعتِ مصطفٰے سے محظوظ ہوتے رہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقوقُ العباد کا معاملہ واقعی بہت نازک ہے۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی حقوق العباد کے معاملے میں کس قدر محتاط تھے۔ حقوقُ العباد کی اہمیت کے بارے میں سرکارِ دوعالم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُکَرَّم پیشِ نظر رکھنا چاہئے چنانچہ

مفلس کون؟

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہم

میں مُفلِس وہ ہے جس کے پاس نہ دِرہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ تو فرمایا: میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فُلاں کو گالی دی ہو گی، فُلاں پر تہمت لگائی ہو گی، فُلاں کا مال کھایا ہو گا، فُلاں کا خون بہایا ہو گا اور فُلاں کو مارا ہو گا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حصّہ دے دیا جائے گا۔ اگر اس کے ذمّے آنے والے حُقُوق کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے جہنَّم میں پھینک دیا جائے گا۔[1]

کلامِ مشتاق کی برکتیں

پُرانا سِول ہسپتال کالونی (خانیوال، پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی گناہوں بھری زندگی سے چھٹکارے کے احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ فلموں ڈراموں کا شیدائی اور گانے باجوں کا رَسیا (شوقین) تھا۔ دنیا کی رنگینیوں میں ایسا گم تھا کہ نہ نیکیاں کرنے کی فکر تھی اور نہ ہی سُنّتوں پر عمل کرنے کا شوق۔ گناہوں سے چھٹکارے کا سبب کچھ یوں بنا کہ غالباً 1998ء میں رمضان المبارک کے مقدس مہینے کی بابرکت گھڑیاں تھیں، میری ملاقات اپنے محلے کی مسجد کے امام صاحب سے ہوئی انہوں نے محبت بھرے انداز میں انفرادی

1 . . . مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ١٣٩٤، حدیث: ٢٥٨١

کوشش کرتے ہوئے رمضان المبارک کے آخری عشرے میں سُنّت اعتکاف کی ترغیب دی۔ ان کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے زندگی میں پہلی بار اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دورانِ اعتکاف جہاں علمِ دین کا خزانہ سمیٹنے کا موقع ملا وہیں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کا پڑھا ہوا "قصیدہ بردہ شریف" اور نعتیہ کلام "آ گئے مصطفٰے مرحبا مرحبا" سننے کی سعادت ملی۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی آواز سنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی، میرے دل کی دُنیا زیر و زبر ہو گئی میں نے ہاتھوں ہاتھ فلموں، ڈراموں اور گانوں باجوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے بابرکت مدنی ماحول کو اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ اب تو یہی کوشش رہتی ہے کہ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کا پڑھا ہوا جو کلام بھی مکتبۃ المدینہ سے میسر ہوتا ہے فوراً خرید لیتا ہوں اور سن کر تسکینِ قلب پاتا ہوں۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذیلی مشاورت نگران اور مجلسِ رابطہ کے ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مصروفِ عمل ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرمائے اور اسی ماحول میں ایمان و عافیت کے ساتھ خاتمہ فرمائے۔

تم جانتے ہو کیا ہے یہ دعوتِ اسلامی
فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے [1]

---

1 ... وسائلِ بخشش، ص ۴۹۳

کیسٹ کی مدنی بہار

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی فرماتے ہیں: ہمارے حلقے میں محمد ادریس نامی ایک نوجوان اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے۔ میں نے انہیں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی نعت کی کیسٹ بنام "مدینے دیاں پاک گلیاں" پیش کی۔ جسے سن کر وہ ایسے متأثر ہوئے کہ باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے لگے اور پھر رفتہ رفتہ مکمل طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے، چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا لیا اور اب اَلْحَمْدُ للہ عَزَّوَجَلَّ رُکنِ کابینہ کی حیثیت سے دینِ متین کی خدمت کر رہے ہیں۔

نعت سُنتا رہوں نعت کہتا رہوں　　آنکھ پُرنم رہے، دل مچلتا رہے
نجم نامِ محمد زباں پر رہے　　ذِکر ہوتا رہے، سانس چلتا رہے

تقویٰ و پرہیز گاری

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے تقویٰ و پرہیز گاری کا ذکر کرتے ہوئے اورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی محمد اخلاق عطاری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے درِ دولت پر حاضری کی سعادت ملی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مکان میں تین کمرے تھے۔ جب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر حاضر ہوا تو صرف ایک کمرہ جس میں اہلِ خانہ موجود تھے، وہاں

لائٹ جل رہی تھی۔ باقی سب کمروں کی لائٹیں بند تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ایک کمرے میں بٹھایا، بلب روشن کیا تو میں نے عرض کی: حضور! گھر کی لائٹیں بند رکھنے میں کیا حکمت ہے؟ تو فرمایا: بغیر ضرورت بلب جلانا بھی اِسراف ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس قدر احتیاط دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بجلی کے استعمال میں بہت بے احتیاطی برتی جاتی ہے۔ بجلی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے چنانچہ امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "بجلی استعمال کرنے کے مدنی پھول" کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت کردہ بے شمار نعمتوں میں سے بجلی بھی ایک نعمت ہے کیونکہ اس کے ذریعے ہمیں بہت سے دینی و دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں لہٰذا اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ حُجّۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بروزِ قیامت تم سے سوالات ہوں: (۱) تم نے یہ چیز کس طرح حاصل کی؟ (۲) اسے کہاں خرچ کیا؟ (۳) کس نیت سے خرچ کیا؟[1]

بجلی کے صحیح استعمال اور اِسراف سے بچنے کی احتیاطی تدابیر کے بارے میں تفصیلی طور پر جاننے کے لیے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ بنام "بجلی

---

1 ... منهاج العابدين، الفصل الخامس في البطن وحفظه، ص ۹۱

استعمال کرنے کے مدنی پھول" کا مطالعہ کیجئے۔

ایمان پر گواہ بنالیا

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے اپنے گھر میں چند بکریاں بھی پال رکھی تھیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں چرانے گھر کے قریب واقع پہاڑی پر تشریف لے جاتے۔ بعض اوقات کچھ اسلامی بھائی بھی ساتھ ہوتے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں فرماتے: زور سے کلمہ طیبہ اور درودو سلام کی صدائیں لگاؤ، اور ساتھ ہی خود بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھنا شروع کر دیتے، اور اس کے بعد نعتِ رسول مقبول بھی پڑھتے اور فرماتے: ہم نے جو کچھ پڑھا ہے ارد گرد کی چیزیں پتھر، درخت کل بروز قیامت ہمارے ان کلموں کی گواہی دیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی سیرت و مَعمولات کے بارے میں جان کر بے ساختہ زبان سے جاری ہوتا ہے کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو یادگارِ اسلاف تھے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ عمل بھی حدیثِ مبارکہ کی روشنی اور اسلاف کی سیرت کا نمونہ تھا چنانچہ

اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے: "شام کو ایک پہاڑ دوسرے سے پوچھتا ہے: کیا تیرے پاس آج کوئی ایسا گزرا، جس نے ذکرِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) کیا؟ وہ کہتا ہے: نہ۔ یہ کہتا ہے: میرے پاس

تو ایسا شخص گزرا جس نے ذکر الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) کیا۔ وہ سمجھتا ہے کہ آج مجھ پر (اسے) فضیلت ہے۔"[1]

ایمان کا گواہ بنانے کا انعام

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک پہاڑی سفر کے موقع پر ارشاد فرمایا: " اِن پہاڑوں کو کلمہ شہادت پڑھ کر گواہ کیوں نہیں کر لیتے!" (پھر فرمایا) ایک صاحب کا معمول تھا جب مسجد تشریف لاتے تو سات ڈھیلوں کو جو باہر مسجد کے طاق میں رکھے تھے، اپنے کلمہ شہادت کا گواہ کر لیا کرتے اِسی طرح جب واپس ہوتے تو گواہ بنا لیتے۔ بعدِ انتقال ملائکہ ان کو جہنم کی طرف لے چلے، اُن ساتوں ڈھیلوں نے سات پہاڑ بن کر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے اور کہا: "ہم اس کے کلمہ شہادت کے گواہ ہیں"۔ انہوں نے نجات پائی۔ تو جب ڈھیلے پہاڑ بن کر حائل ہو گئے تو یہ تو پہاڑ ہیں۔[2]

میں ہوں بندہ، وہ مولیٰ　　کون ہے اپنا اِس کے سوا
میں ہوں اس کا، وہ ہے میرا　　جس نے بنایا اور پالا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه[3]

---

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۴
2 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۳
3 ... سامانِ بخشش، ص ۲۷

اِصلاحِ اعمال پر توجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اپنے معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ اگر کسی کا حلقۂ احباب وسیع ہو جائے یا جس کے پاس لوگوں کا ہجوم لگا رہے تو اُسے غیبتوں، چغلیوں، عیب جوئیوں اور بہتان طرازیوں کی بلاؤں میں مبتلا ہونے سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کا حلقہ و محفل ایسے اعمال رَذِیلہ سے پاک ہوتی تھی چنانچہ اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادت کریمہ تھی کہ اکثر اسلامی بھائیوں کو جھوٹ، غیبت، چغلی، ماں باپ کی نافرمانی، وعدہ خلافی اور بد نگاہی سے دور رہنے کی تلقین فرماتے رہتے اور ہمیشہ ماں باپ کی فرمانبرداری و ادب کرنے، تلاوتِ قرآن و پنجگانہ نماز کی پابندی کرنے اور درودِ پاک کی کثرت کرنے کا حکم فرماتے۔ بعض اوقات تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے گھروں میں بھی تشریف لے آتے اور والد صاحب سے بڑی محبت و اُلفت سے ملاقات فرماتے اور گھر میں ہمارے اخلاق و کردار کے بارے میں پوچھتے۔

نگاہوں کی حفاظت

آج ہمارے معاشرے میں بے حیائی اس قدر عام ہے کہ نگاہوں کی حفاظت کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے، حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس معاملے میں بہت محتاط تھے۔ چنانچہ اورنگی ٹاؤن کے ایک سیّد صاحب کا بیان ہے: ایک دن میں

کسی کام کی وجہ سے اپنی گلی کے کونے پر کھڑا تھا۔ اتنے میں میں نے دیکھا حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی گلی میں داخل ہوئے۔ اچانک ان کے سامنے کی جانب سے کچھ بے پردہ خواتین نمودار ہوئیں۔ میں حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پہلے ہی متاثر تھا، میرے دل میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقام و مرتبہ اور بڑھ گیا، جب میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً اپنا ہینڈ بیگ اوپر اُٹھایا اور اپنے گال سے لگا کر عورتوں سے اوٹ کرلی تاکہ کہیں ان پر نظر نہ پڑ جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نظر کی حفاظت کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! چنانچہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے: جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بے خیالی میں نظر پڑ جائے) پھر اپنی آنکھ نیچی کرلے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا جس کی وہ لَذَّت پائے گا۔[1]

یاد رکھئے! بدنگاہی انتہائی رذیل عادت اور جنّت سے دوری کا سبب ہے، بدنگاہی کرنے والوں کے بارے میں سخت سزاؤں کا ذکر آیا ہے چنانچہ

آگ کی سَلائی

حضرتِ علامہ اَبُو الْفَرَج عبدُ الرّحمٰن بن جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نَقْل کرتے

---

1 ... مسند احمد، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/۲۹۹، حدیث: ۲۲۳۴۱

ہیں: ”عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی، اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت آگ کی سَلائی پھیری جائیگی۔“[1]

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی نَقْل کرتے ہیں: ”جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کریگا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔“[2]

تواضع، سادگی اور اخلاص کے پیکر

محبّ و محسنِ دعوتِ اسلامی خطیبِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کے لختِ جگر حضرت مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے بیان کا خلاصہ ہے: حاجی مشتاق قادری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے سے پہلے بھی ملا کرتے تھے جب وہ نگران بنائے گئے تو ایک ذمّہ دار کی حیثیت سے بھی رابطہ تھا۔ اللہ تعالٰی نے خوش الحانی سے نوازا تھا بڑے اچھے انداز میں اور ادب سے نعت شریف پڑھا کرتے تھے، تواضع، سادگی اور

---

1 . . . بحر الدموع، الفصل السابع والعشرون، موبقات الزنا ... الخ، ص ١٧١

2 . . . مکاشفة القلوب، الباب الاول فی بیان الخوف، ص ١٠

اخلاص یہ تین باتیں اگر کہا جائے تو ان کی زندگی کو واضح کرتی ہیں۔ وفاداری، خدمت گزاری اور سادگی آپ کی زینت تھی۔ بڑی اچھی یادیں چھوڑ کر گئے، ان کی خوش الحانی میں پڑھی ہوئی نعتیں آج بھی کبھی سنتے ہیں تو لطف آتا ہے۔ تنظیم (دعوتِ اسلامی) کے حوالے سے بھی محنت کرتے رہتے۔ ماشآء اللہ ان کی نماز جنازہ جس محبت سے لوگوں نے پڑھی تھی، وہ منظر بھی دیکھنے والوں کو یاد رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، ان کی اولاد میں ان کے بچوں کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی اور نیک آدمی کبھی تنہا نہیں ہوتا۔ اللہ کرے نیکیوں کا سلسلہ چلتا رہے۔

ہر دل عزیز بننے کا نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد اخلاقی سے مخالفین میں اضافہ اور دشمنوں کو تقویت ملتی ہے جبکہ عمدہ اخلاق نفرت کی آگ کو بجھا کر الفت کے پھول اگانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے۔ کثیر اسلامی بھائی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تواضع، انکساری اور میٹھی گفتار کا تذکرہ کرتے نظر آتے ہیں۔ اگر آپ بھی ہر دل عزیز بننا چاہتے ہیں تو حُسنِ اخلاق اپنا لیجیے، اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی سوچ کا خاتمہ کیجیے، ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کیجیے، کچھ ہی عرصے میں مخالفت کی تپش دم توڑ دے گی اور حُسنِ اخلاق کی خوشبو بدترین دشمن کو گہرا دوست بنا دے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں، حُسنِ اَخلاق اور ملنساری کی وجہ سے انتقال کے بعد اچھے لفظوں سے یاد کیا جانا سعادت مَندی کی علامت ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ایسے خوش نصیبوں کے لئے جنت کی بشارت ہے چنانچہ

تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی، نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی اور دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی مذّمت کی، نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا، ایک جنازہ گزرا اس کی اچھائی بیان کی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی اور ایک دوسرا جنازہ گزرا اس کی برائی کی گئی تو آپ نے پھر فرمایا واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس جنازے کی تم نے تعریف کی، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس جنازے کی تم نے مذّمت کی، اس کے لیے جہنم واجب ہو گیا! تم زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہو تم زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہو“۔[1]

---

1 . . . مسلم، کتاب الجنائز، باب فیمن یثنی علیہ...الخ، ص ۴۷۳، حدیث: ۹۴۹

خودداری

بلبلِ مدینہ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے بھانجوں کے والد گرامی محمد سلیم چشتی عطاری کے بیان کا خلاصہ ہے: میں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو بچپن ہی سے جانتا ہوں۔ میں نے ان کا بچپن، لڑکپن، جوانی اور آخری لمحات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مدنی ماحول میں آنے کے بعد امیرِ اہلسنّت کی نظر فیضِ اثر اور دعوتِ اسلامی کی برکتوں سے جو مقام پایا، وہ سب پر عیاں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی خوددار اور صاحبِ عزّت انسان تھے۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مالی پریشانی دامن گیر تھی مگر آپ کی خودداری یہ گوارا نہیں کرتی تھی کہ کسی کے آگے دستِ سوال دراز کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے خود بتایا کہ میں نے صبر کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا کہ شام تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غیب سے ایسے اسباب پیدا فرمادیئے کہ میرا مسئلہ حل ہو گیا۔

متأثر کُن خودداری

مُبلغِ دعوتِ اسلامی ابورجب محمد آصف عطاری مدنی (رکنِ مجلس المدینۃ العلمیۃ) نے مرحوم نگرانِ شُوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے وابستہ ایک حسین یاد کا ذکر یوں کیا: یہ 1998ء کی بات ہے میں جامعۃ المدینہ (گودھرا کالونی) کا طالب علم تھا۔ ایک دن جامعۃ المدینہ کے قریب ہی گیارھویں شریف کے سلسلے میں اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام تھا، جس میں حاجی مشتاق عطاری

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے بھی بطورِ نعت خواں شرکت فرمائی۔عاشقانِ رسول آپ کی میٹھی میٹھی آواز میں نعتیں سن کر جھوم اٹھے، محفل کے اختتام پر جب ہم جامعۃ المدینہ کے مرکزی دروازے پر پہنچے تو میں نے کیا دیکھا کہ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه واپس جانے کے لیے اپنی فِفٹی موٹر سائیکل اسٹارٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن باوجود کوشش کے بائیک اسٹارٹ نہیں ہو رہی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود حارس اسلامی بھائی نے اپنی بائیک پیش کرنا چاہی لیکن آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی مبارک زبان سے صبر و شکر سے لبریز یہ کلمات ہی ادا ہوتے رہے: ''اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اسٹارٹ ہو جائے گی۔'' بالآخر آپ کے ساتھ موجود ایک اسلامی بھائی نے دھکا لگایا تو گاڑی اسٹارٹ ہو گئی۔ یہ منظر دیکھ کر میں آپ کی خودداری سے بہت متأثر ہوا اور دل میں یہ حسین خیال گھر کر گیا کہ حاجی مشتاق عطاری اتنے بڑے نعت خواں ہیں کہ ہر ایک انہیں اپنی گاڑی میں بٹھانے پر فخر محسوس کرے گا لیکن اس کے باوجود آپ اپنی ذاتی سواری پر آتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی خرابی ہونے کے باوجود بھی سواری کا سُوال نہیں کرتے۔

سوال سے بچنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ بچاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے عزتِ نفس سُوال کرنے سے روک دے اسے ''خوددار'' کہتے ہیں۔ جو سوال سے بچنا چاہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بچالیتا ہے جیسا کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو سوال سے بچنا

چاہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بچائے گا اور جو غنا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے غنی کر دے گا اور جو صَبْر چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صَبْر دے گا اور کسی کو صَبْر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہ ملی۔[1] لیکن جو لوگوں کے سامنے بِلا وجہِ شرعی دستِ سوال دراز کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنی مصیبت کا اظہار کرتے ہیں ان کے لیے اس روایت میں سخت وعید ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے: آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہو گا۔"[2]

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی پیشہ ور بھکاری اور بِلا ضرورت لوگوں سے مانگنے کا عادی قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے میں صرف ہڈی اور کھال ہو گی گوشت کا نام نہ ہو گا۔ جس سے محشر والے پہچان لیں گے کہ یہ بھکاری تھا، یا یہ مطلب ہے کہ اس کے چہرے پر ذِلَّت وخواری کے آثار ہوں گے، جیسے دنیا میں بھی بھکاری کا منہ چھپا نہیں رہتا، لوگ دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ سائل ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسئلہ، ١/٤٩٦، حدیث: ١٤٦٩

2 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب من سئل الناس تکثرا، ١/٤٩٧، حدیث: ١٤٧٤

3 ... مراٰۃ المناجیح، ٣/٥٦

ایک رحمدل اور دور اندیش نگران

مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی ذیلی سطح سے لے کر مجلسِ شوریٰ تک کے نگران رہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بلند حوصلے اور عزمِ جواں سے اپنی ذمہ داری کو پورا کیا۔ جذبات کی رَو میں بہنا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فطرت میں ہی نہ تھا۔ بعض مسائل میں اسلامی بھائی ذہنی طور پر تناؤ کا شکار ہو جاتے تو حاجی مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی نرمی اور چند حوصلہ افزا جملے نہ صرف مایوسی کا شکار ہونے سے بچالیتے بلکہ انہیں قرار نصیب ہو جاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی ذمہ داران کا مشورہ لیتے اور مستقبل کے اَہداف طے فرماتے تو جھڑکنے اور حکم لگانے والا انداز نہ ہوتا بلکہ کبھی کوئی کام نہ ہو پاتا تو بڑی ہی نرمی سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرماتے: ''کوئی بات نہیں۔۔۔ہو جائے گا'' جب کوئی بڑا ہدف طے کرنے جاتے اور لگتا کہ مشکل ہے تو مسکرا کر فرماتے ''میرے بھائی! کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے موقع دیا ہے ثوابِ جاریہ بن جائے گا، ہمّت کرو۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذمہ داری کا نازک ترین پہلو یہ ہے کہ بندہ جس پر بھی نگران بنایا جاتا ہے، بروزِ قیامت اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال ہو گا۔ چنانچہ اگر کماحقُّہٗ ذمہ داری پوری کرنے کی سعی کی ہو گی تو کامیابی ہے ورنہ عذابِ نار کی حقداری مقدر ہو سکتی ہے۔ ذمہ داری کسی بھی نوعیت کی ہو، اسے نبھانے کے لئے احساسِ ذمہ داری کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ آیئے اپنے دلوں میں

احساسِ ذمہ داری اجاگر کرنے کے لیے تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجیے:

﴿۱﴾... تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[1]

﴿۲﴾... جو نگران اپنے ماتحتوں سے خِیانت کرے، وہ جہنَّم میں جائے گا۔[2]

﴿۳﴾... جس شخص کو اللہ تَعَالٰی نے کسی رعایا کا نگران بنایا پھر اُس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا تو وہ جنَّت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ گزشتہ سطور کو پڑھنے کے بعد دعوتِ اسلامی کے کسی ذمہ دار اسلامی بھائی کو یہ احساس دامن گیر ہو جائے کہ ''ہم تو اپنی ذمہ داری کماحقّہٗ ادا نہیں کر سکتے لہٰذا! عافیت اسی میں ہے کہ کوئی ذمہ داری لی ہی نہ جائے۔'' ایسے اسلامی بھائی شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی یہ مبارک تحریر ملاحظہ فرمالیں چنانچہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''احساسِ ذمہ داری'' میں ہے: نگران سے مراد صرف کسی ملک یا شہر یا مذہبی وسماجی وسیاسی تنظیم

---

1 ... بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری ۔۔۔ الخ، ۱/۳۰۹، حدیث: ۸۹۳

2 ... مسند احمد، مسند البصریین، حدیث معقل بن یسار، ۷/۲۸۴، حدیث: ۲۰۳۱۱

3 ... بخاری، کتاب الاحکام، باب من استرعی رعیۃ، ۴/۴۵۶، حدیث: ۷۱۵۰

کا ذمہ دار ہی نہیں بلکہ عموماً ہر شخص کسی نہ کسی کا ذمہ دار ہوتا ہے مثلاً مُراقِب (یعنی سپر وائزر) اپنے ماتحت مزدوروں کا، افسر اپنے کلرکوں کا، امیر قافلہ اپنے قافلوں کا اور ذیلی نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کا وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے معاملات ہیں کہ ان نگرانیوں سے فراغت مشکل ہے۔ بالفرض اگر کوئی تنظیمی ذمہ داری سے مُستَعفی ہو بھی جائے تب بھی اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بال بچوں کا نگران ہے۔ اب وہ اگر چاہے کہ ان کی نگرانی سے گلو خلاصی ہو تو نہیں ہو سکتی کہ یہ تو اسے شادی سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ بہر حال ہر نگران سخت امتحان سے دوچار ہے مگر ہاں جو انصاف کرے اس کے وارے نیارے ہیں چنانچہ ارشادِ رحمت بنیاد ہے: انصاف کرنے والے نور کے مِنبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن جن کے نگران بنتے ہیں ان کے بارے میں عَدل سے کام لیتے ہیں۔ (1)

انفرادی کوشش کے دلدادہ

بلبلِ مدینہ مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نیکی کی دعوت اور اصلاحِ امت کے جذبے سے معمور تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب بھی کسی اجتماعِ ذکر و نعت میں تشریف لے جاتے تو اس کے اختتام پر انفرادی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی انفرادی کوشش کا نتیجہ تھا کہ

---

(1) . . . نسائی، کتاب آداب القضاۃ، فضل الحاکم العادل فی حکمہ، ص ۸۵۱، حدیث: ۵۳۸۹

لوگوں کی بہت بڑی تعداد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی عقیدت مند تھی۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ اِدھر اجتماع ختم ہوتا اور اُدھر اسلامی بھائیوں کی ایک بڑی تعداد آپ کو گھیر لیتی اور ملاقات کے مُتَمَنّی ہوتے۔ آپ کسی کو جانتے یا نہ جانتے کوئی بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے ملتے وقت بیگانگی محسوس نہ کرتا تھا۔

حاجی مشتاق عطاری کی انفرادی کوشش نے عالِم بنادیا

دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیۃ کے اسلامی بھائی سیّد محمد عقیل عطاری مدنی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میں تقریباً 1992ء سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوں۔ درسِ نظامی کرنے سے قبل میں مدینہ مسجد (اورنگی ٹاؤن) میں مُؤَذِّن تھا۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے حصولِ علمِ دین کی ترغیب دلائی اور درسِ نظامی (۸ سالہ عالم کورس کرنے) کا ذہن بنایا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے اخلاص کی چاشنی اور انفرادی کوشش کی بدولت میں نے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اب درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد ایک ''مدنی'' کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے شعبے ''المدینۃ العلمیۃ'' میں خدمات انجام دے رہا ہوں۔

طالبِ علم کی راہِ علم میں مدد

حضرت سیّدنا ابو محمد مُوَفَّقُ الدِّین عَبْدُ الله بن قُدَامہ حنبلی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی بارگاہ میں حضرت سیّدنا غوثُ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے

بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی عمر کا آخری حصہ پایا اور آپ کے مدرسے میں مقیم رہے، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اپنے شہزادے حضرت سیدنا یحییٰ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو ہماری جانب بھیجتے وہ ہمارے لیے چراغ جلاتے اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا علمِ دین کے طلباء کی خیر خواہی غوثُ الاعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کی سنّت اور دنیا و آخرت میں سعادت پانے کا بہترین ذریعہ ہے، سیرتِ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے اس پہلو کی چمک ہمیں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی سیرت میں بھی نظر آتی ہے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بھی طلباء کی خیر خواہی فرماتے، کبھی انہیں کُتُب خرید کر دیتے، تو کبھی راہِ علمِ دین میں آنے والی آزمائشوں پر صبر کی نصیحت فرماتے اور جب کسی طالبِ علم کے بارے میں معلوم ہوتا کہ اس نے جامعہ چھوڑ دیا ہے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اس سے خود رابطہ فرما کر اس کا ذہن بناتے چنانچہ

ایک مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے: دورانِ تعلیم مجھے کبھی بھی کوئی پریشانی دامن گیر ہوئی تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے نہ صرف ہر طرح میری راہنمائی فرمائی بلکہ مالی تعاون بھی فرماتے رہے۔ ایک مرتبہ مجھے درسِ نظامی کے نصاب میں داخل

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، الشیخ عبد القادر بن ابی صالح، ۱۵/ ۱۸۳

کتاب ”تفسیرِ جلالین شریف“ کی ضرورت تھی مگر میرے پاس خریدنے کے لیے رقم نہ تھی۔ میں جامع مسجد کنزالایمان میں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑی شفقتوں اور عزت سے نوازا اور مجھے پاس بٹھایا اور میرے بتانے پر مجھے کتاب خریدنے کے لیے 500 روپے عطا فرماتے ہوئے محنت سے علمِ دین حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ ایسا ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ہوا کہ مجھے مالی ضرورت پیش آتی تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری مدد فرماتے۔ ایک بار مجھے لغت کی کتاب کی ضرورت تھی۔ میں حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ذاتی کتاب مجھے عطا فرمادی۔ میں آج جو کچھ ہوں یہ صرف حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی شفقتوں کا نتیجہ ہے۔

حاجی مشتاق کی انفرادی کوشش

نواب پور روڈ ڈھاکہ (بنگلہ دیش) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہونے کے احوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں بارہ سال سے شراب نوشی کی بُری عادت میں گرفتار ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر کئی گناہِ کبیرہ کا مرتکب تھا، بالخصوص والدہ کا سخت نافرمان تھا۔ سیر و تفریح کی غرض سے مختلف ممالک میں جاتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ پاکستان آیا تو خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہو گئی۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی ابو عبید محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی سے میری ملاقات کروائی۔ حاجی ابو عبید محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے سلام و مصافحہ کے بعد اس قدر محبتوں اور شفقتوں سے نوازا کہ ان کے میٹھے لب و لہجے نے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا۔ دورانِ گفتگو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دل موہ لینے والے انداز میں مرکز الاولیاء (لاہور) مینارِ پاکستان میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ ان کی پُر خلوص دعوت کو میں ٹھکرا نہ سکا اور سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ہامی بھر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب میں اجتماع میں شریک ہوا تو اجتماع میں ہونے والے سنّتوں بھرے اصلاحی بیانات بالخصوص آخر میں مانگی جانے والی رقت انگیز دعا نے تو میرے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں شرکت کی برکت سے میں نے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لی اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر عطاری بھی بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ولیٔ کامل سے مرید ہونے کی بَرَکت سے مجھے گناہوں سے نفرت ہو گئی اور نیکیوں کی طرف دل مائل رہنے لگا۔ گھر واپس آکر والدہ سے بھی معافی مانگی اور اس کے بعد ان کی اطاعت و خدمت کو اپنا وتیرہ (عادت) بنالیا۔ اپنی زندگی کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوششیں کرنے لگا۔

چنانچہ کچھ ہی عرصے میں مکمل طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ترقی و عروج کے لئے کوشاں رہنے لگا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بنگلہ دیش میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے میں نے اور میری کمپنی نے دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کو بنگلہ دیش میں لانے کے لیے خوب کوششیں کی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید دینِ متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انفرادی کوشش معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنے کا زبردست ذریعہ ہے لیکن افسوس! ہمیں انفرادی کوشش کرنا ہی نہیں آتی بلکہ اگر ہم کسی کو سمجھانے کی کوشش بھی کرتے ہیں تو ہمارا انداز نہایت خراب، لب ولہجہ بے حد تلخ اور چہرے کے تاثرات غضبناک ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمارا سمجھانا مفید ثابت نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات تو اس کا ردِّ عمل بھی ہاتھوں ہاتھ سامنے آجاتا ہے یوں ہماری نصیحت سامنے والے کے لیے اَذِیَّت بن جاتی ہے۔ اگر آپ انفرادی کوشش کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کو عملی طور پر سیکھنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، 12 روزہ مدنی کورس، مدنی تربیتی کورس اور مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس میں داخلہ لیجیے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیک بننے کا جذبہ بھی ملے گا اور انفرادی کوشش بھی کرنا آجائے گی۔

اجتماع گاہ میں بھی انفرادی کوشش

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی مدنی ماحول سے محبت اور نیکی کی

دعوت کا جذبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں لے جاتا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف تنہا بلکہ ڈھیروں ڈھیر اسلامی بھائیوں کو دعوت دے کر ساتھ لے جاتے اور پھر یہی نہیں کہ اجتماع گاہ میں پہنچا دیا بس! نہیں بلکہ آخر تک اسلامی بھائیوں کی اصلاح و خیر خواہی میں مصروف رہتے اور بِلاوجہ اِدھر اُدھر گھومنے والوں، باتیں کرنے والوں، بیان پر توجہ نہ دینے والوں کی شفقت و محبت سے اصلاح فرماتے چنانچہ اورنگی ٹاؤن کے اسلامی بھائی کا بیان ہے: اجتماع میں اگر کوئی اسلامی بھائی باتوں میں لگ جاتا تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لاتے اور نہایت پیار و محبت اور شفقت سے سمجھاتے اور فرماتے: **عالی جاہ! امیرِ اہلسنّت کا بیان ہو رہا ہے اور آپ باتیں کر رہے ہیں، برائے کرم توجہ سے بیان سنئے۔** آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شفقت و لجاجت بھرے انداز کو کوئی رد نہ کر پاتا اور بہت سارے لوگ متأثر ہوتے اور بیان سننے لگ جاتے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلامی بھائیوں کی اصلاح کے کس قدر خواہاں تھے، اس بارے میں اورنگی ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی اپنے جذبات کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی محبت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، جو بھی کام ہوتا دعوتِ اسلامی کے تحت ہوتا، یہی وجہ ہے کہ ہم آج بھی ان کی یاد دل سے لگائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں وہ کچھ سکھا دیا، جو ہمارے والدین نے بھی نہ سکھایا بلکہ جو کچھ سیکھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حاجی مشتاق

عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دعوتِ اسلامی سے سیکھا۔"

میں مدنی قافلے میں سفر نہیں کرتا تھا

انہی اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ملنسار اور ہنس مکھ تھے۔ بات کرنے کا انداز اور انفرادی کوشش کا طریقہ دل موہ لینے والا تھا، میں مدنی قافلے میں سفر نہیں کرتا تھا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پے درپے انفرادی کوشش نے مجھے مدنی قافلے کا مسافر بنا دیا چنانچہ ہمارا مدنی قافلہ آٹھ دن کے لیے پنجاب کے شہر لَیَّہ پہنچا، وہاں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بڑی محبت سے "پہلوانِ لَیَّہ" کہہ کر پکارا، بس 1988ء سے آج تک میرے دوست احباب مجھے اسی نام سے یاد کرتے ہیں، مجھے اس سے بہت خوشی ہوتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کسی کا نام بگاڑنے کی شریعت میں اجازت نہیں البتہ کسی اچھی صفت پر کوئی نام رکھ دینا کہ جو اسے برا نہ لگے اس میں حرج نہیں بلکہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی کو خوش طبعی اور مزاح میں کسی نام سے پکارتے تو وہ اسی نامِ مبارک کو اپنی پہچان بنا لیتے چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "کراماتِ صحابہ" کے صفحہ 211 پر ہے:

حضرت سیّدنا سفینہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیّدنا سفینہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

آزاد کردہ غلام ہیں اور بعض کا قول ہے کہ یہ حضرت اُمّ المؤمنین اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے غلام تھے انہوں نے اس شرط پر ان کو آزاد کیا تھا کہ عمر بھر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتے رہیں گے۔ ''سفینہ'' ان کا لقب ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے کسی نے ''رباح'' کسی نے ''مہران'' کسی نے ''رومان'' نام بتایا ہے۔ ''سفینہ'' عربی میں کشتی کو کہتے ہیں۔ ان کا لقب ''سفینہ'' ہونے کا سبب یہ ہے کہ دورانِ سفر ایک شخص تھک گیا تو اس نے اپنا سامان ان کے کندھوں پر ڈال دیا اور یہ پہلے ہی بہت زیادہ سامان اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوش طبعی اور مزاح کے طور پر یہ فرمایا کہ اَنْتَ سَفِیْنَۃٌ (تم تو کشتی ہو) اس دن سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ لقب اتنا مشہور ہو گیا کہ لوگ آپ کا اصلی نام ہی بھول گئے، لوگ ان کا اصلی نام پوچھتے تو یہ فرماتے تھے کہ میں نہیں بتاؤں گا۔ میرا نام رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ''سفینہ'' رکھ دیا ہے اب میں اس نام کو کبھی ہرگز ہرگز نہیں بدلوں گا۔[1]

''باعمل مبلغ'' کی بات پوری ہوئی

بابُ المدینہ (کراچی) کورنگی کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملنے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا،

1 ... اسد الغابہ، سفینہ، ۲/۴۸۱ ملخصاً

گانے باجے سننا، ڈانس پارٹیوں میں ڈانس کرنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ ہمارے علاقے کے ایک اسلامی بھائی نے مجھے ترغیب دلائی کہ میں عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں قراٰن پاک پڑھنے آیا کروں۔ اُن کا محبت بھرا انداز دیکھ کر مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں نے ہاں کر لی۔ جب میں عشاء کی نماز پڑھنے مسجد گیا اور نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کیا تو وہاں کا ماحول بہت اچھا لگا اور میں باقاعدگی سے مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنے لگا۔ وہاں قراٰن پڑھایا جاتا، وضو و غسل اور نماز کے مسائل سکھائے جاتے اور اخلاقی تربیت بہت ہی پیارے انداز میں کی جاتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ میں تعلیم کی برکت سے میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کا پابند ہو گیا اور نیک اعمال میں رغبت ہونے لگی۔ ایک مرتبہ جب "دعوتِ اسلامی" کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی ہمارے علاقے میں تشریف لائے تو مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: آپ فیضانِ سنّت کا دَرْس کیوں نہیں دیتے؟ میں نے عرض کی: "حضور! میری داڑھی نہیں۔" ارشاد فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ درس کی برکت سے داڑھی والے بن جاؤ گے۔ "باعمل مبلغ" کی کہی ہوئی بات پوری ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اپنے چہرے پر سنّت کے مطابق داڑھی سجا لی۔ یہ بیان دیتے وقت میں ایک علاقائی ذمہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کے پیغام کو عام کر رہا ہوں۔

حکمت بھرا فرمان

امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مرحوم حاجی مشتاق عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرمایا کرتے تھے: ہمیں دعوتِ اسلامی میں شخصیّت کو نہیں ''سِسٹم'' (یعنی نظام) کو مضبوط کرنا ہے۔[1]

حکمتِ عملی کا عظیم نمونہ

اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ، کراچی) کے رہائش پذیر محمد اخلاق عطاری کے بیان کا خلاصہ ہے: میرے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کا ایک سبب حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی شفقتیں ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیشہ میرے ساتھ اپنے سگے بھائیوں جیسا سلوک کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حکمت بھری سوچ کے تو کیا ہی کہنے! میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حکمتِ عملی کی جیتی جاگتی تصویر ہوں۔ ہوا کچھ یوں کہ ابھی میں مدنی ماحول سے وابستہ ہوا ہی تھا تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُرسوز و مسحور کُن آواز میں نعتِ رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سننے کا اتفاق ہوا۔ دل میں تمنا جاگی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نعت شریف پڑھنا سیکھ لوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان دنوں جامع مسجد عمر فاروق (اورنگی ٹاؤن)

---

1 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۶۹

میں امامت و خطابت کے منصب پر فائز تھے اور تنظیمی طور پر علاقائی سطح کی ذمہ داری نبھا رہے تھے۔ایک دن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: حضور! مجھے بھی نعت شریف پڑھنا سکھا دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری خواہش پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بڑی شفقت سے یوں فرمایا: ٹھیک ہے آپ عشاء کی نماز کے بعد دعوت اسلامی کے مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں تشریف لایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہاں درست تلفظ و مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک بھی پڑھیں گے اور نعتیں بھی سیکھیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مدرسۃ المدینہ بالغان میں حاضر ہونا شروع کر دیا۔یوں میں نے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حکمتِ عملی کی بدولت نعت خوانی کے ساتھ ساتھ درست قرآنِ پاک پڑھنا بھی سیکھ لیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس قدر حکمتِ عملی سے کام لیا اور صرف نعت شریف سیکھنے آنے والے کو نعت شریف کے ساتھ ساتھ نہ صرف درست قرآن پاک پڑھنا سکھا دیا بلکہ سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ بھی کر دیا۔ اس واقعہ سے ہمیں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حکمتِ عملی کے ساتھ ساتھ مدرسۃ المدینہ برائے بالغان کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں مختلف مساجد میں عُموماً

بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے۔ ۱۴۳۶ھ کی کارکردگی کے مطابق صرف پاکستان میں مدرسۃ المدینہ برائے بالغان کی تعداد کم و بیش 5000 جبکہ مدرسۃ المدینہ برائے بالغات کی تعداد تقریباً 3328 ہے۔ جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حُروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے ، دعائیں یاد کرتے، اپنی نمازوں کی اصلاح کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔

غلط فہمیوں کا اِزالہ فرمادیا

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی فرماتے ہیں: 2000ء میں کچھ تنظیمی مسائل ہوئے جس کی وجہ سے پنجاب کے اسلامی بھائیوں پر گہرا اثر ہوا۔ کچھ اسلامی بھائی بڑے ذمہ داران سے خفا ہو گئے۔ ان میں سے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہم نے حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْبَارِی کو فون کر کے تنظیمی صورتِ حال سے آگاہ کیا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے محبتِ مرشد میں ڈوب کر ایسا مختصر جواب ارشاد فرمایا کہ ہمارے تمام شکوک و شبہات دور ہو گئے اور ہماری غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا۔ اس کے بعد وہ اسلامی بھائی نہ صرف بڑے ذمہ داران سے مطمئن ہو گئے بلکہ پھر سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے اور اس وقت پاکستان سطح کی مجلس اصلاح برائے قیدیان کے رُکن کی حیثیت سے مدنی کام کر رہے ہیں۔

باکمال استاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ نہایت شفیق، مخلص اور ماہر استاد تھے۔ جو بھی حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چشمۂ علم سے سیر اب ہوا آج تک وہ اُس مٹھاس کو یاد کرتا ہے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: یہ 1992ء کی بات ہے کہ جب میں مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قاعدہ پڑھا کرتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عمدہ اندازِ تدریس و مدنی تربیت ہی کی برکت ہے کہ آج بھی مجھے وہ تمام قواعد از بر ہیں۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں دُعائیں یاد کروانے کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی فرمایا کرتے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی اہمیت اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی محبت گھول گھول کر پلاتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی ہمارا امتحان لینے کے لیے سوالات بھی فرماتے۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قاعدے ہی سے ایک سوال کیا لیکن ہم میں سے کوئی بھی جواب نہ دے پایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ناراضی کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میں گھر جارہا ہوں، اتنے عرصے سے پڑھارہا ہوں لیکن آپ توجہ سے یاد ہی نہیں کرتے۔“ یہ فرما کر آپ جونہی باہر تشریف لے جانے لگے ہماری تو جان پر بن آئی سب نے بیک زبان عرض کی: ”اگر

کل یاد نہ ہو تو آپ ہمیں سزا دیجیے گا، ہم آج یاد نہ کرنے پر شرمندہ ہیں اور معذرت خواہ بھی۔'' حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے معذرت قبول فرما کر ہمیں یاد کرنے کے لیے مزید مہلت عطا فرمائی۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اصلاحِ امت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہی دُھن رہتی کہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ جائیں۔ آپ اسی سلسلے میں انفرادی کوشش کرتے رہتے چنانچہ

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہر ممکن کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں حاضر ہوں اور قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کریں۔ اسی سلسلے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہم پر انفرادی کوشش کرتے رہتے اور فرماتے: عشاء کی نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ برائے بالغان کی ترکیب ہوتی ہے آپ بھی مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں تشریف لایا کریں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بار بار کی انفرادی کوشش اور خلوص کا ثمر ظاہر ہوا اور میں نے مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں حاضر ہونے کی نیت کر لی، جب رمضان المبارک کی آمد کا وقت قریب ہوتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوششیں مزید بڑھ جاتیں لہٰذا رمضان المبارک کی مقدس راتوں میں چالیس سے پچاس تک اسلامی بھائی مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں تشریف لاتے تھے اور اگر

کبھی کوئی غیر حاضر ہوتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے گھر تشریف لے جاتے اور خیریت دریافت کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ان کوششوں اور جذبات کو دیکھ کر زبان سے بے ساختہ یہی نکلتا ہے:

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے ۔۔۔ تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ مبلغ گر تھے

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پڑھنے والے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں وقتاً فوقتاً درس و بیان کی تربیت دیتے رہتے، دورانِ بیان کھڑا کیسے ہونا ہے، پہلے کپڑے درست کریں، دامن صحیح کریں، چہرے کے تأثرات کیا ہوں، جنّت و نعمت کے تذکرہ پر مسکراہٹ اور جہنم و عذاب کے ذکر پر خوف و ندامت کے اثرات ظاہر ہوں، لوگوں کو متوجہ کیسے رکھنا ہے، کہاں آواز دھیمی رکھنی ہے، کہاں بلند کرنی ہے وغیرہ وغیرہ۔ الغرض حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ دین کا جس قدر تذکرہ کیا جائے کم ہے، مبلغین کی تربیت کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ اپنی قمیص یا کرتے میں ڈیزائن و فیشن والے بٹن تک نہ لگائیں کیوں کہ اس سے بیان میں شریک لوگ

آپ کے درس و بیان کے الفاظ نہیں بلکہ آپ کے فیشن و ڈیزائن کو دیکھیں گے۔ ان حکمت بھری باتوں سے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تبلیغِ دین کے معاملے میں کس قدر حسّاس تھے۔

شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
تری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاجزی اور اصلاحِ اعمال

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حصولِ علمِ دین اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کے لیے کسی بھی چھوٹے یا بڑے کی طرف رجوع کرنے سے عار محسوس نہ کرتے تھے۔ عاجزی و اِنکساری اور اصلاحِ اعمال کا جو جذبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں تھا، وہ دیکھنے کو نہیں ملتا۔ حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مدرسۃ المدینہ میں پڑھنے والے اور نگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی محمد نعیم عطاری کا بیان ہے کہ ہم حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے درست مخارج سے قرآنِ پاک پڑھا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدرسۃ المدینہ میں ہمیں وُضو اور نماز بھی سکھایا کرتے تھے۔ کئی بار ایسا ہوتا کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے فرماتے: نعیم بھائی! دیکھیے، میں

---

1 . . . وسائلِ بخشش، ص۲۸۷

رکوع ٹھیک کر رہا ہوں، کوئی غلطی یا کمی تو نہیں ہے؟ میرا سجدہ کرنے کا طریقہ درست ہے ناں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مہینے میں دو تین بار نماز کے مختلف ارکان چیک کروایا کرتے تھے۔ ایک بار میں نے عرض کی: استاد صاحب ہم نے تو نماز آپ سے ہی سیکھی ہے اور آپ ایک بار ارکان چیک کروا چکے پھر بار بار کیوں چیک کرواتے ہیں؟ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات بندہ غلطی کرتا رہتا ہے اور اسے احساس بھی نہیں ہوتا اس لیے آدمی میں ٹھہراؤ نہیں آنا چاہیے کہ مجھ سے غلطی نہیں ہوتی، میں بالکل کامل ہو گیا ہوں بلکہ نماز اور دیگر عبادات میں بار بار کسی سے پوچھ لینا چاہیے کہ کہیں میں کوئی غلطی تو نہیں کر رہا۔ انہی اسلامی بھائی کا بیان ہے: اس قدر عاجزی فی زمانہ شاید ہی کسی میں ملے کہ استاد شاگرد سے پوچھے کہ میرا رکوع اور سجدہ درست ہے؟ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یوں ہم سے پوچھنا ہماری ہی اصلاح و تربیت کے لیے تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی اِصلاح کے لیے ہمارے اسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا کیسا زبردست انداز ہوا کرتا تھا اس واقعے سے اندازہ لگایئے چنانچہ

اصلاح کا انوکھا انداز

منقول ہے کہ ایک مرتبہ نوجوانانِ جنّت کے سردار حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک بوڑھے دیہاتی کو دریائے فرات کے کنارے وضو کرتے دیکھا۔ بوڑھے میاں نے نہ تو وضو درست طریقے

سے کیا اور نہ ہی صحیح طریقے سے نماز ادا کی بلکہ اِختصار سے کام لیتے ہوئے جلد ہی نماز سے فارغ ہو گئے۔ دونوں شہزادوں نے جب یہ منظر دیکھا تو دل میں اصلاح کا جذبہ بیدار ہوا، سوچا اگر ہم نے کہا کہ بوڑھے میاں آپ نے نہ تو وضو صحیح طریقے سے کیا ہے اور نہ ہی درست انداز میں نماز پڑھی ہے تو ممکن ہے کہ بجائے اصلاح کے وہ بگڑ جائیں چنانچہ دونوں بھائیوں نے حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے بوڑھے میاں سے فرمایا: بڑے میاں! ہم نوجوان ہیں جبکہ آپ عمر رسیدہ ہیں۔ آپ کو وضو و نماز کے مسائل کا علم ہم سے زیادہ ہو گا۔ ہم آپ کے سامنے وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں، اگر آپ ہمارے نماز پڑھنے میں کوئی غلطی یا کوتاہی پائیں تو اصلاح فرما دیں۔ چنانچہ حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے اپنے نانا جان رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت مبارکہ کے مطابق وضو کیا اور پھر اطمینان کے ساتھ نماز ادا کی۔ بوڑھے میاں نے دیکھا تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ انہوں نے توبہ کی اور آئندہ درست طریقے سے وضو اور اطمینان سے نماز پڑھنے کی نیت کر لی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا اصلاح کا انداز کس قدر عمدہ ہوا کرتا تھا، اے کاش! ہم بھی نیکی کی دعوت اور انفرادی کوشش میں محبت بھرے انداز اپنائیں کیونکہ نرمی اور محبت بھرے انداز سے جو کام ہوتے

---

1 . . . مناقب امام اعظم للکردری، مشائخ الامام ابی حنیفۃ الخ، ۱/ ۳۹

ہیں وہ سختی، ڈانٹ ڈپٹ سے نہیں ہوا کرتے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب " نیکی کی دعوت " میں نرمی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی " میٹھے بول " میں بڑی تاثیر ہوتی ہے اور اس سے پتھر دل بھی پگھل کر موم ہو جاتے ہیں لہٰذا انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمیشہ نرمی پیشِ نظر رکھنی چاہئے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر مدنی ماحول والے یا والی کے مزاج میں غصّہ، چڑچڑاپن اور بداَخلاقی ہوئی تو کامیابی مشکل ہے، لہٰذا اپنے اَخلاق دُرُست کیجئے اور ویسے بھی جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دُھن ہو اُس کیلئے ٹھنڈے مزاج کا ہونا ضروری ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بارہا کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔ نرمی کی اہمیت کو اِس حِکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے چُنانچِہ منقول ہے کہ کسی شَخص نے مَامونُ الرَّشید پر اِحتساب کیا (یعنی کسی خطا پر ٹوکا) اور اُس سے سختی کے ساتھ گفتگو کی تو مامونُ الرّشید نے کہا: اے جواں مرد! حق تعالیٰ نے تجھ سے بہتر افراد کو جب مجھ سے بدتر فرد کے پاس بھیجا تو اُن کو حکم دیا کہ اُس سے نرمی سے بات کرو، یعنی حضرتِ سیِّدنا موسیٰ اور حضرتِ سیِّدنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو (جو تجھ سے بہتر تھے) فرعون (جو مجھ سے بدتر تھا) کے پاس جب بھیجا تو فرمایا:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا (پ۱۶، طٰہٰ: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُس سے نرم بات کہنا۔[1]

---

1 . . . اتحاف السادة المتقین، کتاب الامر بالمعروف۔۔۔الخ، الباب الثانی، ۸/۱۰۴ ملخصا، نیکی کی دعوت، ص۴۰۴ ملخصا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عمل سے جہاں ہمیں دوسروں کی اصلاح کا مدنی پھول ملتا ہے وہیں یہ بھی درس ملتا ہے کہ اپنی نماز وغیرہ کے مسائل کو تھوڑے تھوڑے عرصے بعد دُہرا لینا اور کسی اہل مدنی اسلامی بھائی یا ذمہ دار کو ٹیسٹ دے لینا چاہیے، کیونکہ اکثر اوقات کوئی مسئلہ غلط ذہن میں بیٹھ جاتا ہے اور بندہ اسی کو صحیح سمجھ کر اس پر کاربند رہتا ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ ہر سال شعبان المعظم میں روزوں کے مسائل دہرا لیے جائیں، رجب المرجب میں زکوٰۃ کے مسائل وغیرہ۔

بے کار مت رہنا

اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک سیّد صاحب کا بیان ہے: میں نے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان مبارک پر عمل کرنے والا پایا:

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ۲۷،الذّٰریٰت:۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلامی بھائیوں کو بارہا نصیحت فرماتے اور سمجھاتے رہتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے فرمایا کرتے: ”فالتو مت رہنا، مطالعہ کرنا“ اور اکثر کوئی نہ کوئی کتاب عطا فرما کر مطالعہ کی ترغیب دلاتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی میرے پاس آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دی ہوئی کتب موجود ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حصولِ علم کی طرف بہت توجہ دیتے تھے اوراسلامی بھائیوں سے اکثر فرماتے: نیکی کی دعوت کے لیے علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیات کا ہر ہر گوشہ ہمارے لیے بے شمار مدنی پھول لیے ہوئے ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وقت کی اہمیت اور علمِ دین کی ضرورت پر بہت زور دیا، آیئے وقت کی اہمیت اور علمِ دین کی ضرورت کو مزید اجاگر کرتے ہیں چنانچہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے انمول ہیرے کے صفحہ 13 پر فرماتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، جو وقت مل گیا سو مل گیا، آئندہ وقت ملنے کی اُمّید دھوکا ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو چکے ہوں۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ: یعنی پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ (2) صحت کو بیماری سے پہلے وَغِنَاءَكَ قَبْلَ فَقْرِكَ (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ (4) فرصت کو مشغولیت سے پہلے اور وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (5) زندگی کو موت سے پہلے۔[1]

---

1 . . . مستدرک، کتاب الرقاق، باب نعمتان مغبون فیھما۔۔الخ، ۵/۴۳۵، حدیث: ۷۹۱۶

غافِل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی

قُدرت نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

مزید علم حاصل کروں گا

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں حصولِ علمِ دین کا شوق اس قدر تھا کہ انتقال سے کچھ دیر قبل شدید تکلیف کے باوجود اپنے بچوں کے ماموں سے ارشاد فرمایا: اگر میں صحت مند ہو گیا تو مزید علم حاصل کروں گا۔

دَم کی برکتیں

جس طرح حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز میں بے پناہ تاثیر تھی ایسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دَم میں بھی بڑی برکت تھی۔ کئی مریض آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے دم کروا کر شفایاب ہوئے۔ چنانچہ مہاجر کیمپ بلدیہ ٹاؤن بابُ المدینہ کراچی کے مقیم قاری محمد علی عطاری کا بیان ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے گھر تشریف لاتے رہتے تھے۔ ایک بار تشریف لائے تو میری والدہ کی کمر میں بہت درد تھا۔ میں نے اس تکلیف کا ذکر حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امی جان کے لیے ایک دھاگا دم کر کے دیا اور اسے کمر پر باندھنے کے لیے فرمایا۔ امی جان نے جونہی وہ دھاگا کمر میں باندھا درد کافُور ہو گیا۔ میری والدہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اتنی متأثر تھیں کہ جب میرے بیٹے کی ولادت ہوئی تو اس کا نام محمد عرف مشتاق رضا رکھا۔ اسی طرح

ایک بار میرے بچوں کی امی کی کمر میں درد ہوا تو میری والدہ نے وہی دھاگا کھول کر میرے بچوں کی امی کو باندھ دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ فوراً کمر کا درد ختم ہو گیا۔

ان کے جدول کی کیا بات ہے

نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ”حاجی مشتاق عطاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی کے کن کن اوصاف کا تذکرہ کیا جائے، یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایک پوری تنظیم تھے۔ لوگوں کے دکھ درد کو سمجھنا، حتی المقدور ان کے دکھ درد کو دور کرنا، پریشانی اور مشکلات میں ان کے کام آنا، جائز اور بہتر معاملات میں سفارشیں کرنا، وہ ان سب اوصاف کا مجموعہ تھے۔ مجھے ان کے ان اوصاف کا صحیح اندازا اس وقت ہوا کہ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے وصال فرما جانے کے بعد ہر طرف سے جہاں جہاں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جاتے تھے مطالبات آنا شروع ہوئے کہ عمران بھائی اب آپ آئیے اور بالخصوص حاجی مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه رمضان المبارک میں جہاں جہاں وقت عطا فرمایا کرتے تھے، اُن لوگوں کی طرف سے پیہم تقاضے آنے لگے۔ میں نے نیت کی جہاں جہاں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی تشریف لے جاتے تھے، میں بھی وہاں حاضری دے دوں، میں نے اس جدول پر چلنے کی بہت کوشش کی مگر بالآخر یہی کہنا پڑا کہ یہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا حصہ تھا، جو اس جدول پر چلتے تھے، ایک مسجد سے فارغ ہوئے

دوسری مسجد، دوسری مسجد سے فارغ ہوئے تیسری مسجد، اِدھر نعت خوانی کا سلسلہ تو اُدھر بیان کا وقت اور یہاں لوگ ملاقات کے لیے قطاریں بنائے کھڑے ہیں تو وہاں اپنے درد سنانے کے منتظر ہیں۔ ان کی تعریف کن الفاظ میں کروں میرے پاس الفاظ نہیں۔"

بچوں کی تربیت کا خصوصی اہتمام

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مدنی منّوں کی تربیت کا خوب اہتمام فرماتے، علما کی بارگاہ میں اپنے مدنی منّوں کے ساتھ حاضر ہوتے تو انہیں دست بوسی کرواتے، جب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ کی آمد پر مدنی منوں سمیت کھڑے ہو کر استقبال فرماتے۔ اگر مدنی منوں سے کوئی خطا ہو جاتی تو سخت سزا نہ دیتے بلکہ انہیں ہاتھ اوپر کر کے کھڑا کر دیتے، تھوڑی دیر بعد فرماتے آؤ کھیلتے ہیں۔ بچوں کو مدرسے سے خود لاتے، ان کا پچھلا سبق سنتے اور انہیں بطور انعام پیسے دیتے۔ جب بچے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موقع ملنے پر سبق بھی خود سنتے۔ آپ گھر والوں سے اپنی خواہش کا اظہار فرماتے: "میں اپنے بچوں کو عالم دیکھنا چاہتا ہوں۔"

بچوں کی دل جوئی فرماتے

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچوں سے بے حد پیار فرماتے تھے اور

مختلف انداز سے ان کا دل بہلاتے ، انہیں پیار سے سمجھاتے اور ان کی دلجوئی کے لیے کبھی ان کی سواری بن جاتے تو کبھی ان کے لیے ہاتھوں کے بل چلنے لگتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کی سیرت میں ایسے کئی واقعات ہیں کہ وہ بچوں کے ساتھ پیار میں بچے بن جایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیدنا ابو سفیان **قُتَبی** رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کمر کے بل لیٹے تھے اور آپ کے سینے پر ایک بچہ یا بچی تھی جسے آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کھلا رہے تھے۔ میں نے یہ دیکھ کر عرض کی: امیر المومنین! اس بچے کو ہٹا دیں۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے ارشاد فرمایا: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ”جس کا کوئی بچہ ہو تو وہ اس کے ساتھ بچہ بن جائے۔“[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کی تربیت کا انداز

بلبلِ مدینہ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی کے بھانجے محمد جنید عطاری کے بیان کا لبِ لُباب ہے ماموں جان کے وصال کے وقت میں چھوٹا تھا لیکن مجھے بچپن کا وہ سارا منظر یاد ہے کہ ماموں جان دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ

---

1 . . . فیض القدیر، حرف المیم، ۶/۲۷۱، حدیث: ۸۹۷۵

تھے اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھتے تھے۔ اُنہیں ہمیشہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مصروف دیکھا۔ عشقِ رسول میں ڈوب کر نعت اور سلام پڑھا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اندازِ تربیت لائقِ تقلید ہے۔ بچہ ہو یا بڑا سب کے ساتھ شفقت بھرے انداز سے پیش آتے۔ ایک مرتبہ میں ان کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت پا رہا تھا۔ ماموں جان حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْبَارِی نے روٹی کا ٹکڑا میری طرف بڑھایا تو میں نے غلطی سے اپنا بایاں ہاتھ آگے کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا سیدھا ہاتھ بڑھاؤ'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سنّتِ مصطفٰے کے مطابق سیدھے ہاتھ سے روٹی کا ٹکڑا لیا۔ یہ ان کی تربیت کا انداز تھا کہ جو دل میں اُتر گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْبَارِی کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرشِد کی غلامی میں موت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تربیت کا اثر

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھانجوں کے والد محمد سلیم چشتی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ رہتے تھے اور ان کے بچے بھی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شفقتیں حاصل کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اسی صحبت اور مدنی تربیت کی

برکت ہے کہ پانچ بھانجے حافظِ قرآن اور بہترین نعت خواں ہیں اور سب سے بڑے بھانجے امامت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔

بچوں کو دعائیں دینا

محمد سلیم چشتی مزید فرماتے ہیں: حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صفاتِ کریمہ میں ایک یہ بھی تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ دعاؤں سے نوازتے، خاص طور پر بچوں کو دعائیں دیتے، ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرے مدنی منّے کو "سدا خوش رہو' ہمیشہ دین کا کام کرو" لکھ کر دیا، میں جب بھی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ تحریر پڑھتا ہوں تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔

مدنی عطیات کا رجسٹر

دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیۃ کے اسلامی بھائی سیّد محمد عقیل عطاری مدنی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے پاس حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللهِ الْبَارِی کا دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات کے لیے جمع کرنے والے چندے والا رجسٹر بھی ہے جس میں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدنی عطیات کی تفصیل لکھا کرتے تھے۔ میں نے اس رجسٹر میں دیکھا صرف بڑی بڑی رقوم ہی نہیں بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 10 اور 20 روپے دینے والوں کے نام بھی تحریر فرمائے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر میں

صرف ہزاروں یا لاکھوں دینے والے نہیں بلکہ 10 اور 20 روپے دینے والے بھی بہت اہمیت کے حامل تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سبھی سے رابطہ رکھتے تھے۔

ایک کامل مرید

نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ "حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی ان گِنت صفات و خصوصیات میں سے ایک لاجواب صفت یہ تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک کامِل مرید تھے۔ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل کہیں ملازمت کرتے تھے اور ایک پروفیشنل اور آرام و آسائش کی زندگی گزار رہے تھے۔ مگر جیسے ہی دامنِ عطار سے وابستہ ہوئے سب کچھ چھوڑ دیا اور بس مرشِد کے در کے ہو کر رہ گئے۔ سمجھداری، عقلمندی، تدبُّر جیسی خصوصیات کے حامل ہونے کے باوجود اپنے پیر و مرشد کی عقل، فراست، دور اندیشی اور ذہانت کے آگے ہمیشہ اپنے آپ کو جھکائے رکھا۔ امیرِ اہلسنّت کی توقعات کے مطابق انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے میں ہر وقت اطاعت و فرمانبرداری سے خود کو پیش کیے رکھا۔ طریقت کی راہ میں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبانِ حال سے کہتے ہوئے سنائی دیتے تھے کہ "پیرِ کامل کے معاملے میں دماغ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ پیرِ کامل کے معاملے میں فیصلے دل ہی سے لیے جاتے ہیں جب دل اور دماغ لڑائی کریں گے تو آدمی کہیں کا نہیں رہتا۔ جب پیرِ کامل کو دل دے دیا تو وہاں دماغ کا کوئی کام نہیں

ہوتا۔ مرید نے پیرِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا تو مرید کی آنکھیں تو بند ہو جاتی ہیں۔ طریقت کی راہ میں تو مرید کو ویسے ہی آنکھ کھولنا جُرم ہے۔"

عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ　　　عقل کو تنقید سے فرصت نہیں

مرشِد کی اطاعت

مرشِد کی اطاعت کا جذبہ تو اُن کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا آج بھی اسلامی بھائی اُن کی اطاعت، فرمانبرداری اور وفاداری کے گیت گاتے ہیں۔ ایک بار شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سنّتوں بھرا بیان فرمارہے تھے دورانِ بیان آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سب کو بیٹھ جانے کا حکم فرمایا۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے جونہی مرشِد کا فرمان کانوں کی زینت بنا، وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئے۔ دیکھنے والوں نے حیرت سے یہاں بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: "آپ نے سنا نہیں کہ حضرت صاحب فرمارہے ہیں، بیٹھ جاؤ۔"

مرشِد کی محبت

مرشِد کی محبت اور اطاعت کی اہمیت کے بارے میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 273 صفحات پر مشتمل کتاب "آدابِ مرشِدِ کامل" کے صفحہ 38 پر ہے "سَیِّدُنا امام عبدالوہاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف اَلْاَنْوَارُ الْقُدْسِیَّۃُ فِیْ مَعْرِفَۃِ قَوَاعِدِ الصُّوْفِیَّۃ میں ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے بھائی! تو جان لے کہ مرشِد کے اَدَب کا اعلیٰ حصہ مرشِد کی محبت

ہی ہے۔ جس مُرید نے اپنے مُرشِد سے کامل مَحبت نہ رکھی۔ بایں طور کہ مرشِد کو اپنی تمام خواہشات پر ترجیح نہ دی تو وہ مُرید اس راہ میں کامیاب نہ ہو گا۔ کیونکہ مرشِد کی مَحبت کی مثال سیڑھی کی سی ہے۔ مُرید اس کے ذریعے ہی سے چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ کو پہنچتا ہے اور جس نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ بندوں کو حق سے ملا دینے والے ہیں۔ اگر اُن سے مَحبت نہ رکھی تو وہ منافق جَہَنَّم کے نچلے طبقے میں ہو گا۔"

مرشِد کے سائے کا بھی ادب

مُرشِد کے ادب کی بات آئے اور حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کا تذکرہ نہ آئے تو شاید یہ باب ادھورا رہ جائے۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنّت کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ جب سے بیعت ہوئے تھے حتی الامکان مرشِدِ کریم کو کبھی پیٹھ نہ ہونے دی اور اگر ساتھ چل رہے ہوتے تو امیرِ اہلسنّت کے سایہ پر بھی پاؤں نہ پڑنے دیتے۔ رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری کے بیان کا خلاصہ ہے: حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی امیرِ اہلسنّت سے والہانہ محبت اور آپ کا ادب لائقِ تقلید ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اجتماعات میں نعت شریف پڑھتے ہوئے، اس انداز میں کھڑے ہوتے کہ اگر امیرِ اہلسنّت تشریف لے آئیں تو انہیں پیٹھ نہ ہو اور ہم نے کئی موقعوں پر یہ بھی دیکھا کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَنْچ پر نعت شریف

پڑھ رہے ہوتے اور جیسے ہی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پیچھے کی جانب سے مَنْچ پر تشریف لاتے، حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دم گھوم جاتے اور اس انداز میں کھڑے ہوتے کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو پیٹھ نہ ہوتی۔

فون پر بات کا انداز

حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیماری کی وجہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حضرتِ ابراہیم بن طَہمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر ہوا۔ (یہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مشائخ میں سے ہیں) حضرتِ سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً سیدھے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: صالحین کے تذکرے کے وقت ٹیک لگا کر بیٹھنا مناسب نہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اَسلاف بزرگانِ دین کا کیسا ادب و احترام فرمایا کرتے تھے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت میں اس ادب و احترام کے جلوے عام ہیں چنانچہ

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے کا بیان ہے: جب کبھی گھر میں موجودگی کے دوران شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فون آتا اور گھر والے بتاتے کہ باپا کا فون ہے تو ابو جان نے اگر قمیض نہ پہنی ہوتی تو آناً فاناً قمیض پہنتے

---

(1) . . . تاریخ بغداد، ابراھیم بن طھمان، ۱۰۸/۶

اور تعظیماً کھڑے ہو کر بات کرتے۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے گھر والوں کا بیان ہے کہ بیماری کے دوران بھی جب کبھی **امیر اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا **فون آیا** تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے کھڑے ہو کر ہی بات کی۔

آخری دم تک بحیثیت مرید ہی رہے

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جس طرح عوام میں شہرت رکھتے تھے اسی طرح علماءِ کرام میں بھی آپ کو اخلاق و کردار اور دیگر اوصاف کی بناء پر خصوصی مقام حاصل تھا، ان تمام خصوصیات کے باوجود آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے ہمیشہ اسی چشمۂ فیض امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی جانب راہنمائی فرمائی، جس کی بدولت آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو عروج حاصل ہوا تھا۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی سیرت کے اس پہلو میں یہ مدنی پھول ہے کہ شہرت کی بلندی پر پہنچ کر مُرید اپنے پروں پر اعتماد نہ کرے بلکہ اسے اپنا کمال سمجھنے کے بجائے فیضانِ مرشد ہی سمجھے کیوں کہ کامیابی سے ہمکنار کرنے میں مُرشد کی نظر اور صحبت کا کردار سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین کرلیجیے کہ صحبتِ مُرشد مُرید کے لیے "**سایہ اور آئینہ**" ہوتی ہے کیوں کہ مرشد کی صحبت بیرونی آفتوں کی تیز دھوپ سے بچا کر سایہ فراہم کرتی ہے اور اس کی ظاہری و باطنی خامیاں

دکھانے کے لیے آئینہ بن جاتی ہے۔ مرید کی ناکامی اور نامرادی کا آغاز اس وقت سے شروع ہوجاتا ہے جب اس پر ''مَیں'' کا آسیب حاوی ہو جاتا ہے اور پھر وہ خود کو ''کچھ'' سمجھ کر مرشد کی صحبت سے دوری اختیار کرلیتا ہے اور یوں شیطان اپنے جال میں پھنسا کر صحبتِ مرشد کے سائے اور آئینے سے مرید کو محروم کر دیتا ہے۔ لہٰذا آپ جو بھی ہوں لیکن تادمِ آخر آپ کی پہچان بحیثیتِ مرید ہی ہونی چاہیے۔

جہاں مرشد کی آواز وہیں مرید کی

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی تھی، آپ کی شہرت سے متعلق نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ مُدَّظِلُّہُ العَالی فرماتے ہیں کہ ایک بار امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: ''جہاں لوگ مجھے آواز کے ذریعے پہچانتے ہیں، وہاں حاجی مشتاق کو بھی پہچانتے ہیں۔'' کیونکہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعاؤں میں اور بعض بیانات میں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی آواز (مناجات اور نعت خوانی کی صورت میں) شامل ہوتی تھی۔

امیرِ اہلسنّت کی فرمائش پر نعت

حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی ایک سچے عاشقِ رسول، باعمل مؤمن اور فَنَافِی الشَّیخ مُریدِ کامل تھے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بہت محبت فرماتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نعت شریف کی فرمائش فرماتے تھے، ایک مرتبہ کسی خوش قسمت کا مقدر جاگا اور اس نے سیّدِ

عالم، شفیعِ معظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا، سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: الیاس قادری کو میرا سلام کہنا، اس کے بعد جب کبھی موقع ملتا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے یہ کلام سنتے:

”زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا“

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگر کوئی نعت سنانے کی فرمائش کرتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شُہرت نعت خواں کی حیثیت سے تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب کوئی نعت کی فرمائش کرتا تو انکار نہ فرماتے بلکہ اس کی دلجوئی فرماتے ہوئے نعت سنا دیا کرتے بعض اسلامی بھائی تو آپ کے گھر یا مسجد حاضر ہو کر نعت سنا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں نہ کبھی جھاڑتے نہ ہی دھتکارتے بلکہ بغیر مائیک کے بھی خوش دلی سے نعت شریف سنا دیا کرتے۔

اِمامت ہو خطابت ہو تِلاوت یا ثنا خوانی

غرور و فخر سے عاری میرا مشتاق عطاری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیماری میں بھی نماز کی پابندی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ہر مسلمان کو ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ نماز کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہے، حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے بے حد پابند تھے اس کا اندازہ آپ کے بھانجوں کے والد کے اس بیان سے کیجیے: جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہسپتال میں تھے تو میں نے خود کو ان کی خدمت پر مامور کر رکھا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آخری دم تک کوئی نماز قضا نہ ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اٹھنے بیٹھنے میں کافی تکلیف تھی مگر جب نماز کا وقت ہوتا تو میرے سہارے سے وضو کرتے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نماز کے لیے قیام کرتے اور اسی طرح نماز مکمل فرماتے۔

میری آواز دعوتِ اسلامی کے لیے وقف ہے

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کئی بار کہتا: آپ کی آواز اتنی اچھی ہے، اس سے کوئی فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ تو فرماتے: میں نے اپنی آواز دعوتِ اسلامی کے لیے وقف کر دی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرتے دم تک یونہی وقف رہی۔ ایک دکاندار نے ایک کیسٹ ریکارڈ کروانے کے لیے پچاس ہزار روپے تک کی آفر (پیشکش) کی مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بھی وہی جواب دیا: "میں نے جو عہد کیا ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر قائم رہوں گا۔ میری آواز دعوتِ اسلامی کے لیے وقف ہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

وقف ہی رہے گی۔" یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِس نیت اور عمل کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں نہیں ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔

قرآنِ پاک کا قاری میر امشتاق عطاری

فیضانِ نعت ہے جاری میر امشتاق عطاری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اراکینِ شوریٰ کو نصیحت

رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری فرماتے ہیں: حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اراکینِ شوریٰ کو بارہا یہ نصیحت فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع فراہم کیا ہے، اختیارات بھی عطا فرمائے ہیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جیسے ولیِ کامل کی نگاہِ عنایت بھی مُیسر ہے، غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہم پر خوب فیضان ہے لہٰذا باہمی مشورے سے شرعی راہنمائی لے کر جو کرنا ہے، کرتے چلے جایئے یقیناً یہ ہم سب کے لیے ثوابِ جاریہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یاد رکھیے! نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع نصیب والوں کو ملتا ہے اس موقعے کو غنیمت جانیے، زندگی کا کیا بھروسا نہ جانے کب موت آجائے لہٰذا نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیجیے۔ شرعی راہنمائی، باہمی مشورے اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے دعائیں لے کر مدنی کام کو بڑھانے کی کوششیں کرتے چلے جایئے۔

امیرِ اہلسنّت کی آپ سے محبت

مرید اپنے پیر کے لیے منقبت لکھے، یہ بہت سعادت کی بات ہے لیکن پیر جب اپنے مرید کے لیے بارگاہِ رسالت میں استغاثہ پیش کرے تو یہ مُرید کی خوش نصیبی کی معراج ہے۔ مرحوم نگرانِ شوری حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه وہ خوش نصیب مرید ہیں، جن کے لیے ان کے پیرو مرشد امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه نے بارگاہِ رسالت میں اِستغاثہ پیش کیا چنانچہ نگران مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّهُ الْعَالِی فرماتے ہیں کہ جب حاجی مشتاق عطاری عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْبَارِی ہسپتال میں زیرِ علاج تھے اور حالت کافی نازک تھی تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه عرب امارات سے بابُ المدینہ تشریف لائے اور راستے میں ہی ایک کلام لکھا اور جب ہسپتال پہنچے تو رو رو کر اپنے محبوب مرید کی صحتیابی کی دعائیں کیں اور یہ کلام پڑھا، جس کا مَقْطَع ہے:

شہا عطارؔ کا پیارا ہے یہ مشتاق عَطّاری
یِہی مُژدہ اسے تم بھی سنا دو یارسول اللہ[1]

آقا نے اپنے مُشتاق کو سینے سے لگالیا

شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد

---

1 ... وسائلِ بخشش ص ۳۴۴

الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی کی وفات سے چند ماہ قبل مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْهُ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب اِرسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بِالقسم اپنا واقعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا، ”میں نے خواب میں اپنے آپ کو سنہری جالیوں کے رُوبرو پایا۔ جب میں نے جالی مبارک کے اندر جھانکا تو ایک دِلرُبا منظر نظر آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شیخین کریمین یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بھی حاضرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں حاجی محمد مُشتاق عطّاری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی بارگاہِ محبوب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میں حاضِر ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حاجی مُشتاق عطّاری کو سینے سے لگالیا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں۔ پھر آنکھ کُھل گئی۔[1]

آپ کے قدموں میں گِر کر موت کی یا مصطفٰی
آرزو کب آئے گی بَر، بیکس و مجبور کی[2]

آخری لمحات

آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ

---

1 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۳۲
2 ... وسائلِ بخشش ص ۷۶

رات کے وقت حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی طبیعت بگڑی اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رُخ قبلے کی سمت کر دو۔ حکم کے مطابق آپ کا رخ قبلہ کی جانب کر دیا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آنکھیں بند کئے دُرُود و سلام اور کَلِمہ طَیِّبَہ کا ورد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی طرح ذِکْر و دُرُود میں مصروف رہے اور بلند آواز سے کَلِمہ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پڑھتے پڑھتے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر نزع کا عالم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی روح اس فانی دنیا سے کوچ کر گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر مبارک کے احاطے میں ایک خاص خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے۔[1]

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ
جب آخِری وَقت آئے مجھے بھول نہ جانا
سَکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری
لِلّٰہ! مجھے اپنے نظاروں میں گُمانا
جب دم ہو لَبوں پر اے شَہَنشاہِ مدینہ
تم جلوہ دِکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا[2]

---

1 ... مردہ بول اٹھا، ص ۱۵، ۱۴ ملخصاً
2 ... وسائلِ بخشش ص ۳۵۲

وفاتِ حسرت آیات

ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مبلّغِ دعوتِ اسلامی الحاج قاری ابوعُبید محمد مشتاق اَحْمَد عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی ٢٩ شَعبانُ المُعظَّم ١٤٢٣ھ (مطابق 5.11.2002) صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان دنیائے فانی سے دَارُ البَقاء کی جانب کوچ فرما گئے۔

ڈاکٹروں کے تاثرات

سخت سے سخت تر آزمائش کا مقابلہ کرنے کے لیے جس ڈھال کی ضرورت ہوتی ہے اس کا نام صبر ہے اور یہی دلیری اور بہادری کی علامت ہے جب کہ مشکلات پر واویلا کرنا بزدلی کی دلیل ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شدتِ مرض کا مقابلہ صبر کی اسی ڈھال سے فرمایا۔ جن دنوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت علیل تھے بیماری کی شدت کے باوجود صبر اور راضی برضائے الٰہی کا ایسا عملی مظاہرہ فرمایا کہ ڈاکٹروں کے تاثرات یہ تھے: "ہم نے اپنی مدتِ ملازمت میں پہلا مریض ایسا دیکھا ہے، جس کی زبان پر شدید علالت کے باوجود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور دورد شریف کا وِرد ہی جاری رہتا ہے جبکہ اس نوعیت کے مریض درد کی شدت کی وجہ سے چیختے چلاتے ہیں، جس کی وجہ سے بسا اوقات انہیں باندھ کر رکھنا پڑتا ہے لیکن اس مریض نے ہمیں حیران کر دیا۔"

دِلی تمنّا

نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی کے بیان کا خلاصہ ہے: حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا یہ کلام بڑے شوق اور محبت سے پڑھا کرتے تھے:

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

اور مجھے فرمایا کرتے: ''عمران بھائی! میری تمنّا ہے کہ جنّت میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب نصیب ہو، دربارِ اقدس لگا ہوا ہو اور مجھے فرمایا جائے کہ مشتاق وہی کلام سناؤ اور میں آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں یہی کلام پڑھوں۔''

دربارِ مصطفٰے میں انتظار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میرا حُسنِ ظَنّ ہے کہ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی پر رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خصوصی نظرِ کرم تھی چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے کچھ اس طرح لکھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پیر اور منگل کی درمیانی شب میں نے یہ ایمان افروز خواب دیکھا

کہ مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف علی صاحِبِھا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعَطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رونق افروز ہیں اور ارد گرد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، خُلَفائے راشِدین، حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن اور بے شمار اولیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن حاضر ہیں۔ ہر طرف سُکوت (یعنی خاموشی) طاری ہے، اتنے میں میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، لبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، (اے ابو بکر!) محمد مشتاق عطاری آنے والے ہیں میں ان سے مُصافَحہ کروں گا، تم بھی مُصافَحہ کرنا، وہ یہاں آکر ہمیں نعتیں سنائیں گے۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ جب دن نکلا تو خبر آئی کہ آج ۲۹ شَعبانُ المُعَظَّم ۱۴۲۳ھ (مطابق 5.11.2002) صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی وفات ہو گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔[1]

لب پر نعتِ نبی کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پیارے نبی سے میرا رِشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

(1) . . . فیضانِ سنّت، ۱/۶۳۳

نمازِ جنازہ کے شرکاء

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے کا منظر بڑا ہی روح پرور تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے لوگوں کا ایک سمندر اُمنڈ آیا ہو۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں: ”میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) نے بڑے بڑے حضرات کے جنازوں میں حاضری دی ہے لیکن اِس سے پہلے کبھی کسی کے جنازے میں لوگوں کا اتنا اِزدِحام نہیں دیکھا تھا جتنا حاجی محمد مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کے جنازے میں تھا۔ بَہت رقّت انگیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ غمِ مُشتاق میں دیوانے بِلک بِلک کر رو رہے تھے۔ آہوں اور ہچکیوں کی جگر پاش صداؤں اور نَمناک آنکھوں کے ساتھ انتہائی پُرسوز ماحول میں مرحوم کو صحرائے مدینہ (ٹول پلازہ بابُ المدینہ کراچی) کے اندر سپردِ خاک کیا گیا۔“[1]

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

جس کے جنازے میں سو (100) مسلمان شریک ہوں

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صِدّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے

---

1 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۳۵

روایت ہے کہ سرکارِ اکرم، شفیعِ مُعظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ محترم ہے ”جس میّت پر سو (100) مسلمانوں کا گروہ نماز پڑھے اور وہ سب اس کی شفاعت کریں تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔“ [1]

جس کے جنازے میں چالیس مسلمان ہوں

حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ”جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے لوگ ہوں، جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میّت کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔“ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایصالِ ثواب کا انبار

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں مرحوم کا تیجہ ہوا، جس میں کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی۔ حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے تیجے میں مختلف شہروں سے ایصالِ ثواب کی جو سوغاتیں آئیں۔ ان کی اِجمالی فِہرس یہ ہے:۔ (۱) قرآنِ پاک 13919 (۲) مُتَفَرَّق

---

1 . . . مسلم، کتاب الجنائز، باب من صلی علیہ مائۃ شفعوا فیہ، ص ۴۷۳، حدیث: ۹۴۷

2 . . . مسلم، کتاب الجنائز، باب من صلی علیہ اربعون شفعوا فیہ، ص ۴۷۳، حدیث: ۹۴۸

پارے 5613 (۳)سورۂ یٰسین1038(۴)سورۃُ المُلْک1140 (۵) سورۂ رَحمٰن165 (۶)سورۂ مُزَّمِّل10(۷)اٰیَۃُ الکُرسی33592 (۸)الگ الگ سورَتیں 93186 (۹)دُرُود شریف13888087(۱۰)کلِمۂ طیِّبہ 348400 (۱۱)مختلف تسبیحات357200۔[1]

الٰہی موت آئے گنبدِ خَضرا کے سائے میں
مدینے میں جنازہ دھوم سے عطار کا نکلے[2]

حاجی مشتاق سنہری جالیوں کے رُوبرو

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: بابُ الاسلام سندھ کی ایک مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب نے کچھ اس طرح حلفیہ تحریر دی کہ 2004ء میں صحرائے مدینہ (بابُ المدینہ، کراچی) میں ہونے والے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی آخِری نشست میں جب ذِکرُ اللہ شروع ہوا تو میں آنکھیں بند کر کے ذِکرُاللہ میں مست ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر بابِ کرم کُھل گیا اور میں نے خود کو مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً میں پایا۔ لوگ جُوق در جُوق طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول تھے۔ ذِکرُاللہ

---

1 . . . فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۳۶

2 . . . وسائلِ بخشش ص ۴۳۱

کے بعد جب رِقّت بھرے انداز میں تصوُّرِ مدینہ کا سلسلہ شروع ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خود کو مدینہ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں پایا، سبز گنبد نگاہوں کے سامنے تھا، اتنے میں سنہری جالیاں جلوے بکھیرنے لگیں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ دعوتِ اسلامی کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش الحان نعت خوان، بلبلِ روضۂ رسول حاجی مشتاق عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی سنہری جالیوں کے روبرو دست بستہ حاضِر ہیں، میں بھی ہاتھ باندھ کر چند قدم پیچھے کھڑا ہو گیا، مجھ پر رِقَّت طاری تھی، جذبات قابو میں نہ رہے اور میں دیوانگی کے عالَم میں آگے بڑھتے ہوئے سنہری جالیوں کے مزید قریب ہو گیا، کرم بالائے کرم کہ جالیاں کھل گئیں، ہر طرف نورٌ علیٰ نُور ہو گیا، خدا کی قسم! میری نگاہوں کے سامنے مکی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ فرما تھے، اُنہوں نے مجھ گنہگار کو مُصافَحہ کی سعادت عنایت فرمائی۔ وَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہاتھ ایسے مُلائم تھے جسکی کوئی مِثال نہیں۔

کرم تجھ پہ شاہِ مدینہ کریں گے ۔۔۔ تو اپنالے دل سے ذرا مَدَنی ماحول

خدا کے کرم سے دکھائے گا اِک دن ۔۔۔ تجھے جلوۂ مصطفٰے مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مقدَّر والوں کے سودے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقدَّر والوں کے سودے ہیں، بس جس پر کرم ہو جائے! ہم سبھی کو چاہئے کہ جلوۂ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حسرت

دل میں بڑھائیں اور تمنائے دیدار میں اشک بہائیں، وہ عاشقانِ رسول کس قدر بخت بیدار ہیں جو جلوۂ یار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں، عُشّاق کی بھی کیا شان ہے۔[1]

خواب میں دیدارِ مصطفٰے کا وظیفہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعمت سے سرفراز ہونا مقدَّر والوں کا حصّہ ہے اوراِس کی خواہش وحسرت عاشِقِ صادِق کی عَلامت ہے، اِس نعمتِ عُظمٰی کو پانے کے لئے ہمیں عملی طور پر بھی کچھ نہ کچھ کوشِش ضرور کرنی چاہیے، سنّتوں کی پابندی اور دُرُود شریف کی کثرت کو اپنے معمولات میں شامِل کرنا چاہیے، چنانچہ اِمامِ اہلسنّت، شاہ اِمام احمد رضاخان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن خواب میں دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ اِرشاد فرماتے ہیں: "(طالبِ دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاہیے کہ) دُرُود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے عِلاوہ ہر وقت تکثیر (یعنی کثرت) رکھے بالخصوص اِس دُرُود شریف کو بعدِ عشاء 100 بار یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ

---

1 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۶۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَما تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنا مُحَمَّدٍ

حُصولِ زیارتِ اَقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لئے اس سے بہتر صِیغہ نہیں مگر خالِص تعظیمِ شانِ اَقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لئے پڑھے اس نیَّت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زِیارت عطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد و بے اِنْتِہا ہے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طالبِ دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُرُودِ پاک کی کثرت اور اولیاءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مَحَبَّت کرنی چاہیے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام یوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالمَواہِب شاذلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِرشاد فرماتے ہیں: ''جو شخص نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذکر کرتا رہے اور سادات اولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مَحَبَّت رکھے ورنہ خواب کا دروازہ اُس پر بند ہے کیونکہ وہ نُفوسِ قدسیّہ تمام

---

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۵ ملخصًا

لوگوں کے سردار ہیں، یہ جن سے ناراض ہوتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں۔"[1]

دربارِ مُشتاق میں مراد پوری ہوئی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں دربارِ مشتاق مَرجَعِ خَلائق ہے، اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔ چُنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح تحریر پیش کی: میرے گھر میں "اُمّید" سے تھیں۔ میڈیکل رَپورٹ کے مطابِق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے "بیٹے" کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے صحرائے مدینہ میں آکر دربارِ مشتاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزّاق میں حاضِری دی اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپورٹ غلط ثابت ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا مدنی مُنا تشریف لے آیا۔[2]

مصطفٰے کا ہے جو بھی دیوانہ اُس پہ رحمت مُدام ہوتی ہے

اِن پر بھی کرم ہوگیا

مُبلِغِ دعوتِ اسلامی ابورجب محمد آصف عطاری مدنی (رکنِ مجلس المدینۃ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والاربعون، ص ۱۲۷

2 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ۶۳۸

العلمیۃ)کا بیان ہے کہ یہی مدنی بہار جب ایک مدنی اسلامی بھائی نے پڑھی جو دو مدنی منیوں کے والد تھے اور ان کے یہاں تیسرے بچے کی ولادت ہونے والی تھی۔اس وقت مفتیٔ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی صاحبِ مزار ہو چکے تھے۔وہ مدنی اسلامی بھائی صحرائے مدینہ میں واقع ان کے مزار پر حاضر ہوئے اوران دونوں ہستیوں کے وسیلے سے اولادِ نرینہ کے لیے دعا کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُنہیں مدنی منا عطا فرما دیا۔

گندے اثرات دور ہو گئے

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے مجھ پر گندے اثرات تھے۔اپنے حلقے کے اِسلامی بھائیوں کے ساتھ صحرائے مدینہ میں دربارِ مشتاق پر میں نے حاضِری دی اور دُعا مانگی، ایسا محسوس ہوا جیسے مجھے کسی نے پکڑ لیا ہے کچھ دیر کے بعد وہ کیفیّت جاتی رہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری طبیعت بہتر ہو گئی۔(1)

سُن لو ہر ایک نیک شخصیّت

قابلِ اِحتِرام ہوتی ہے

دعائے عطار

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میری، حاجی محمد مشتاق عطاری

---

1 ... فیضانِ سنّت، ۱/ ٦۳۹

سَلَّمَہ الْبَارِی، ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی اور تمام امّتِ مسلمہ کی مغفِرت فرما۔[1]

فاروق ومشتاق کے مزار کی مدنی بہار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیاو آخِرت کی بھلائیاں پانے اور خود کو قبرو حشر کی ہولناکیوں سے بچانے کی کوشش کا ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ''مَدَنی ماحول'' سے ہر دم وابَستہ رہئے، نیکی کی دعوت کے مَدَنی کاموں میں بھرپور حصّہ لیجئے، مَدَنی اِنعامات کے مطابِق اپنی زندگی گزاریئے، سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی ترکیب فرماتے رہئے۔اس کی ترغیب کیلئے ''ایک مَدَنی بہار'' ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ گلزارِ طیبہ (سرگودھا،پنجاب،پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے حَلفِیہ (یعنی قسم کھاکر دیئے ہوئے) بیان کالُبِّ لُباب ہے، غالِباً(۱۴۲۸ھ یعنی 2006ء)میں مجھے اپنے ایک عزیز کے ہمراہ صحرائے مدینہ، بابُ المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش الحان نعت خوان، بُلبلِ روضۂ رسول الحاج قاری ابُوعُبید محمد مشتاق عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا الحافظ القاری الحاج ابو عُمر محمد فاروق عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے مَزاراتِ طیّبات پر حاضِری کی سعادت حاصل ہوئی۔ دوپَہَر کا وقت تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عَین بیداری

---

[1] ... فیضانِ سنّت،۱/ ۶۳۹

کے عالَم میں ہم دونوں کو حاجی مشتاق عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے مزارِ پُر انوار سے اذانِ ظُہر کی آواز صاف سنائی دی۔ پھر کچھ دیر بعد مفتیٔ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی آواز میں اِقامت سنی پھر حاجی مُشتاق صاحِب کی تکبیرِ تحریمہ اور دیگر تکبیراتِ انتِقالات کی آوازوں سے یِہی سمجھ آئی کہ وہ مزار شریف میں امامت فرمارہے ہیں۔ جماعَت خَتْم ہونے کے بعد دعا کی آواز بھی صاف سنائی دی، دعا ختم ہونے کے بعد ہمیں خوشبو کی مہک محسوس ہوئی۔ میں نے حیرت واِسْتِعْجاب کے عالم میں گلزار طیبہ (سرگودھا) کے ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی سے موبائل فون پر رابِطہ کیا اور واقِعہ بیان کیا۔ اِس پر اُنہوں نے مبارَک باد دیتے ہوئے اِس ایمان افروز "مَدَنی بہار" کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام کے تَصَرُّفات واِختیارات اور دعوتِ اسلامی کی بَرَکات سے آگاہ کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سُن کر میں جُھوم اُٹھا، اللہ تعالیٰ کا کڑوروں کڑور شکر کہ اُس نے مجھے اِس نازُک دَور میں دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مَدَنی ماحول عطا فرمایا۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں شب وروز مصروفِ عمل رہتے ہوئے سنّتوں بھری زندگی گزارنے اور ایمان وعافیّت کے ساتھ مرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم[1]

دعوتِ اسلامی نے دنیا بھر میں دھوم مچائی ہے
سارے جہاں میں عشقِ محمد کی خوشبو پھیلائی ہے

---

1 ... نیکی کی دعوت، ص ۳۶۵

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت وعقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم وبیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تادمِ تحریر (رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ) 96 شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

❀...یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔

❀...یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر ونعت کرتی ہے۔

❀...مزارات سے مُلحقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر

حاضری کے آداب اور اس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

۞...عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے ایصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کی ابتِدائی تاریخوں میں اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

۞...''مجلس مزاراتِ اولیاء'' ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفَا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

۞...مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے، ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ

اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیا پر دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنَّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلْسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اللّٰہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہوجایئے۔ اللّٰہ تعالٰی ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجی مشتاق عطاری کے بارے میں تاثرات

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت میں پائی جانے والی کشش اور جاذبیت ہر ملنے والے پر اپنا گہرا اثر چھوڑتی تھی۔ جو بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

سے ملتا متأثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے وابستہ سینکڑوں اسلامی بھائیوں کے دل و دماغ میں آپ کی یادیں بسیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے نہایت خوشگوار تأثرات ہیں، ان سب کو سمیٹنے کے لیے صفحات کا دامن تنگ ہے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، بعض اراکینِ شوریٰ اور آپ کے گھر والوں کے تأثرات پڑھئے اور حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی زندگی پر رشک کیجئے کہ اے کاش! ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(۱) امیرِ اہلسنّت کے تأثرات

نعت خوانوں کے جو موجودہ حالات ہیں، ان کی ایک تعداد میں حرص، لالچ وغیرہ جیسی خامیاں پائی جاتی ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ حاجی مشتاق میں نہیں تھیں۔ ہمارا سالہا سال کا ساتھ رہا ہے، وہ مجھ سے بہت محبت فرماتے تھے، میں نے نہ دیکھا نہ سنا کہ انہوں نے کبھی ایک روپیہ بھی کسی سے مانگا ہو۔ نعت خواں عموماً عالم نہیں ہوتے لیکن حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اچھی خاصی دینی معلومات تھیں۔ میری معلومات کے مطابق پاک و ہند میں کوئی ان جیسا نعت خواں نہیں، جس کے دنیا بھر میں اتنے چاہنے والے اور ماننے والے ہوں۔ پاکستان کے کتنے وزیر اعظم گزرے ہیں یہاں موجود لوگوں کو شاید ہی ان کے نام معلوم ہیں، اسی طرح ہزاروں نعت خواں گزرے لیکن شاید ہی ان کو کوئی اس طرح یاد کرتا ہو لیکن حاجی

مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی خوبیوں کی وجہ سے ہم آج تک یاد کر رہے ہیں اسی لیے کہتے ہیں:

ایسے چلن چلو کہ زمانہ مثال دے ایسے رہا کرو کہ کریں لوگ آرزو[1]

(۲)موجودہ نگرانِ شُوریٰ[2] کے تاثرات

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی ملنسار اور بااخلاق مبلغ تھے۔ تلخی کا جواب نرمی سے اور بد اخلاقی کی آفت کو خوش اخلاقی سے ٹال دیا کرتے۔ اس طرح کی اور کئی خوبیوں کی بِنا پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی جھلک نظر آتی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے انداز کو اپنانے کی وجہ سے ہی آپ کی ذات مَرجَعِ عوام وخواص بن گئی تھی۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت میں جھاڑنا نہیں تھا۔

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کنزُ الایمان جیسی مرکزی مسجد کے کامیاب ترین امام، مشہور و معروف نعت خواں اور بہترین مبلغ بھی تھے اور یہ سب کچھ آپ کو مدنی کام کی برکت اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی نگاہِ کرم سے ملا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاہتے تو لوگوں کا رجوع اپنی جانب کر سکتے

---

1 ... مدنی مذاکرہ، ۲۰۱۵-۶-۱۳ بتصرف

2 ... حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی

تھے مگر یہ ہمیشہ دعوتِ اسلامی کی طرف رجوع کا ذہن دیتے۔ بڑی راتوں میں کنزُالایمان مسجد میں کچھ دیر اجتماع کی ترکیب بناتے پھر تمام شرکاء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (پرانی سبزی منڈی) جانے کا ذہن دیتے بلکہ اسلامی بھائیوں کو لے کر خود مدنی مرکز میں آ جاتے۔ یہ سب ان کی دعوتِ اسلامی سے محبت کی دلیل ہے ۔جب دعوتِ اسلامی کی جانب سے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تنظیمی ذمہ داریاں سونپی گئیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں نہایت خوش اُسلوبی سے نبھایا اور ترقی کرتے کرتے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران بن گئے۔

اِمامت ہو خطابت ہو تِلاوت یا ثنا خوانی
غرور و فخر سے عاری میرا مشتاق عطاری

(۳) رکن شوریٰ حاجی محمد علی عطاری کے تاثرات

میں نے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو انتہائی شفیق، ملنسار، دل جوئی کرنے والا، دل خوش کرنے والا، دوسروں کے دل کو ٹوٹنے سے بچانے والا اور انتہائی رحم دل پایا۔ جماعت کی پابندی، تلاوتِ قرآن، نوافل آپ کے معمولات میں تھے۔ مرکزی مجلسِ شوری کے مشوروں کے لیے مجھے کئی بار حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ سفر کا موقع ملا۔ اُن دنوں مختلف شہروں میں قیام رہتا۔ اس دوران میں نے دیکھا حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہر انداز ہی

دل موہ لینے والا تھا۔ آرام کرنا ہو، کھانا پینا، یا لوگوں سے ملاقات و گفتگو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ متأثر کُن شخصیت تھے۔ مِزاج میں سادگی، کھانے میں کوئی فرمائش، کوئی ناز نخرہ بالکل نہ دیکھا۔ جو آتا وہی بخوشی تناول فرمالیتے۔ آرام فرمانے کے لیے زمین پر ہی لیٹ جایا کرتے۔ ایسے خوش مزاج اور مِلَنْسار تھے کہ کوئی ان کے ساتھ گھنٹوں تو کیا کئی کئی دن رہے پھر بھی کبھی کسی قسم کی بوریت اور کوئی خوف نہ ہو۔ اتنے بڑے نعت خواں اور نگرانِ شوریٰ ہونے کے باوجود بالکل عام اسلامی بھائیوں کی طرح رہتے۔ ان کے انداز میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے انداز کی بہت جھلک آتی تھی۔ یقیناً یہ سب فیضانِ امیرِ اہلسنّت ہی ہے۔ اپنے وصالِ مبارک تک یہ نگرانِ شوریٰ رہے خَلْوَت و جَلْوَت ہو یا مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مشورہ میں نے کبھی انہیں غصّہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

تھا حُسنِ خُلق کا پیکر، تبسّم لب پہ تھا اکثر
نہ اُس میں تھی جفا کاری میرا مشتاق عطاری

صابر ہو تو ایسا!

حاجی محمد علی عطاری مزید فرماتے ہیں: حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تقریباً ایک یا ڈیڑھ سال بیمار رہے لیکن کبھی انہیں شِکْوہ شکایت یا اپنی تکلیف کا ذکر کرتے نہیں سُنا۔ میں نے کئی بار دیکھا جب سخت تکلیف میں ہوتے اکثر اپنی گود میں تکیہ رکھتے تھے کیونکہ تکلیف سے پسلیوں میں شدید درد ہوتا اور یہ تکیے سے اسے

دباتے تھے۔ اتنی تکلیف کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوشش ہوتی کہ چہرے پر مسکراہٹ رہے۔ طبیعت کی خرابی کے باوجود بھی عیادت کے لیے آنے والوں کا خندہ پیشانی سے استقبال فرماتے، ان کی دل جوئی فرماتے، مسکرا کر ملتے، آنے والے کی خیریت پوچھتے کہ آپ کیسے ہیں، گھر میں سب ٹھیک ہیں۔ ان کی زبان پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، اللہ کا کرم ہے، اللہ کا شکر ہے، یہی کلمات رہتے۔

تلخیوں میں خوش رہوں اور لذّتوں سے بے نیاز
کاش! قابو میں رہے یہ میرا نفسِ بدلگام[1]

(۴) رکنِ شوریٰ حاجی وقار المدینہ عطاری کے تأثرات:

مجھے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بے حد محبت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جیسے پیرِ کامل کے مریدِ کامل تھے۔ ان کی زیارت مرشد کی ادائیں یاد دلاتی، ان کو سن کر مُرشد کا اندازِ گفتگو یاد آجاتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت عشقِ مرشد بڑھانے کا بہترین ذریعہ تھی۔"

یہ رضوی ہے ضیائی قادری ہے اور عطاری
سجی نسبت کی گُل کاری میرا مشتاق عطاری

---

1 ...وسائلِ بخشش ص ۲۴۵

(۵) رکنِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطاری کے تاثرات

مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوش مزاج، خیر خواہ اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔

(۶) بچوں کی امّی کے تاثرات

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچوں کی امی کا بیان ہے: ”وہ ایک عظیم انسان تھے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو میری کوئی نیکی پسند آگئی کہ مجھے ”ان“ جیسا شوہر عطا فرمایا۔ وہ والدین کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والے اطاعت گزار فرزند، حقوقُ العباد کا خیال رکھنے والے بے مثال شوہر اور بے شمار اوصاف کی بنا پر قابلِ تقلید باپ تھے۔“

حاجی مشتاق عطاری کی 36 حکایات

(۱) مدنی مرکز کی اطاعت کا عملی اظہار

مرحوم نگران شوری حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ خوش اِلْحان نعت خواں بھی تھے لیکن جب کبھی دعوتِ اسلامی کے اجتماع کا اعلان ہوتا تو اس دن نعت خوانی کے لیے وقت نہ دیتے بلکہ منتظمین کو پہلے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شرکت کرنے اور کسی دوسرے دن محفلِ نعت کا مشورہ دیتے۔ اپنے اسلامی بھائیوں کو مدنی مرکز کی اطاعت کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے: ”ہم

سب مدنی مرکز کے اعلان کے پابند ہیں۔"

اِطاعت مُرشِدی کی اور وہ بھی اِستقامت سے

تیری خُوبی وفاداری میرا مشتاق عطاری

(۲) یہ سب فیضانِ امیرِ اہلسنّت ہے

جب کوئی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے آپ کی عزت وشہرت کی وجہ پوچھتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی مختصر اور جامع جواب ارشاد فرماتے: "یہ سب فیضانِ امیر اہلسنّت ہے۔"

(۳) مدنی کام کرنے کی نصیحت

دعوتِ اسلامی کا مدنی کام آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دورانِ ملاقات بھی مدنی کاموں کی ترغیب دلایا کرتے چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں مرحوم نگران شوریٰ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات سے بے حد مانوس تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وصالِ مبارک سے قبل نصیحت کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: "جب تک جسم میں جان باقی ہے، مدنی کام کرتے رہنا۔"

(۴) ایک اچھی عادت

مرحوم نگران شوری حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک صفت

یہ تھی کہ وہ سلام میں پہل کی سنّت پر بھرپور عمل فرمایا کرتے۔ فیضانِ مدینہ کے حفاظتی اُمور پر متعین حارسین(Security Gaurds)کو سلام کرنا بھی آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے معمولات میں شامل تھا۔ ایک دن ایک حارس اسلامی بھائی نے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے عرض کی: ”آپ جب بھی تشریف لاتے ہیں بغیر سلام کیے نہیں گزرتے، ہمیں آپ کی یہ عادت بہت پسند ہے کیوں کہ عموماً لوگ ہمارے طبقے کو سلام کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔“

محبت سب سے کرتا تھا وہ آگے بڑھ کے ملتا تھا

سراپا تھا مِلَنْساری میرا مشتاق عطاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلام کرنے سے محبت بڑھتی اور نفرت ختم ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیے ہر ایک مسلمان کو سلام کرنے کی عادت بنائیں۔

(۵) مبلغ کی گفتگو کیسی ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کے لیے اِخلاص کی مٹھاس جس طرح مُفید ترین ثابت ہوتی ہے ایسے ہی درست تَلَفُّظ، سنجیدہ اور علمِ دین کے خوشبودار مدنی پھولوں پر مُشتمل گفتگو نہ صرف کانوں کو اچھی لگتی ہے بلکہ دل میں اُتر کر اُسے بھی مہکا دیتی ہے اسی لیے حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اسلامی بھائیوں کو بولنے کا طریقہ سکھاتے اور ان کی بھرپور مدنی تربیت فرماتے چنانچہ ایک اسلامی بھائی آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ایک نصیحت یوں بیان فرماتے

ہیں: ”دیکھیے! خوب صورت لب و لہجے میں کی جانے والی سنجیدہ اور علمی گفتگو کانوں کو بھاتی اور دل میں جلد اُتر جاتی ہے اور یہ سب ہمارے علم و عمل کی مضبوطی پر مُنْحَصِر ہے لہذا علمِ دین حاصل کیجیے اور یہ لازمی سیکھ لیجیے کہ ”کب، کہاں، کیا بولنا ہے“ اور یہی ہر دل عزیز مبلغ کی کامیابی کا راز ہے۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس مدنی پھول پر عمل کرتے ہوئے ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ اندازِ گفتگو پر خصوصی توجہ دے اور اس کے لیے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل نیز امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت پر استقامت حاصل کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے علمِ دین میں بھی اضافہ ہو گا اور گفتگو میں بھی نکھار آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ملک بھر سے کثیر مکتوبات کا جواب دیتے

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نگرانِ شوریٰ بننے سے پہلے بھی مشہور و معروف تھے اور اس مَنْصَب کو سنبھالنے کے بعد اس میں کئی گنا اضافہ ہوا یہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ملک بھر سے کئی اسلامی بھائی خطوط لکھا کرتے اور اپنے مسائل کا حل پوچھا کرتے تھے۔ مصروفیت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سینکڑوں خطوط کا جواب تنہا دیا کرتے۔

(۶) اب میں مدینہ جاؤں گا

ایک اسلامی بھائی نے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یوں خط لکھا: میں ایک عرصے سے امریکہ میں میوزیکل پروگرام کرنے کے لیے سر توڑ کوشش کر رہا تھا۔ ایمبیسی کے رات دن چکر لگاتا، بالآخر کافی کوشش کے بعد میری مراد بر آئی اور امریکہ کا ویزہ مجھے موصول ہو گیا۔ میں اسی خوشی میں مگن جارہا تھا کہ راستے میں میرا گزر ایک ایسی جگہ سے ہوا، جہاں اجتماع ذکر و نعت کا سلسلہ جاری تھا میں بھی اس میں شریک ہو گیا۔ جب آپ (حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے نعت پڑھنا شروع کی تو میری اندرونی کیفیت بدلنے لگی، دل میں امریکہ جانے کی خواہش دم توڑنے لگی اور مدینے کی حاضری میں دل تڑپنے لگا، جب اجتماع ذکر و نعت کا اختتام ہوا تو امریکہ جانے کے لیے مچلنے والا دل مدینہ جانے کے لیے تڑپ اٹھا لہٰذا **اب میں امریکہ نہیں مدینہ شریف جاؤں گا۔"**

(۷) شکر رنجی دور کرنے کا منفرد انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر میں رہنے والے افراد کے مابین معمولی شکر رنجی اور ناراضی پیدا ہو جانا عام سی بات ہے لیکن اسے جھگڑے تک نہ پہنچنے دینا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا طریقہ ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر والوں نے بتایا: اگر کبھی گھر کے کچھ افراد کے مابین کوئی تلخ کلامی یا شکر رنجی ہو جاتی تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ حکمتِ عملی اختیار فرماتے کہ

باہر سے کچھ پھل یا کھانے کی کوئی چیز خریدتے اور تمام گھر والوں کو ایک دستر خوان پر جمع کر کے وہ چیز کھلاتے، اس کی برکت سے رنجش فوری طور پر دور ہو جاتی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) تصورِ شیخ میں ڈوب کر ذکرِ مرشد فرماتے

مُرشِد کامل کا ذکر کرتے رہنا کامل مُرید کی نشانی ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس طرح گھر سے باہر ذکرِ مرشد فرماتے، اس سے کئی گُنا زیادہ گھر میں ''مُرشد مُرشد'' کرتے، کبھی تو امیرِ اہلسنت کے ملفوظات بیان فرماتے اور کبھی آپ کے مبارک معمولات کا ذکر ہوتا، کبھی مُرشدِ کریم کی کرم نوازی اور عنایات کا تذکرہ ہوتا اور کبھی امیرِ اہلسنّت کے خون سے سینچی ہوئی غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مشغول رہ کر رضائے مرشد پانے پر غور و فکر کیا جاتا الغرض مرشد کا ذکر گھر والوں کی تربیت کا ذریعہ اور ایک کامل مُرید کے تصورِ شیخ میں ڈوبے رہنے کی روشن دلیل بن گیا تھا۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچوں کی امی کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنی کثرت سے اپنے پیر و مرشد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ذکر فرماتے تھے یوں لگتا کہ ''امیرِ اہلسنّت'' ہمارے گھر کے ہی ایک فرد ہیں۔

میرے عطّار کا پیارا اور اُن کی آنکھ کا تارا
لبِ عطّار پر جاری میرا مشتاق عطاری

(۹) غیر موجودگی میں بھی مرشد کا ادب فرماتے

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے والہانہ محبت تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس طرح امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی موجودگی میں آپ کا ادب فرماتے تھے اسی طرح آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غیر موجودگی میں بھی آپ کے ادب کا خیال فرماتے۔ اسی لیے جب کبھی دن یا رات کے کسی حصے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فون تشریف لاتا تو ادبِ مرشد میں کھڑے ہو جاتے اور جب تک کال جاری رہتی، آپ یوں ہی کھڑے رہتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سوتے وقت کے معمولات

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا رات کتنی ہی تاخیر ہو جاتی سونے سے قبل اَوْرَاد و وَظائف پڑھتے اس کے بعد آرام فرماتے۔

(۱۰) رات کا ایک پہر عبادت کے لیے

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر والوں نے بتایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن بھر مدنی کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود رات کے ایک حصے میں تلاوتِ قرآن فرماتے، کبھی نوافل پڑھتے، کبھی ذکر و دعا اور کبھی کسی دینی کتاب کا مطالعہ فرماتے۔ یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ڈبل بارہ گھنٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ

اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبر داری میں گزرتے۔

کیا مزے کی زندگی ہے زندگی عُشّاق کی
آنکھیں اُن کی جستجو میں دل میں ارمانِ جمال [1]

(۱۱) شدید بیماری میں بھی کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی عَلالت کی وجہ سے چلنے پھرنے سے قاصر تھے اس کے باوجود جب نماز کا وقت آتا تو کھڑے ہو کر ہی نماز ادا فرماتے۔ گھر کا کوئی فرد آپ کو سہارا دیتا یا آپ کے قریب کھڑا رہتا مَبادا کہیں گر جائیں۔ لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمت نہ ہارتے اور کھڑے ہو کر ہی نماز ادا فرماتے۔ آخری نماز بھی یوں ادا فرمائی کہ گھر کے دو افراد آپ کو سنبھالنے کے لیے قریب بیٹھے تھے اور آپ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔

(۱۲) والدہ کی قدم بوسی روز کا معمول تھا

والدہ کی خدمت اور دل جوئی کی سعادت خوش نصیب اولاد ہی کو نصیب ہوتی ہے، حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ایک سعادت مند فرزند تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے والدہ کی قدم بوسی کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا حتی کہ شدید بیماری میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس معمول میں کوئی فرق نہ آیا اور اس

---

1 . . . ذوقِ نعت، ص ۱۱۳

کیفیت میں بھی آپ بستر سے اُتر کر دیوار کا سہارا لیتے ہوئے والدہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور قدم بوسی فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ آپ سے بے حد محبت فرماتیں بارہا فرماتیں: ''میرا مشتاق لاکھوں میں ایک ہے۔''

(۱۳) علما کا خوب ادب فرماتے

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جس طرح حصولِ علمِ دین کا ذوق و شوق تھا اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علماءِ اہلسنت کا بھی بے حد ادب و احترام فرماتے اور اپنے مدنی منوں کو بھی اس کی تربیت دیتے۔ ایک بار حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مدنی منوں کے ساتھ خطیبِ پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس میں شریک تھے۔ مَنْچ پر جونہی شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے تو آپ اپنے مدنی مُنّوں سمیت ان کی تعظیم کے لیے نہ صرف کھڑے ہوگئے بلکہ آگے بڑھ کر خود بھی دست بوسی کی اور دونوں مدنی منوں سے بھی دست بوسی کروائی۔ اجتماع کے اختتام تک حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس بات کا خیال رکھا کہ حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیٹھ نہ ہو۔ اسی طرح دیگر محافل میں بھی حتی الامکان اس بات کا خیال فرماتے کہ کسی سُنّی عالمِ دین کو پیٹھ نہ ہو۔

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالِموں سے پیار ہے
اِن شَآءَ اللہ دوجہاں میں میرا بیڑا پار ہے

(۱۴) عہد کے پابند تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عہد خواہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ہو یا بندوں سے، سب کو پورا کرنا لازم ہے اسی لیے عہد پورا کرنے والے کو کامل مومن قرار دیا گیا ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عہد پورا کرنے کا وصف بھی لائقِ تقلید ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس سے جو وقت طے فرماتے، اُسی وقت پر پہنچ جاتے یہ تو مقررہ وقت پر پہنچنے کے عہد کو پورا کرنے کی مثال ہے جبکہ آپ آخری دم تک مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر فائز رہے اور اس منصب کا تقاضا ہی وفائے عہد ہے کیوں کہ جس کے پاس جتنا بڑا منصب ہوتا ہے اس سے عہد وپیماں بھی اتنے ہی بڑے لیے جاتے ہیں، اگر اس منصب پر موجود شخصیت اس عہد کی خلاف ورزی کرے تو اس کا اثر براہِ راست نظام پر پڑتا ہے لٰہذا آپ کی سیرت کے کئی اوصاف نمایاں ہیں، ان میں عہد پورا کرنے کا وصف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کامل مسلمان اور بہترین منتظم ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نعت خوانی کے لیے وقت لیا گیا۔ اتفاقاً آپ شدید بیمار ہو گئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا عہد پورا فرمایا اور بیماری کی حالت میں ہی اجتماع ذکر و نعت میں جا پہنچے۔

حَشر میں زیرِ لِوائے حمد اے عطاؔر ہم
نعتِ سلطانِ مدینہ گُنگُناتے جائیں گے

(۱۵) بیان سن کر قادیانی کا قبولِ اسلام

حاجی مشتاق عطاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس طرح بہترین نعت خواں تھے اسی طرح زبردست مبلغ بھی تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سینکڑوں بیانات فرمائے، جن سے بہت سے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔ ایک بار آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شادی کی تقریب میں "دیدارِ مصطفٰے" کے عنوان سے بیان فرمایا۔ اتفاق سے ایک قادیانی بھی اس بیان میں شریک تھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان سُن کر اس کی آنکھیں کُھل گئیں، آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اپنے کُفر سے توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

(۱۶) خوش مزاجی کی ایک حسین یاد

رُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو میلاد برکت علی عطاری فرماتے ہیں: ایک بار حاجی مشتاق عطاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہو گئے۔ میں دیگر اراکینِ شوریٰ کے ہمراہ عیادت کے لیے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر حاضر ہوا۔ ان دنوں کھجوریں ابھی پک کر بازار میں آنے ہی لگی تھیں، میں نے سوچا نیا پھل ہے، حاجی مشتاق عطاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لیے لے لیتا ہوں چنانچہ میں نے کھجوریں خرید لیں۔ جب میں نے حاجی مشتاق عطاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کھجوروں کا تحفہ پیش کیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی نئے موسم کا پہلا پھل نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں

کو سب سے پہلے عطا فرماتے۔ کیوں نہ کسی بچے سے ابتدا کی جائے۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ادھر اُدھر دیکھا لیکن اس وقت کوئی بچہ موجود نہ تھا۔ پھر خوش مزاجی سے خود ہی ارشاد فرمایا: "یعفور بھائی کے سوا یہاں سب شادی شُدہ ہیں لہٰذا ہم انہی سے نئے موسم کی کھجوروں کی ابتداء کرتے ہیں۔" حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علالت دیکھ کر ہمارے دل بہت رنجیدہ تھے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس جملے نے سب کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

(۱۷) سادگی نے بہت متاثر کیا

حاجی برکت علی عطاری مزید فرماتے ہیں: رکنِ شوریٰ بننے سے قبل میں فاروق نگر[1] (لاڑکانہ) میں علاقائی مشاورت کا رکن تھا۔ ایک مرتبہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اجتماعِ ذکر و نعت کے لیے فاروق نگر تشریف لائے۔ اجتماع کے اختتام پر رات کافی گزر چکی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اس وقت کون سی ٹرین مل سکتی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا گیا تقریباً دو بجے ٹرین آئے گی۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِکانومی کلاس میں سیٹ لی اور سوار ہوگئے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سادگی سے بے حد متاثر ہوا کہ اتنے مشہور نعت خوان اور ایسے بڑے نگران ہونے کے باوجود اِکانومی کلاس میں سفر فرماتے

---

[1] ... چونکہ مفتیٔ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق لاڑکانہ سے تھا اس لیے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آپ کی وفات کے بعد لاڑکانہ کا تنظیمی نام "فاروق نگر" رکھ دیا۔

ہیں۔ انہی کا بیان ہے کہ جن دنوں میں بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک کالج میں تعلیم حاصل کرتا تھا اس وقت میں نمازِ جمعہ حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی امامت میں ادا کرنے کے لیے جامع مسجد کنزالایمان جایا کرتا تھا۔ اس لیے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نماز کے بعد انتہائی ملنساری، خندہ پیشانی اور حُسنِ اخلاق سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔

(۱۸) خوفِ خدا کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کے نفس کو ہزاروں برائیوں اور لاکھوں خامیوں سے بچانے میں سب سے بڑا کردار خوفِ خدا کا ہے۔ جس کے دل میں خوفِ خدا رچ بس جاتا ہے اس کا ظاہر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کے تابع ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے مخلوقِ خدا اس کے تابع ہو جاتی ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے دل میں کیسا خوفِ خدا تھا چنانچہ رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطاری کا بیان ہے کہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے ساتھ چل مدینہ کے قافلے میں حاضر تھا۔ ایک دن سبھی اسلامی بھائی مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحن میں حاضر تھے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے زمین پر رینگنے والے ایک ٹڈّے کو آہستگی سے ہاتھ میں اُٹھایا اور یہ کلام پڑھنا شروع کر دیا: "کاش میں اس دنیا کا نہ بشر بنا ہوتا۔" دیکھتے ہی دیکھتے اسلامی بھائیوں کی آنکھیں خوفِ خدا سے تر ہو گئیں۔

(۱۹) حُسنِ اخلاق کے ذریعے مدنی مُنّوں کی تربیت

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچوں سے بے حد پیار فرمایا کرتے تھے۔ اپنے مدنی منوں سے گھل مل جانا، پیار کرنا اور ان سے ان کی ننھی عقلوں کے مطابق گفتگو کرنا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادات میں شامل تھا۔ نہ صرف اپنے بچوں سے محبت فرماتے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کے بچوں سے بھی بہت پیار فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حُسنِ اخلاق اور نرمی سے بھرپور اندازِ گفتگو ان مدنی مُنّوں کو دعوتِ اسلامی کا بااخلاق مبلغ بنانے میں بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی محمد علی عطاری کا بیان ہے: حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلامی بھائیوں کے مدنی مُنّوں سے بھی اپنے مدنی مُنّوں جیسا حسنِ سلوک فرماتے۔ میں نے دیکھا ان کا اپنے بچوں سے بھی دوستانہ ماحول تھا۔ ایسا پیار و محبت اور بچوں کے ساتھ بالکل بچوں جیسا انداز، بچوں میں گھل مل جانا اور انہیں پیار کرنا، جیسے ایک مخلص دوست، دوسرے دوست سے بات کرتا ہے بچوں سے بھی ایسے گفتگو فرماتے۔ اسی طرح بعض اوقات ذمہ داران کے بچے جاتے تو انہیں پیار کرتے، کوئی تحفہ ہوتا تو دیتے اور بہت شفقت فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بچوں سے بات کرنے کا انداز بھی بڑا باادب ہوا کرتا تھا۔ ابے تبے تو تڑاخ بد تمیزی والا لہجہ ہرگز نہ ہوتا بلکہ بہت مہذّب، میٹھا اور دل جوئی والا انداز ہوا کرتا تھا۔

(۲۰) مسکراہٹ نے مدنی انقلاب برپا کر دیا

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے رنچھوڑ لائن کے مقیم اسلامی بھائی اپنے مدنی ماحول میں آنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیان کرنے کے لیے اکثر ہمارے علاقے میں تشریف لاتے۔ ایک دن میں گھر کے کسی کام سے باہر نکلا تو نعت شریف کی آواز میرے کانوں میں رس گھولنے لگی، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ یہاں کوئی محفل ہے۔ میں نے جلد اپنا کام مکمل کیا اور والدہ سے اجازت لے کر اس محفل میں شریک ہو گیا۔ اس وقت نہایت پُرنور چہرے والے باعمامہ مبلغِ دعوتِ اسلامی نماز اور داڑھی وغیرہ کی ترغیب کے موضوع پر بیان فرمارہے تھے۔ ان کی میٹھی آواز اور پر اثر لہجہ دل کو سکون فراہم کر رہا تھا۔ جب بیان ختم ہوا تو میں بھی دیگر لوگوں کی طرح اس خوش آواز مبلغ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا، جب میں نے اُن سے مصافحہ کیا تو حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یوں مسکرا کر گرمجوشی سے مصافحہ فرمایا کہ ان کی ایک مسکراہٹ میرے دل پر نقش ہو گئی اور میں نے بھی عہد کر لیا کہ مجھے بھی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والا مبلغ بننا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ایک مسکراہٹ کی برکت سے میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور آج میں باب المدینہ کراچی کی ہلالی کابینہ کے نگران کی حیثیت سے مدنی کاموں میں مصروف ہوں۔

تخلص "سگِ عطار" تھا

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صرف نعت خواں ہی نہیں تھے بلکہ نعت گو شاعر بھی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی نعتیں بھی تحریر فرمائیں، جن میں آپ نے "سگِ عطار" تَخَلُّص اختیار فرمایا۔

عطار کا میں سگ ہوں سمجھو نہ در بدر ہوں
کیا خوب اپنی قسمت عطار کی بدولت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۱) وصال سے قبل کمرے میں خوشبو پھیل گئی

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تیمار داری پر مقرر اسلامی بھائی کا بیان ہے: جب حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو کمرے میں بھینی بھینی خوشبو مہکنے لگی، اچانک حاجی مشتاق عطاری انتہائی تکلیف کے باوجود اٹھ کر بیٹھ گئے، اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے پھر خود ہی لیٹ کر قبلہ رخ ہوئے اور جان جانِ آفرین کے سپرد فرمادی۔

مفسرِ شہیر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نیک بندوں کے وصال کے وقت مہکنے والی خوشبو کے بارے میں فرماتے ہیں: بعض لوگوں کی وفات کے وقت ایسی خوشبو محسوس ہوتی ہے سمجھو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

تشریف لائے ہوئے ہیں، اس میت کو لینے آئے ہیں۔[1]

منہ ڈھانپ کے رکھنا کہ گنہگار بہت ہوں

میت کو میری دیکھنے آئیں تو عجب کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۲) درِ مرشد نہ چھوڑنے کی وصیت

حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ سے محبت اور وارفتگی قابلِ رشک اور لائقِ تقلید ہے۔ رات دن فرمانِ مرشد پر عمل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے وقف کر دینا آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا خصوصی اِمتیاز ہے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے مدنی منوں کو بھی یہ وصیت فرمائی: ”بیٹا! دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے لیکن کبھی بھی پیر و مرشد امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا در مت چھوڑنا۔“

ڈائری کے پہلے صفحے پر ایک متأثر کن تحریر

حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ایک ڈائری پر ڈرائیونگ لائسنس کے خانے میں سگِ عطار، پاسپورٹ نمبر کے خانے میں ”ثناء خوانِ رسول“، شناختی کارڈ کے خانے میں ”م۔د۔ی۔ن۔ہ۔ب۔غ۔د۔ا۔د“ یعنی مدینہ اور بغداد تحریر تھا۔

---

[1] ... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۳

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس تحریر سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نسبتوں سے گہری محبت کا عظیم اظہار ہوتا ہے۔

(۲۳) نگرانِ شوریٰ میرے خیر خواہ تھے

رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شمولیت کے کچھ عرصے بعد میرے بچوں کی امّی کے گلے میں کچھ اس طرح کی تکلیف ہوئی کہ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کر دیا۔ اس آزمائش کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا۔ اس دوران مجھے سب سے زیادہ فون مرحوم نگرانِ شُوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فون پر دریافت فرماتے: "علی بھائی گھر میں سب کی طبیعت کیسی ہے؟ بچوں کی امّی کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ مدنی کاموں کا جدول اپنے اعتبار سے بنائیے گا، پہلے گھر کو دیکھیے، آپریشن کروایا یا نہیں کروایا؟، کیا رپورٹ آئی؟ کیسی طبیعت ہے؟ گھر والوں کا خیال رکھئے گا۔" گفتگو کا اختتام یوں فرماتے: "میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور ارشاد فرمایئے گا، کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور یاد فرمایئے گا۔" اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوب دعاؤں سے نوازتے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دل جوئی اور خیر خواہی کے یہ مُخلصانہ انداز آج بھی یاد آتے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شفقتوں کی مہک آج بھی میرے دل و دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔

(۲۴) لگتا ہے مشتاق بھائی ہمارے ساتھ ہیں

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصالِ مبارک کے کئی مہینے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاندان کے سبھی افراد کسی تقریب میں شرکت کے لیے پنجاب جارہے تھے۔ ٹرین ایک ایسے بیابان اور چٹیل میدان سے گزر رہی تھی، جہاں دور تک کسی درخت کا نام ونشان نہیں تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچوں کی امّی جان سر جھکائے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز میں یہ نعت شریف ''کچھ ایسا کردے میرے کِرد گار آنکھوں میں'' سُن رہی تھیں۔ یکایک ٹرین کے پورے ڈبے میں تیز مگر بھینی بھینی خوشبو پھیل گئی۔ سب نے باہر کی جانب دیکھا لیکن وہاں تو چٹیل میدان تھا۔ ڈبے میں بھی کوئی ظاہری سبب نظر نہیں آرہا تھا لیکن خوشبو مسلسل آتی جارہی تھی بالآخر سب نے بیک زبان کہا: ''لگتا ہے کہ مشتاق بھائی بھی ہمارے ساتھ ہیں۔''

(۲۵) دنیوی معاملات میں بے نیاز دیکھا

رکنِ مرکزی مجلسِ شُوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری فرماتے ہیں: حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بے حد سخی طبیعت پائی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت میں نہ تو بُخل تھا اور نہ ہی لالچ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملاقات کے لیے آنے والے اسلامی بھائیوں کو تحائف سے بھی نوازتے تھے۔ آپ کی سیرت دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حرِص نام کی کوئی شے آپ کو چُھو کر بھی نہیں گزری تھی۔

(۲۶) احساسِ ذمہ داری

رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری کا بیان ہے: جب حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیماری بڑھی تو ایک بار مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے مشورے میں ارشاد فرمایا: آپ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے عرض کر کے کوئی اور نگرانِ شوریٰ مقرر فرمالیجئے، میری طبیعت میرا ساتھ نہیں دیتی، اب مجھ سے سفر نہیں ہوتا، اسی لیے کام بھی نہیں کر پاتا۔ یہ فرما کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زار و قطار رونے لگے۔ چنانچہ باہمی مشورے سے حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی کو ان کا معاون بنادیا گیا البتہ نگرانِ شوریٰ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی رہے۔

عمامے کا ادب

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ مبارک تھی کہ استنجاخانے میں عمامہ شریف اُتار کر مگر سر ڈھانپ کر جاتے۔ غالباً یہ عمل انہوں نے اپنے پیرو مرشد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھا تھا۔ کیونکہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا معمول ہے کہ عمامہ اتار کر مگر سر ڈھانپ کر بیت الخلاء جاتے ہیں۔ عارف باللہ علامہ فَقِیرُاللہ علوی نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی (مُتَوَفّٰی ۱۱۹۵ھ) جو کہ شیخ الاسلام علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے

شاگرد اور زبردست عالم وصوفی بزرگ ہیں فرماتے ہیں: بیت الخلاء میں مُعَظَّم اشیاء جیسے عمامہ شریف، مسواک اور کنگھی (ان کی تعظیم کی وجہ سے) نہ لے کر جانا مستحب ہے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے عمامے سمیت بیتُ الخلاء جانا کوئی گناہ کا کام نہیں ہے جیسا کہ بَحرُ العُلُوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: پیشاب یا پاخانہ کے لیے ننگے سر جانا منع ہے، تو ٹوپی، عمامہ جو بھی پہنے ہو، استنجا کے لیے جا سکتا ہے۔(2)

سلام کی عادت

حاجی مشتاق عطاری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ اس فرمانِ مصطفٰے ''سلام کو عام کرو'' پر بڑی سختی سے عمل فرمایا کرتے تھے۔ حتی کہ ایک کمرے سے دوسرے میں تشریف لے جاتے تو بھی سلام کیا کرتے۔ یہ سلام کے آداب میں سے بھی ہے۔ چنانچہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ فرماتے ہیں: دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو، وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔(3)

---

1 . . . قطب الارشاد، ص ۱٦۵

2 . . . فتاویٰ بحر العلوم، ۵/ ۴۱۲

3 . . . 101 مدنی پھول، ص ۳

(۲۷) زوجہ کی خدمات کا اعتراف

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیماری کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچوں کی امّی نے آپ کی خدمت اور تیمارداری میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ وصالِ مبارک سے چند روز قبل ارشاد فرمایا: اگر میری نیکیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو میں نے وہ سب آپ کو دیں۔

(۲۸) عاجزی کے پیکر

رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی وقارالمدینہ عطاری کے بیان کا خلاصہ ہے: جب میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آیا تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے محبت تو تھی ہی جب حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نعتیں سنیں تو ان کا بھی دیوانہ ہو گیا۔ غالباً 1992ء میں مینارِ پاکستان مرکز الاولیاء لاہور میں تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا تو میں اس موقع کی تلاش میں تھا کہ کسی طرح امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت ہو جائے۔ دورانِ اجتماع مختلف اسلامی بھائیوں سے معلومات کرتا رہا کہ کسی طرح ان دونوں ہستیوں کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے۔ اسی اجتماع میں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ کلام

"تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم"

پڑھا جو بے حد مقبول ہوا۔ یہ کلام سُن کر حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

محبت میں اور اضافہ ہو گیا۔ الغرض ایک دن میں لوگوں سے پوچھتا پوچھتا حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جا پہنچا۔ میں نے دیکھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چادر اوڑھے زمین پر سو رہے تھے۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اوپر سے بھی گزر رہے تھے۔ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی و انکساری سے بے حد متأثر ہوا کہ اتنا بڑا نعت خوان جس کے ہزاروں چاہنے والے ہیں، وہ اس قدر عاجزی کا پیکر ہے۔ جب مجھے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو ان کی مسکراہٹیں، نرمی و ملنساری، حسنِ اخلاق دیکھا تو میں بہت متأثر ہوا۔ پھر مجھے جب جہاں موقع ملتا ان کی زیارت کی نیت سے ان کے پاس جاتا۔

وہی آنکھ اُن کا جو مُنہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لئے جھکے وہی دل جو اُن پہ نثار ہے [1]

(۲۹) بیماری کے باوجود مہمان نوازی

رُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی وقارالمدینہ عطاری کا بیان ہے: جن دنوں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار تھے تو میں ان کی عیادت کے لیے چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ جامع مسجد کنزُالایمان کے قریب ان کے گھر حاضر

1 ... حدائقِ بخشش، ص ۳۵۳

ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شدید تکلیف میں تھے، درد کی شدت کے باعث صحیح طور پر بات بھی نہیں کر پارہے تھے۔ لیکن قربان جاؤں! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی استقامت، صبر اور مہمان نوازی پر۔ ہمارے پہنچتے ہی مسکرا کر استقبال فرمایا، بچے کو گھر بھیج کر ہماری مہمان نوازی فرمائی، شکریہ ادا کیا۔ یقین کیجئے میں اس وقت حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دیوانہ ہو گیا کہ یہ کیسے انسان ہیں، اتنی تکلیف میں بھی اپنی ان اداؤں کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے میری بے حساب بخشش فرمائے۔

(۳۰) نگران کی اطاعت

اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی محمد اخلاق عطاری کا بیان ہے: یہ 90-1989ء کی بات ہے ایک بار اورنگی ٹاؤن کے نگران محمد جمیل عطاری ہمارے علاقے میں کارکردگی لینے تشریف لائے۔ ان دنوں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ان کے ماتحت تھے۔ جمیل بھائی لیاقت آباد میں رہائش پذیر تھے لیکن ماشاءاللہ عَزَّوَجَلَّ پورے اورنگی ٹاؤن کا کام سنبھال رکھا تھا۔ جمیل بھائی نے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے ذیلی نگرانوں سے مدنی کاموں کی کارکردگی طلب کی۔ کس کس مسجد میں درس ہوا؟ کس میں نہیں ہوا؟ کتنے اسلامی بھائی درس میں شریک ہوئے؟ اجتماع میں کتنے اسلامی بھائی جاتے ہیں؟ کتنے اسلامی بھائی علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کرتے ہیں؟

اسلامی بھائیوں کی کارکردگی سُن کر جمیل بھائی نے کہا: میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ کبھی درس ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا کبھی چار آدمی درس میں ہیں تو کبھی پانچ یہ کیا کام ہوا؟ بس اتنا سننا تھا حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نگران کے قدموں میں گر پڑے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہہ رہے تھے۔ زبان پر یہ کلمات جاری تھے عالی جاہ! مجھے معاف فرمادیجئے، یہ ان اسلامی بھائیوں کی نہیں بلکہ میری غلطی ہے کہ میں ان کی تربیت نہیں کرپایا۔ آپ معاف فرمادیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ آئندہ ایسی کارکردگی نہیں ہوگی۔ یہ دیکھ کر دیگر اسلامی بھائی بھی رونے لگے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ انداز دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔ اس واقعے سے میں نے سیکھا کہ نگران کی اِطاعت کس طرح کرنی چاہیے۔

(۳۱) غم غلط فرمادیتے

اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں 1988ء میں حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھا کرتا تھا۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں بہت ساری خوبیاں تھیں، ایک خوبی جس کا میں نے کثرت سے مشاہدہ کیا، وہ یہ تھی کہ اگر کوئی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اپنی پریشانی یا دُکھ کا ذکر کرتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے اپنی پریشانی اور دُکھ سمجھتے، ایسا حوصلہ بڑھاتے اور مفید مشوروں سے نوازتے کہ سب غم

غلط ہو جاتے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس وصف پر آپ کی جتنی تعریف کروں اتنی کم ہے۔

مسلمان بھائی کی حاجت روائی کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی حاجت روائی کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! چنانچہ حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کوشش کرنے والے کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اسے نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد فرما دیتا ہے۔[1]

(۳۲) اپنا آرام قربان فرمادیتے

اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: ایک بار میں نمازِ فجر کے بعد کچھ اسلامی بھائیوں کے ساتھ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملنے آپ کے گھر حاضر ہوا۔ تو ارشاد فرمایا: جمیل بھائی ابھی کچھ دیر قبل نعت خوانی سے واپس پہنچا ہوں کہ ایک اسلامی بھائی آ پہنچے جو مجھے چالیسویں کی محفل میں چلنے پر اصرار کر رہے ہیں۔ میں ساری رات نہیں سویا۔ اسی لیے معذرت

---

1 . . . الخصال المکفرۃ لابن حجر، ص ۱۰۴

بھی کی لیکن یہ نئے نئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہوئے ہیں۔ میں نے سوچا کہیں ان کا دل نہ ٹوٹ جائے، اس لیے ساری رات کی تھکاوٹ کے باوجود میں نے چالیسویں کی محفل میں شرکت کی ہامی بھر لی۔ انہی اسلامی بھائی کا بیان ہے حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوشش ہوتی تھی، کسی کا دل نہ ٹوٹ جائے۔ اللہ تعالٰی نے انہیں ایسے درد اور ایسی برکت سے نوازا تھا کہ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتوں کی بارش فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درجات بلند فرمائے انکے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(۳۳) طلبہ کی تربیت کا انداز

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس مدرسۃ المدینہ میں پڑھنے والے اور نگی ٹاؤن میں مقیم ایک اور اسلامی بھائی کا بیان ہے: حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں نیکیوں کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوشش ہوتی کہ میں خود بھی نیکیاں کروں اور مجھ سے وابستہ اسلامی بھائی بھی نیکیاں کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے تمام شاگردوں کو گناہوں سے دور اور نیکیوں کا پیکر دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لیے نیک اعمال کی طرف خاص توجہ دلواتے، تلاوتِ قرآن اور دُرُودِ پاک کی کثرت کا ذہن دیتے، بدنگاہی، جھوٹ، چغلی، وعدہ خلافی، نماز نہ پڑھنا، والدین کی نافرمانی، بڑوں کی بے ادبی جیسے کاموں سے دُور رہنے

کی بار بار تلقین فرماتے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے وہ رسیلے جملے ، درود پاک کی کثرت کرنا، نماز کسی حال میں مت چھوڑنا آج بھی کانوں میں رس گھولتے محسوس ہوتے ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ صرف ترغیب ہی نہیں دلاتے تھے بلکہ کئی بار گھر تشریف لاکر والد صاحب سے ہمارے اخلاق و کردار کے متعلق دریافت فرماتے۔

(۳۴) سیّدنا خضر عَلَیۡہِ السَّلَام کی زیارت

حاجی محمد مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی مسجد کے مؤذن محمد نعیم عطاری کا بیان ہے کہ ایک دن حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے بتایا: میں کسی ضروری کام کے سلسلے میں اسلام آباد اپنی ہمشیرہ کے گھر جارہا تھا۔ امی جان چونکہ مجھ سے بہت پیار فرماتی تھیں، اس لیے پریشان ہوگئیں کہ میرا مشتاق ناجانے کس حال میں ہوگا؟ اسی پریشانی کے عالم میں سوگئیں کیا دیکھتی ہیں کہ خواب میں حضرت سیّدنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لائے اور فرمارہے ہیں، پریشان نہ ہوں! آپ کا بیٹا مشتاق بالکل ٹھیک ہے۔

(۳۵) نعت خواں ہو تو ایسا!

مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے رُکن ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ جب میں دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہوا تو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش الحان نعت خوان،

بلبلِ روضۂ رسول حاجی مشتاق عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کا غائبانہ تعارف مجھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نعتوں کی کیسٹوں سے ہوا۔ یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا پڑھا ہوا ہر کلام سننے والے کو محظوظ کر دیتا ہے مگر بالخصوص آپ کے پنجابی کلام پنجاب میں بہت پسند کیے جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی ایک نعتیہ کیسٹ ''قصیدہ بردہ شریف (ایک مخصوص انداز میں)'' سُنی۔ جس میں آپ نے دیگر اشعار کے ساتھ ملا کر قصیدہ بردہ شریف کو ایسی سَلاسَت اور پُرتاثیر انداز میں پڑھا کہ میرے دل پر رقّت طاری ہوگئی اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

(۳۶) بزرگوں کے ادب کی انوکھی مثال

باب المدینہ (کراچی) لائٹ ہاؤس کی جامع مسجد عثمانِ غنی کے قریب رہائش پذیر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچپن کے صحبت یافتہ عمر رسیدہ سفید ریش اسلامی بھائی محمد اقبال عطاری کے بیان کا خلاصہ ہے: میرے ایک دوست کے ہاں اجتماعِ ذکر و نعت تھا جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران اور عالمی شہرت یافتہ نعت خوان حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو میرے دوست نے کہا: آیئے مشتاق بھائی کو لینے چلتے ہیں۔ میں اپنے دوست کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ہم حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے۔ مشتاق بھائی اگلی سیٹ پر بیٹھے اور ڈرائیور نے گاڑی

چلا دی۔ ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ اچانک مشتاق بھائی نے ڈرائیور سے فرمایا: گاڑی روکیے! ڈرائیور نے سڑک کی ایک جانب گاڑی روکی ہم سمجھے شاید کوئی چیز بھول گئے ہیں۔ مشتاق بھائی نے میری طرف والا گاڑی کا دروازہ کھولا اور انتہائی عاجزی اور لَجاجَت بھرے انداز میں مجھ سے معافی مانگنے لگے، مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے معاف فرما دیجئے، بس مجھے معاف فرما دیجئے۔ میں نے حیرانی کے عالم میں کہا: مجھے شرمندہ نہ فرمائیں، آپ مجھ سے کس چیز کی معافی مانگ رہے ہیں۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی کروڑوں رحمتوں کا نُزول فرمائے فرمانے لگے: آپ سفید ریش بُزرگ ہیں، میں بے دھیانی میں آپ سے آگے بیٹھ گیا مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے مُعاف فرما دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اِصرار پر میں نے کہا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے آپ کو معاف کیا۔ مشتاق بھائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھے آگے بٹھایا اور خود پیچھے بیٹھ گئے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد یہ عمر رسیدہ اسلامی بھائی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے لیے دُعائیں کرنے لگے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھوٹوں پر شفقت اور بزرگوں کا احترام یقیناً سعادت مندوں کا کام ہے۔ عمر رسیدہ بُزرگوں کی تعظیم کے بارے میں تین فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ فرمائیے:

(1) **نبی پاک**، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ

مِنْ اِجْلَالِی تَوْقِیْرُ الشَّیْخِ مِنْ اُمَّتِی یعنی میری تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ میرے بوڑھے امتیوں کی تعظیم کی جائے۔[1]

(2) نبیٔ کریم رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا مِن اَجلِ سِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہُ عِنْدَ سِنِّہٖ مَنْ یُکْرِمُہُ عِنْدَ سِنِّہٖ یعنی جو کوئی جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے احترام کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس نوجوان کے بڑھاپے پر اُسے مقرر کرے گا جو اُس کا احترام کرے۔[2]

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص بوڑھے مسلمان کا صرف اس لیے احترام کرے کہ اس کی عمر زیادہ ہے، اس کی عبادات مجھ سے زیادہ ہیں، یہ مجھ سے پرانے اسلام والا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں وہ دیکھ لے گا کہ اس کے بڑھاپے کے وقت لوگ اس کا احترام کریں گے۔ اس وعدے میں فرمایا گیا کہ ایسا آدمی دراز عمر بھی پائے گا، دنیا میں مال، عیش، عزّت بھی اُسے ملے گی، آخرت کا اجر اِس کے علاوہ ہے۔ خود اِس حدیث کے راوی حضرت (سیّدنا) اَنَس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی دس سال خدمت کی دیکھ لو کہ اُن کی عمر ایک سو تین سال ہوئی اُن کی زندگی میں اُن کی اولاد کی تعداد ایک سو ہوئی یعنی اولاد اور

---

1 ... جامع صغیر، حرف الھمزۃ، ۱/۱۴۹، حدیث: ۲۴۷۰

2 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ۳/۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹

اولاد کی اولاد، ایک مخلوق نے اِن سے احادیث روایت کیں، جہاں پہنچ جاتے تھے لوگ اِن کی زیارت کے لیے جمع ہو جاتے تھے۔ (مرقات) یہ ہے اِس حدیث کا ظہور اور اس وعدۂ نبوی کی جیتی جاگتی تصویر و تفسیر۔[1]

(3) نبیِّ اکرم رحمتِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ یعنی اللہ تعالی کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کی عزّت کی جائے۔[2]

مفسّرِ شہیر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سفید داڑھی والے مسلمان کا احترام خود رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ دُعا کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ کریم اس سے شرم فرماتا ہے کہ ان ہاتھوں کو خالی پھیرے تو بندہ اس کا احترام کیوں نہ کرے۔[3]

مرحبا یا مصطفٰے کا نعرہ

عظمتِ مصطفٰے کے اظہار کا ایک طریقہ نعرے لگانا بھی ہے۔ نعرے لگانا دراصل دل میں اسلام کی عظمت اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھانے کا سبب اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا طریقہ بھی ہے۔

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۶۰

2 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب في تنزيل الناس منازلهم، ۴/۳۴۴، حدیث: ۴۸۴۳

3 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۶۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مرحبا یا مصطفٰے کا نعرہ دنیا بھر میں بے پناہ مقبول ہے۔ سب سے پہلے حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں مرحبا یا مصطفٰے کا نعرہ لگانے کا مدنی مشورہ پیش کیا چنانچہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق 24 دسمبر 2015ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں بعدِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: "حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کہنے پر میں نے پہلی مرتبہ "مرحبا یا مصطفٰے" کا نعرہ بارہ ربیع الاوّل کو لگایا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اب یہ نعرہ عام ہو گیا ہے۔"

یا رسولَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

مرحوم نگرانِ شُورٰی کی حیاتِ مبارکہ کے اصول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرحوم نگرانِ شُورٰی حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب و روز کی جو تفصیلات آپ نے ملاحظہ فرمائی ہیں، اس کی روشنی میں ہمیں بہت سارے وہ اُصول ملتے ہیں جن کی مدد سے ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں:

(۱) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے **احکامات** کو ہر مصروفیت پر فوقیت دیتے۔

(۲)مرشد کے فرمان پر لبیک کہتے۔

(۳)مدنی مرکز کی اطاعت کرتے۔

(۴)علمائے اہلسنّت کا ادب کرتے۔

(۵)نہ کسی سُنّی کو مخالف بناتے نہ کسی سُنّی کی مخالفت کرتے۔

(۶)گناہوں سے خود بھی بچتے اور انفرادی کوشش کے ذریعے دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کرتے۔

(۷)ہر وقت، ہر جگہ اور ہر لحاظ سے مُبلغِ دعوتِ اسلامی بن کر رہتے۔

(۸)اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش میں ہر دم کوشاں رہتے۔

(۹)شوقِ علمِ دین آپ کی ذات میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

(۱۰)فیضانِ مرشد سے فیضیاب ہونے کی وجہ سے ظاہر و باطن روشن ہو چکا تھا۔

(۱۱)نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو دعوتِ اسلامی کے لیے وقف کر دیا تھا۔

(۱۲)دلجوئی اور خیر خواہی کے خوب صورت اوصاف کی وجہ سے لوگ پروانوں کی طرح آپ کے ارد گرد جمع رہتے۔

(۱۳)آپ سیرتِ امیرِ اہلسنّت کے مظہر تھے، لوگ بھی اس بات کا خصوصیت سے ذکر کیا کرتے۔

میرا مشتاق عطاری

قراٰنِ پاک کا قاری میرا مشتاق عطاری
فیضانِ نعت ہے جاری میرا مشتاق عطاری

تلاوت خُوب کرتا تھا وہ نعتوں میں رُلاتا تھا
بناتا طرز تھا پیاری میرا مشتاق عطاری

اِمامت ہو خطابت ہو تِلاوت یا ثناخوانی
غرور و فخر سے عاری میرا مشتاق عطاری

یہ رضوی ہے ضیائی قادری ہے اور عطاری
سبھی نسبت کی گُل کاری میرا مشتاق عطاری

میرے عطّار کا پیارا اور اُن کی آنکھ کا تارا
لبِ عطّار پر جاری میرا مشتاق عطاری

لَحَد میں مُرشِدی نے جب اُتارا تو پُکارا یُوں
میرا مشتاق عطاری میرا مشتاق عطاری

اِطاعت مُرشِدی کی اور وہ بھی اِستقامت سے
تیری خُوبی وفاداری میرا مشتاق عطاری

تھا حُسنِ خُلق کا پیکر، تبسّم لب پہ تھا اکثر
نہ اُس میں تھی جفاکاری میرا مشتاق عطاری

محبت سب سے کرتا تھا وہ آگے بڑھ کے ملتا تھا
سراپا تھا ملنساری میرا مشتاق عطاری

تجھے نگراں بنایا مُرشِدی نے اے میرے پیارے
بنی جب شورٰی تھی پیاری میرا مشتاق عطاری

پُکارے جائے گا منگتؔا جہاں میں گر خُدا چاہے
میرا فاروق عطاری میرا مشتاق عطاری

ماخذ ومراجع

★★	قرآن پاک	★ ★ ★ ★ ★
نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	صحیح البخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
3	صحیح مسلم	دارالمغنی عرب شریف، ۱۴۱۹ھ
4	سنن ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
5	سنن الترمذی	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
6	مستدرک	دارالمعرفہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
7	مسند احمد	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
8	سنن نسائی	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۶ھ
9	المجعم الاوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ
10	شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
11	مصنف عبدالرزاق	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
12	جامع الاحادیث	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
13	جامع صغیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۵ھ
14	فردوس الاخبار	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
15	مشکاۃ المصابیح	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	سیر اعلام النبلاء	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ
17	اسدالغابہ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۷ھ
18	فیض القدیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ
19	تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
20	اتحاف السادۃ المتقین	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۲۰۰۹ھ
21	مناقب امام اعظم	کوئٹہ ۱۴۰۷ھ
22	الجواھر المضیہ فی طبقات الحنفیہ	باب المدینہ کراچی
23	سیرت ابن عبدالحکم	مکتبۃ وھبۃ، دمشق

24	افضل الصلوات علی سید السادات	دار الثمر حلبونی، ۱۴۲۴ھ
25	الخصال المکفرۃ مع خمس رسائل	طبعۃ التقدم، قاھرہ
26	مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور
27	بحر الدموع	دار الفجر دمشق، ۱۴۲۲ھ
28	منھاج العابدین	مؤسسۃ السیروان بیروت
29	احیاء العلوم	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
30	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
31	قطب الارشاد	کوئٹہ
32	فتاویٰ بحر العلوم	شبیر برادرز لاہور
33	تاریخ الخلفاء	باب المدینہ کراچی
34	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
35	نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
36	مردہ بول اٹھا	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
37	ذوقِ نعت	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
38	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
39	سامانِ بخشش	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
40	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
41	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
42	101 مدنی پھول	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
43	فیضانِ سنّت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
44	انفرادی کوشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
43	نعت خواں اور نذرانہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

وہ ہم میں سے نہیں

...حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ریشم پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم میں سے نہیں۔" (معجم الصغیر، ۱/۲۴۸، حدیث: ۶۹۹)

حسد اور فقر کی آفات

... حضرتِ سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَّ کَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدْرَ یعنی فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جائے اور حسد قریب ہے کہ تقدیر پر غالب آجائے۔''

(شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۵/۲٦۷، حدیث: ٦٦۱۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-738-8
0126206

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net